حجۃ اللہ

مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام

قادیان دارالامن والامان

۲۴؍ذی الحجۃ

سنہ ۱۳۱۴ھ

الاعلان فاسمعوا یا اهل العدوان

ایها الناظرون اعلموا رحمکم الله ورزقکم رزقا حسنا من التفضلات الجلیّة والالطاف المنغیة ان هذه رسالتی قد تمت بالعنایة الالٰهیة محفوفة بالاسرار الانیقة الربّانیّة۔ ومشتملةً علیٰ محاسن الادب۔ والملح البیانیّة فکانها حدیقة مخضرّةٌ تغرد فیها بلابل علیٰ دوحته الصّفا۔ وتصبی ثمراتها قلوب الاُدباء۔ ومن امعن فیها باخلاص النیّة وصدق الطویّة۔ فلا شک انه یقر بفصاحة کلمتها۔ وبراعة عباراتها۔ ویقر بانها اعلیٰ واملح من التدوینات الرسمیّة۔ وعلیها طلاوة اکثر من المقالات الانسانیة۔ واما الذی جُبل علی سیرة النقمة والعناد۔ فیجحد بفضلها ویترک متعمدًا طریق القسط والسّداد ولوکانت نفسه من المستیقنین فنحن نقبل الاٰن علیٰ زمر تلک المنکرین۔ ولقد وعیت اسماءهم فیما سَبَق من ذکر المکفرین والمکذبین۔ اعنی شیخ البطالة وامثاله من المفسقین الفسقین۔ فلینا ضلونی فی هذا اولو متظاهرین بامثالهم۔ ولیبرهنوا علیٰ کمالهم والاکشفتُ عن سبهم واخزیتهم فی اعین جهالهم ومن یکتب منهم کتابا کمثل هٰذه الرسالة۔ الیٰ ثلثة اشهر او الی الاربعة فقد کذّبنی صدقًا وعدلًا واثبت اننی لستُ من الحضرة الاحدیة فهل فی الحیّ حیّ یقضي هذه الخطة۔ وینجی من التفرقة الامة۔ ولیستظهر بالادباء ان کان جاهلا لا یعرف طرق الانشاء۔ ولیعلم انه من المغلوبین۔ وسیذهب الله ببصره ببرق من السماء۔ فیُغشیه کما یُغشی الحجر عین الحرباء ویُطفیٔ وطیس المفترین۔ ایها المکذّبون الکذابون۔ مالکم لا تجیبون ولا تناضلون وتدعون ثم لا تبارزون ویل لکم ولما تفعلون یمعشر الجٰهلین۔

المُعلِن غلام احمد القادیانی

۲۶ مئی ۱۸۹۷ء۔

ط

ضمیمہ حجۃ اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ

اَیُّھا النّاظرون ـ والادباء المنقدون ـ انتم تعلمون ـ انی کتبتُ من قبل

اے بینندگان وادیبان در مغشوش وغیر مغشوش فرق کنندگان شما می دانید کہ من پیش ازیں چند کتابہا

اے دیکھنے والو اور کلام کے کھوٹے اور کھرے میں فرق کرنیوالو تم جانتے ہو کہ میں نے پہلے اس سے چند کتابیں

ھٰذا کتبًا فی العربیّۃ ـ وزیّنتھا کالبیوت المشیّدۃ المزدانۃ ـ ورئیتم انّھا تحکی

در عربی نوشتہ ام وآں کتاب ہا را چناں زینت دادم کہ خانہ ہا زینت دادہ و بلند کردہ میشوند

عربی میں لکھی تھیں اور اُن کتابوں کو میں نے ایسی زینت دی تھی جیسا کہ گھروں کو زینت دیا جاتا اور بلند

الدُّرر العمّانیّۃ ـ وتحسی الدرر العرفانیّۃ ـ وکنتُ اتوقع انّ العلماء یعدّونھا من

وشما دیدہ اید کہ آں کتابہا در ہائے عمانی را میمانند وشیرہ معرفت مینوشانند ومن توقع میداشتم کہ علماء آں کتابہا را از جملہ نشانہا

کیا جاتا ہے۔ اور تم نے دیکھا ہے کہ وہ کتابیں موتیوں سے مشابہت رکھتی ہیں اور معرفت کا دُودھ پلاتی ہیں اور میں امید رکھتا تھا کہ مولوی لوگ

الاٰیات ـ ویعقدون لزوری حُبُک النطاق بصحۃ النیّات ـ وما زلتُ

خواہند شمرد ـ وبرائے دیدن من ازار بند یا رچہ کمر خود بصحت نیت خواہند بست ومن ہمیشہ دل خود

ان کتابوں کو منجملہ نشانوں کے شمار کرینگے اور میرے دیکھنے کیلئے اپنی کمر کو صحت نیت کے ساتھ باندھینگے اور میں ہمیشہ اسی امید

اُسلّی بالی بھٰذا الامل ـ حتّٰی وجدتھم فاسد النیّۃ والعمل ـ وبدا انّ فراستی قد اخطأت

را بدیں امید بے غم میکردم ـ تا آنکہ اوشاں را نیت وعمل تباہ یافتم وظاہر شد کہ فراست من خطا کرد

کے ساتھ دل کو تسلی دیتا تھا ـ یہانتک کہ میں نے انکو نیت اور کام میں خراب پایا اور ظاہر ہوگیا کہ میری فراست

واعین العلماء ما انفتحت ـ وترائی الیأس وآثار الرجاء انقطعت ـ وبلغ الامر

و چشمہائے علماء کشادہ نشدند ونومیدی ظاہر شد ونشان امید منقطع شدند ـ وکار بجائے رسید

خطا گئی ـ اور مولویوں کی آنکھیں نہیں کھلیں اور نومیدی ظاہر ہوگئی اور امید کی نشانیاں منقطع ہوگئیں اور اس حد تک

۲ الیٰ حیث انّ الشیخ الذی ھو للطالبین کسدّ۔ زری علیٰ مقالی۔ و
کہ شیخ بٹالہ کہ برائے طالبان مثل دیوار مانع است ۔ بر کلام من عیب جوئی کرد۔ و
نوبت پہنچ گئی کہ شیخ بٹالہ جو طالبوں کے لئے ایک روک ہے میری کلام پر اُس نے نکتہ چینی کی

تکلم فی اقوالی۔ وقال ان ھو الّا قول رقیق وما ھو بکلام جزل۔ بل
در سخن من کلام کرد۔ وگفت شک نیست کہ آں قول زشت است و کلامے خوب نیست۔ بلکہ
اور کہا کہ وہ قول رکیک ہے اچھا نہیں بلکہ

کسقط وھزل۔ ولیس من غرر البیان۔ ولا من محاسن الکنایات
سخن بے فائدہ و بیہودہ است و بیانے واضح ومحاسن کنایات نیست
غلط اور بیہودہ ہے اور بیان واضح اور عمدہ کلام نہیں ہے

والتبیان۔ وکلما رصّعت فی کتبی من جواھر العربیۃ۔ والنوادر
و آں تمام جواہر عربیہ ونوادر ادبیہ
اور وہ تمام جواہر عربیہ اور نوادر ادبیہ اور لطائف

الادبیۃ۔ واللطائف البیانیۃ۔ والنکات المبتکرۃ المصبیۃ۔ اراد
ولطائف بیانیہ ونکات دلکش کہ در کتاب خود نشاندہ بودم۔ ایں
بیانیہ اور دلکش نکتے کہ مَیں نے اپنی کتابوں میں لکھے اس مُفسد نے

المفسد المذکور انْ یُطفی نورھا۔ ویمنع ظھورھا۔ ویجعل الناس
مفسد خواست کہ آں ہمہ نور را منطفی کند و از ظاہر شدن باز دارد ومردم را از
چاہا کہ اُن کے نُور کو بجھادے اور ظاہر ہونے سے روکے اور لوگوں کو

من المنکرین۔ او المرتابین۔ ومع ذالک ادّعی انّہ فی الادب رحیب
منکراں یا شک کنندگان کند۔ وبا ایں ہمہ دعویٰ کرد کہ او در علم ادب فراخ دست
منکروں یا شک کرنیوالوں میں سے کردے۔ اور پھر اسکے ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا کہ وہ علم ادب میں

الباع۔ خصیب الرباع۔ ومن المتفردین۔ وکذالک خدع الناس
و بسیار مالدار است واز آناں ہست کہ متفرد ہستند و ہمچنیں بہ تلبیس ہائے خود
فراخ دست اور بہت مالدار ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جو یگانہ ہوتے ہیں اور اسی طرح اپنی حق پوشی سے

بتلبیساته - واضحك الاطفال بخزعبلاته - وجاء بمين ودر

مردم را فریب داد و بکارہائے باطل خود اطفال را بخندانید و دروغ صریح

لوگوں کو دھوکہ دیا اور اپنے باطل کاموں سے لڑکوں کو ہنسایا اور صریح جھوٹ

مبین - وجئنا بلولوء رَطب فما استجاد - ونفضنا علیه عجمات

آورد و ما مروارید تازہ آوردیم پس جیّد و خوب ندانست و برو درختہائے خرما فشاندیم

لایا - اور ہم تازہ موتی لائے پس اُس نے انکو اچھا نہ سمجھا اور ہم نے درخت کھجور

فما استحلا ثمارنا وما ارى الوداد - بل زاد بخلا وعنادًا کالمستکبرین

پس بر ما را شیریں ندانست و دوستی ننمود بلکہ در بخل و عناد ہمچو متکبراں زیادہ شد

اس پر جھاڑی پس اُس نے انکو شیریں خیال نہ کیا بلکہ متکبروں کی طرح بخل اور عناد میں

وقال انّ کتب هٰذا الرجل مملوّة من الاغلاط والاغلوطات. ومبعّدة

وگفت کہ کتابہائے ایں شخص از غلطی ہا پُر ہستند واز لطائف

بڑھ گیا - اور کہا کہ اس شخص کی کتابیں غلطیوں سے پُر ہیں اور لطائف

من لطائف الادب ومُلَح المحاورات - ولیست کماء معین - فما حکم

ادب و نمکینی محاورات دُور داشتہ شدہ اند و ہمچو آب رواں نیستند. پس بچیزے

ادب اور نمکینی محاورات سے خالی ہیں اور صاف پانی کی طرح نہیں ہیں - پس

بما وجب بل اخفی الحق ومنع وحجب - وتصدی لخدع العوام

حکم نکرد کہ واجب بود بلکہ حق را پوشیدہ کرد واز مردم باز داشت و برائے فریب دادن عوام پیش آمد

وہ بات نہ کی جو واجب تھی بلکہ سچ کو چھپایا اور لوگوں کو روکا اور عوام کو دھوکہ دیا

بعد ما شُغف بالکلام - وکان یعلم انّ کتم الشهادة ماثمة - وتکذیب

بعد زانکہ بکلام من فریفتہ شد و او میدانست کہ گواہی پوشیدہ کردن گناہ است - و تکذیب

بعد اِس کے کہ میری کلام پر فریفتہ ہُوا - اور وہ خوب جانتا تھا کہ گواہی کا پوشیدہ کرنا گناہ ہے اور

الصادق معصیة - ولکنّه آثر الدنیا علی الاٰخرة - والنفس الامّارة

صادق معصیت است مگر او دُنیا را بر آخرت اختیار کرد و نفس امّارہ را

صادق کی تکذیب معصیت ہے - لیکن اُس نے آخرت کو چھوڑا اور دُنیا کو اختیار کیا - اور نفس امّارہ کو

مك علی الحضرۃ الاحدیّۃ - و اراد اللہ ان یرفعہ فاخلد الی الارض

برحضرت احدیت مقدّم داشت - و خدا تعالیٰ خواست کہ او را بردارد پس او ہمچو فاسقاں سوئے

حضرت احدیت پر مقدم رکھا - اور خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کو اُٹھاوے پس وہ فاسقوں کی طرح

کالفاسقین - ولیس فی نفسہ جوہر من غیر تصلّف کالنسوان - و

زمین میل کرد و در ہر نفس او بجز لاف زنی ہمچو زناں و

زمین کی طرف جھک گیا - اور اس میں بجز لاف زنی کے اور بغرض دھوکہ زبان آرائی

خدع الناس بتزویق اللسان - وانّہ من المزوّرین - یرید ان یُطفأ

آراستن زبان برائے فریب دادن مردم ہیچ جوہرے نیست و او از دروغ آرایاں است ارادہ میکند کہ از ظلم

کرنے کے اور کوئی جوہر نہیں اور وہ جھوٹ کو آرایش دینے والوں میں سے ہے - ارادہ

نورًا - ظلمًا وزورًا - و یزید الناس رھقًا وکفورًا - و یصرف عن

و زور نور را بمیراند و مردم را در ظلم و کفر زیادہ کند و جاہلاں را ز حق

کرتا ہے کہ نور کو بجھا دے - اور لوگوں کو ظلم اور کفران میں زیادہ کرے - اور حق سے

الحق قومًا جاھلین - وواللہ انّہ لایعلم ما البلاغۃ وافنانھا - وکیف

باز گردانند و بخدا کہ او نمی داند کہ بلاغت چیست و شاخہائے آں چیست و چگونہ

جاہلوں کو پھیر دے - اور بخدا وہ نہیں جانتا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور اسکی شاخیں

یحق اداءھا وبیانھا - وما وصل مقامًا من مقامات فھم الکلام - و

حق بیان او ادا می تواند شد و از مقامات فہم کلام بہ ہیچ مقامے نرسیدہ - و

کیا ہیں - اور کیونکر اُسکے بیان کا حق ادا ہوتا ہے اور فہم کلام کے مقامات میں سے کسی مقام تک

انْ ھو کالانعام - ومن المحرومین -

صرف مانند چارپایاں و محروماں است -

وہ نہیں پہنچا - اور صرف چارپایوں اور محروموں کیطرح ہے -

فالامر الذی ینجی الناس من غوائل تزویراتہ - وھباء

پس امرے کہ مردم را از دروغ گوئی او رہائی بخشد -

پس وہ بات جو لوگوں کو اُس کے جھوٹ سے نجات دے گی یہ ہے کہ

مقالاتہ۔ ان نعرض علیہ کلامًا منا وکلامًا آخر من بعض العرب ۵ص
این است کہ ما برو کلام خود و کلام دیگران از عرب عربا پیش کنیم
ہم اُس پر اپنا کلام اور بعض دوسرے ادیب عربوں کا کلام پیش کریں۔ اور
العرباء۔ و نلبس علیہ اسمنا و اسم تلک الادباء۔ ثم نقول انبئنا
و برو نام خود و نام آں ادیباں پوشیدہ داریم۔ باز بگوئیم کہ مارا خبردہ
اپنا اور اُن کا نام اُس پر پوشیدہ رکھیں۔ اور پھر اُس کو کہیں کہ ہمیں بتلا
بقولنا وقول ھٰؤلاء۔ ان کنت فی زرایتک من الصّادقین۔
کہ قول ما کدام است وقول ایشاں کدام اگر در عیب گیری راست گو ہستی۔
کہ ان میں سے ہمارا کلام کونسا ہے اور اُن کا کلام کونسا ہے اگر تُو سچا ہے
فان عرف قولی و قولھم و اصاب فیما نویٰ۔ و فرّق کفلق الحبّ
پس اگر قول مرا و قول اوشاں را شناخت و در شناختن خطا نکرد۔ و چوں دانہ و خستہ آں
پس اگر اُس نے میرا قول اور اُن کا قول شناخت کرلیا اور گٹھلی اور دانہ کی طرح فرق کرکے
من النویٰ۔ فنعطیہ خمسین روپیۃ صلۃ
جُدا کردہ نمود پس ما او را پنجاہ روپیہ بطور انعام یا
دِکھلا دیا پس ہم اُس کو پچاس روپیہ بطور انعام یا
منًّا او غرامۃً۔ و نحسب منہ ذالک کرامۃً ونعدّہ
تاوان خواہیم داد و دریں کرامت او خواہیم شمرد و از ادباء
تاوان دیں گے۔ اور یہ اُس کی کرامت سمجھی جائے گی۔ اور ہم اُسکو ادباء
من الادباء الفاضلین۔ و نقبل انہ کان فی مَازریٰ من الصّادقین
فاضل او را خواہیم شمرد و قبول خواہیم کرد کہ او در عیب گیری راست گو بود
فاضلین میں سے شمار کریں گے اور قبول کریں گے کہ وہ عیب گیری میں راست گو تھا
فان کان راضیًا بھٰذا الاختبار۔ ومتصدیًا لھٰذا المضمار۔ فلیُخبرنا
پس اگر بدیں آزمایش راضی باشد و برائے ایں میدان طیار باشد پس باید کہ
پس اگر اس آزمایش کے ساتھ راضی ہو اور اُس میدان کے لئے طیار ہو تو

بنیّةٍ صالحة کالابرار۔ ولیشع ھٰذا العزم فی الجرائد والاخبار۔

مارا ہمچو نیکوکاران خبر دہد ۔ وایں عزم را در اخبار ہمچو یقین کنندگان

بھلے مانسوں کی طرح ہمیں خبر دے۔ اور چاہیئے کہ اس قصد کو اخباروں میں یقین کرنیوالوں کی طرح

کاھل الحق والیقین۔

شائع کناند -

شائع کردے۔

واَمّا انا فبعد اطلاعی علیٰ ذالک الاشتھار۔ سارسل الیہ

مگر من پس بعد از اطلاع بریں اشتہار ۔ چند ورق برائے امتحان

مگر میں پس میں اشتہار پر اطلاع پانے کے بعد ۔ چند ورق امتحان کے لئے

اوراقًا للاختبار۔ لیحکم اللّٰہ بَیْنی وَ بَیْن ھٰذا الکفّار۔ وَھُوَ اَحکم

سوئے او خواہم فرستاد تاکہ خدا تعالیٰ در من و او فیصلہ فرماید ۔ و خدا احکم

اسکی طرف بھیجدوں گا۔ تاکہ خدا تعالیٰ مجھ میں اور اس میں فیصلہ کردیوے اور وہ احکم

الحاکمین۔ وانی اریٰ مُذ اعوام انّ ھٰذا الرجل لا یمتنع من الھذیان

الحاکمین است ۔ و من از چند سال مے بینم کہ ایں شخص از بیہودہ گوئی باز نمے آید۔

الحاکمین ہے ۔ اور مَیں کئی برس سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ شخص بیہودہ گوئی سے باز نہیں آتا

ولا یتقی اخذ اللّٰہ الدیّان۔ فالجأنی بخلہ الیٰ ھٰذا الامتحان۔

و از مواخذہ خدا تعالیٰ نمی ترسد ۔ پس بخل او مرا برائے ایں امتحان بے قرار کرد

اور خدا تعالیٰ کے مواخذہ سے نہیں ڈرتا۔ سو اُس کے بخل نے اس امتحان کے لئے مجھے مجبور کیا۔

فان جاء المضمار واثبت ما ادّعیٰ۔ ومَازَ کلمی من کلمات اُخریٰ۔

پس اگر در میدان آمد و آنچہ دعویٰ کرد ثابت نمود و کلمات مرا از کلمات دیگراں جُدا کرد

پس اگر میدان میں آیا اور جو دعویٰ کیا تھا اُسکو ثابت کر دکھلایا اور میرے کلموں کو دُوسروں کے کلموں سے

فلہ ما سمع منّا و وعیٰ۔ وان شمّر ذیلہ وانثنیٰ۔ وما طالبنا ما وعدنا

پس او را آں انعام خواہم داد کہ از ما شنیدہ است و یاد داشتہ است و اگر دامن خود پیچید و برگشت و مطالبہ وعدہ ما نکرد

علیحدہ کرکے دکھلا دیا سو ہم اُسکو وہ انعام دیں گے جو ہم سے سُن چکا ہے اور اگر اپنا دامن سمیٹ لیا اور پھر گیا اور ہمارے وعدہ

وما انبری۔ بل انساب ودخل جحرہ وانزوی۔ وما ترک التکذیب ۔ مٹ
وپیش نیامد بلکہ برفت و داخل سوراخ خود شد و پوشیدہ گشت و تکذیب را ترک نکرد
کا مطالبہ نہ کیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہوگیا اور چھپ گیا اور تکذیب سے باز نہ آیا۔
وما انتھی۔ فانّ لہ جہنّم لا یموت فیھا ولا یحیی۔ والسّلام علی من اتبع الھدیٰ۔
و باز نیامد۔ پس برائے او جہنم است کہ درونہ زندہ تواہد ماند و نہ خواہد مرد۔ وسلام برآنکہ پیروی ہدایت کرد
پس اُسکے لئے وہ دوزخ ہے کہ جس میں وہ نہ مرے گا نہ زندہ رہ سکے گا۔

المعلن

میرزا غلام احمد القادیانی

۲۶ مئی سنہ ۱۸۹۷

ایک گواہی

مفصلہ ذیل اشتہار ایک فقیر مجذوب نے جو سیالکوٹ میں قریب بارہ سال سے مقیم ہے ہمارے پاس شائع کرنے کیلئے بھجوایا ہے لہذا ہم اسجگہ اسکی نقل مطابق اصل بلفظہٖ کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

خدا کے فضل اور الہام سے۔ رُوح جناب رسولِ مقبول صلعم سے۔ رُوح کل شہدا سے۔ رُوح کل ابدالوں سے رُوح کل اولیا سے جو زمین پر ہیں۔ اور اُن رُوحوں سے جو چودہ طبقوں کی خبر رکھتی ہیں۔ میں نے ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ جل شانہ نے بھیجا ہے۔

+ اس مجذوب کی اس نواح میں بہت عظمت اور شہرت ہے۔

رسول مقبولؐ کے دین میں سخت فتنے برپا ہوگئے۔ وہ حد درجہ کا ضعیف ہوگیا۔ ہزاروں ملعون فرقے جیسے نصاریٰ اور رافضی پیدا ہوکر لوگوں کی گمراہی کا باعث ہوئے۔ اسلئے مسیح موعود کو بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ اسوقت یہ جو خوفناک فتنے پیدا ہوئے انکی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تھا۔ مگر چونکہ رسول مقبول کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا خداتعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو جو رسول مقبول کی دستار مبارک میں بھیجا۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ اس جسم سے زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے وہ جھوٹے ہیں کوئی آسمان پر موت کا مزہ چکھے بغیر اور جسم کے ساتھ نہیں گیا۔ اسے علماگدی نشینو! اے فقراگدی نشینو! اے اہل بیت گدی نشینو! سُن رکھو! عنقریب آسمان سے بڑی بھاری جلالی گواہی اس سلسلہ کی سچائی کی ظاہر ہونے والی ہے! خود خدا بڑے زور سے گواہی دے گا۔ پھر تم اس مخالفت میں بڑے ذلیل اور شرمندے ہوگے۔ یہ میرا اشتہار سچا ہے۔ یہ لوح محفوظ کی نقل ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں۔ اس مخالفت سے خداتعالیٰ تم پر سخت ناراض ہے۔ رسُول مقبول تم سے حد درجہ بیزار ہے۔

المشتھر

فقیر محمدؐ۔ سیالکوٹ۔ برلب ایک۔ باغ بستی والا

۲۸ر مئی ۱۸۹۷ء

ایک عُمدہ تجویز

ارادہ ہو کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود کے وُہ مضامین جو متفرق ہیں مثلاً اشتہارات مطبوعہ۔ قلمی خطوط اور وُہ مضامین جو کسی غیر کے رسالہ یا کسی اخبار میں طبع ہوئے۔ ایک جگہ جمع کرکے کتاب کی صُورت میں طبع کئے جائیں پس جس صاحب کے پاس ۱۸۹۶ء سے پہلے کا جو کوئی اشتہار (مطبوعہ) ہو اُسکے عُنوان۔ تاریخ۔ خلاصہ مضمون اور تعداد صفحہ سے اطلاع دیں تاکہ اگر دفتر میں وہ نہ ہو تو اُن سے عاریتاً طلب کیا جائے۔ اور جس صاحب کے پاس حضرت اقدس کا کوئی خط جو نج کے معاملہ کی نسبت نہ ہو اور مفید عام ہو اُسکی ایک نقل بلکہ وہ اصل خط ہی عاریتاً چند روز کیلئے بھیجدیں بعد نقل انشاء اللہ واں شاد صاحبہٗ واپس کیا جائیگا۔ یہ بھی واضح رہے کہ خریداران کی کافی درخواستیں بہم پہنچنے پر اس کتاب کی طبع کا انتظام ہوگا پس شائقین ساتھ ہی درخواست خریداری ارسال فرمادیں۔ خط و کتابت صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی کے نام ہونی چاہیئے۔ فقط المشتھر منظور محمد مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس۔ مقام قادیان دارالامان۔ یکم جون۔

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

ص۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

سخن نزدم مراں از شہر یارے ‏ ‏ کہ ہستم بر درے امّید وارے
خداوندے کہ جاں بخش جہان است ‏ ‏ بدیع و خالق و پروردگارے
کریم و قادر و مشکل کشائے ‏ ‏ رحیم و محسن و حاجت برارے
فتادم بر درش زیرا آنکہ گویند ‏ ‏ بر آید در جہاں کارے زکارے
چو آں یارِ وفادار آیدم یاد ‏ ‏ فراموشم شود ہر خویش و یارے
بغیر او چساں بندم دلِ خویش ‏ ‏ کہ بے رویش نمے آید قرارے
دلم در سینۂ ریشم مجوئید ‏ ‏ کہ بستیمش بدامانِ نگارے
دلِ من دلبرے را تخت گاہے ‏ ‏ سرِ من در رہِ یارے نثارے
چگویم فضلِ او بر من چگون است ‏ ‏ کہ فضلِ اوست ناپیدا کنارے
عنایتہائے او را چوں شمارم ‏ ‏ کہ لطفِ اوست بیروں از شمارے
مرا کاریست با آں دلستانے ‏ ‏ ندارد کس خبر زاں کار و بارے
بنالم بر درش زانساں کہ نالد ‏ ‏ بوقتِ وضعِ حملے باردارے
مرا با عشقِ او وقتے ست معمور ‏ ‏ چہ خوش وقتے چہ خرم روزگارے
ثنا ہا گویمت اے گلشنِ یار ‏ ‏ کہ فارغ کردی از باغ و بہارے

ذَبُّ المُفْتَرِیْن

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَنِیْ لَا یُحَارِبُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ فَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ ۝

بُردباری می کند زور آورے　　جاھلے فہمد کہ ہستم برترے

اسوقت میرے سامنے وہ کاغذ پڑے ہیں جن میں نام کے مُسلمانوں نے مجھ کو گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک عبدالحق غزنوی ہے جو اپنے اشتہار میں مجھے دجّال ٹھہرا کر اپنے اشتہار کے عنوان میں لکھتا ہے کہ ضَرْبُ النِّعَال علیٰ وَجْہِ الدَّجَّال یعنی اُس دجّال کے مُنہ پر جُوتی مارتا ہوں۔ سو یہ تو اُس نے سچ کہا کیونکہ درحقیقت وہ خود دجّال ہے اور آسمان سے اُسی کے مُنہ پر جُوتی پڑی نہ کسی اور کے مُنہ پر۔ ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک اُس کا سرزرم کیا جائے گا۔ ابھی تو جلسہ مذاہب سے اسوقت تک صرف دو آسمانی جُوتے اُسکے سر پر پڑے ہاں ضرب شدید سے پڑے جس سے کچھ ہڈیاں ٹوٹی ہونگی۔ معلوم نہیں کہ کس وقت اس بدبخت نے یہ کلمہ مُنہ سے نکالا تھا کہ دُعا کی طرح اُس کے حق میں قبول ہوگیا۔ پھر اُسی اشتہار میں یہ نادان میری نسبت لکھتا ہے کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے میں ہے۔ مگر اب اُسے پُوچھنا چاہیئے کہ ذرا آنکھیں کھولکر دیکھے کہ کس کے گلے میں ہے؟ ذرہ سمجھ کر بولے کہ مذہبی جلسہ کے الہامی اشتہار نے کس کے مُنہ کو سیاہ کیا۔ لیکھرام کی موت نے کس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالدیا۔ بار بار یہ شخص آتھم کی پیشگوئی کی نسبت اعتراض کرتا ہے۔ جاہل کو اب تک سمجھ نہیں آتی کہ آتھم کی پیشگوئی ؎ جیسا کہ الہام کے الفاظ اور الہام کی شرط تھی کامل صفائی سے پُوری

؎ آتھم کے حالات کے بارے میں جو کچھ انوارالاسلام میں چھپا تھا وہ پھر بطور مختصر فائدہ عام کیلئے لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔

یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قایم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کرکے حق کی طرف

ہوگئی۔ شرط کے موافق خدائے کریم نے اُسکی موت میں تاخیر ڈالدی اور پھر الہام کے موافق اُسکو سات ص۳
مہینہ کے اندر ماردیا۔ چونکہ آتھم ڈرا اسلئے خدا نے اُسکے معاملہ میں اپنی صفت رحم کو دکھلایا اور لیکھرام
نہیں ڈرا اسلئے خدا نے اُسکے معاملہ میں اپنی صفت قہر کو دکھلایا۔ سو خدا نے ان دونوں پیشگوئیوں سے
اپنی جمالی اور جلالی صفات کا نمونہ دکھلا دیا اور ہر یک کی حالت کے موافق معاملہ کیا۔ آتھم
پیشگوئی کو سُنکر تمام شوخیوں سے کنارہ کش ہوگیا۔ مگر لیکھرام نہ ہوا۔ آتھم نے تمام مباحثات
مسلمانوں سے چھوڑ دیئے۔ مگر اُس نے ہرگز نہ چھوڑے۔ آتھم اُسدن تک جو میعاد کے دن پورے
ہوئے مُردہ کیطرح پڑا رہا اور روتا رہا۔ مگر یہ ہنستا اور ٹھٹھے کرتا رہا۔ اُس نے شرم دکھلائی مگر لیکھرام
نے بے شرمی اور شوخی ظاہر کی۔ اور اُسنے اپنا مُنہ بند کرلیا۔ اور لیکھرام نے گالیوں سے اپنا مُنہ کھولا
اور خدا نے آتھم کی نسبت مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَلَنْ
تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا۔ یعنے خدا نے دیکھا کہ آتھم کا دِل ہم وغم سے بھر گیا۔ اِسلئے اس
رحیم خدا نے تاخیر ڈالدی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ خدا اپنی عادتوں کو بدل لے۔ یعنی
وہ ڈرنے والے کے ساتھ سختی نہیں کرتا۔ مگر لیکھرام نہ ڈرا اور اسکی بدقسمتی سے آتھم کا ڈرنا
اُسکو دلیر کر گیا یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت خدا نے نرمی سی معاملہ کیا کیونکہ وہ نرم رہا۔ اور لیکھرام
سے سختی سے کیونکہ اُس نے سختی دِکھلائی۔ اور یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت صرف ایکدفعہ الہام ہوا
اور وہ بھی شرط کے ساتھ۔ اور لیکھرام کے عذاب کے بارے میں بار بار قہری الہام ہوئے غرض آتھم

بقیہ حاشیہ [illegible]
رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اُسی میعاد کے اندر اُسکی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ
کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اُسکے رُعب کو تسلیم
کرکے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا۔ جس حصہ نے اُسکے وعدہ موت اور
کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈالدی۔ اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اُس بڑے ہاویہ سے تھوڑے
دِنوں کیلئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظوں اور
شرطوں میں سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہیں ہے جو بے تاثیر ہو۔ یا جس کا کسی قدر
موجود ہو جانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے۔ لہذا ضرور تھا کہ جس قدر مسٹر عبداللہ آتھم کے دِل
نے حق کی عظمت کو قبول کیا اُس کا فائدہ اُس کو پہنچ جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ اور

کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی وُہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو سترہ برس پہلے اسوقت سے براہین میں بھی اُس کا ذکر موجود ہی۔ اور نیز آثار نبویہ میں بھی اُس کا ذکر پایا جاتا ہی۔ اس پیشگوئی کے دونوں پہلوؤں کے رُو سے تکمیل ہو چکی اور آتھم ایک مُدّت سے مر چکا۔ پھر کیا ابتک وہ پیشگوئی پُوری نہ ہوئی۔ لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِین۔ کیا آتھم باکرہ لڑکی تھا جو بغیر کسی سبب قوی کے مقابل پر آنے سے شرم کی۔ آخر کوئی تو سبب تھا۔ وہ یہی سبب تھا کہ پیشگوئی کو سُنتے ہی اسلامی ہیبت اُسکو کھا گئی وہ اندر ہی اندر گداز ہو گیا اور کسی جُرأت کے لائق نہ رہا نہ قسم کے لائق اور نہ نالش کے لائق۔ جب قسم کیلئے بُلایا جاتا تھا تو اُس کا کلیجہ کانپ جاتا تھا۔ جب نالش کیلئے اُبھارا جاتا تھا تو اُس کا کانشنس اُسکے مُنہ پر طمانچے مارتا تھا۔ مسیح نے خود قسم کھائی۔ پولوس نے کھائی۔ اُس نے کیوں اشد ضرورت کے وقت نہ کھائی۔ اگر حملے ہُوئے تھے تو نالش کرتا اور سزا دلاتا۔ اُس کا حق تھا۔ اُس نے کیوں نالش نہ کی۔ اے غزنوی لوگو! کس قدر تمہیں سچائی سے دشمنی ہے۔ کیا کوئی حد بھی ہے؟ کیا تمہارا یہی تقویٰ ہے جسکو لیکر تم پنجاب میں آئے؟!! ایک مسلمان کو کافر بناتے ہو اور خدا کے صریح اور کُھلے کُھلے نشانوں کا انکار کرتے ہو۔ اور پادریوں کو اپنی دجّالی باتوں سے مدد دیتے ہو۔ کیا تمہیں ایسا کرنا رَوا تھا؟ کیا خدا ایک دجّال اور کذّاب کی عظمت اور قبولیت کو زمین پر پھیلا رہا ہے؟ اور تم جیسے نیک بختوں کو ذلیل کر رہا ہے۔ یا اُس کو دھوکہ لگ گیا ہے۔ کیا وُہ دِلوں کے بھیدوں کو جاننے والا نہیں؟ کیا تم سچائی کو نابود کر دوگے؟ کیا وہ نور جو آسمانی

بقیہ

مجھے فرمایا اطلع اللہ علیٰ همّه وغمّه۔ وَلَن تجد لسُنّة اللہ تبدیلا ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ بعزتی وجلالی انک انت الاعلیٰ۔ ونمزق الاعداء کل ممزق۔ ومکر اولٰئک هُوَ یبور۔ انا نکشف السرّ عن ساقه یومئذٍ یفرح المؤمنون۔ ثلة من الاولین وثلة من الاٰخرین وهٰذه تذکرة فمن شاء اتخذ الیٰ ربّه سبیلا۔ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُس کے ہمّ وغم پر اطلاع پائی اور اُس کو مُہلت دی جبتک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بُھلا دے (یہ معنے فقرہ مذکورہ کے تفہیم الٰہی سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہی سُنّت ہے اور تو ربّانی سُنّتوں میں تغیّر اور تبدل

حاشیہ

سے اُترا ہے تم اُسکو مُنہ کی پھونکوں سے بجھادو گے؟ اگر تم نیک انسان کی ذریت ہو تو بدی میں اپنے تئیں مت ڈالو! سمجھ جاؤ اور سنبھل جاؤ! کہ ابھی وقت ہے۔ اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کو غور سے پڑھو۔ آگے تمہارا اختیار ہے۔! ۵

پھر اسی اشتہار میں اسی بزرگ عبدالحق نے اور بھی گالیاں دی ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۲ و ۳ و ۴ میں میری نسبت لکھتا ہے " بدکار شیطان لعنتی۔ لعن و طعن کا جُوت اُس کے سر پر ذلیل خوار خستہ خراب اللہ عزّوجل کا دشمن۔ خدا کے ولی عبدالحق کا دشمن" پھر اخیر اشتہار میں پیشگوئی کرتا ہے کہ "عنقریب اللہ کا غضب تیرے پر اُترے گا" مَیں کہتا ہوں کہ اے نااہل نادان تو نے یہ اچھا نہیں کیا کہ خدا پر افترا کیا۔ اب دیکھ! کہ وہ غضب تیرے پر اُترا یا کسی اور پر؟ کیا تیرے گلے میں لعنت کا رسہ پڑا یا کسی اور کے گلے میں؟ تُو نے اُسی اپنے اشتہار میں دعویٰ کیا تھا کہ مَیں آگ میں جا سکتا ہوں اور نہیں جلونگا اور دریا پر چلنے کیلئے حاضر ہوں اور نہیں ڈوبوں گا۔ اور ایک مہینہ تک کوٹھڑی میں بند رہنے کیلئے موجود ہوں اور نہیں مرونگا۔ لیکن اے نابکار! اِنھیں شوخیوں کی وجہ سے اسوقت خدا نے تیرا مُنہ کالا کیا۔ خدا کے کُھلے کُھلے نشان نے تجھے عذاب کی آگ میں ڈالا اور تُو جل گیا اور بچ نہیں سکا۔ تیرے لئے یہ عذاب تھوڑا نہیں ہوا کہ تمام قوموں میں اِس نشان کی عظمت ظاہر ہوئی۔ اُس آگ نے بیشک تجھے جلا کر راکھ کر دیا۔ تُو ندامت کے دریا میں بھی ڈوب گیا اور اُسپر چل نہ سکا اور تُو خذلان کی

نہیں بلائے گا اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جبتک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الٰہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دُوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجّب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اِس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے (یہ اِس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ یعنی اُن کو ذِلت پہنچے گی اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اِس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن۔ اور خدا تعالیٰ بس نہیں کریگا اور نہ باز آئے گا

۵ بنی اسرائیل : ۳۷

ص۶ اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا اور وہیں مر گیا۔ دیکھ! خدا کی غیرت نے تجھے کیا کیا دکھلایا۔ ذرا آنکھ کھول اور دیکھ کہ تیرا تکبر کیسا تجھے پیش آگیا۔ تو مجھے کہتا تھا کہ تو آگ میں جلے گا اور دریا میں غرق ہوگا اور کوٹھڑی میں مریگا۔ اے بدقسمت اب دیکھ! کہ یہ تینوں باتیں کس پر وارد ہوئیں؟ تجھ پر یا مجھ پر۔ سچ کہہ! کیا اس عذاب کی آگ نے تجھے نہیں جلایا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہی کہ اس آگ سے تیرا دل کباب نہیں ہوا؟ اور کیوں نہ ہوا جبکہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی پوری ہوئی جس میں تمام ہندوؤں کو خود اقرار ہی کہ یہ وہ اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی ہی جس میں پیش از وقت سارے پتے بتلائے گئے تھے۔ میعاد بتلائی گئی۔ موت کا دن بتلایا گیا۔ صورتِ موت بتلائی گئی۔ اور آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی صرف خدا کے مرسلوں کو دی جاتی ہے۔ نہ منجموں سے ہو سکتی ہے نہ دجالوں سے۔ پس کیا یہ وہ آگ نہیں جس نے تیرے دل کو جلا دیا؟ کیا تو اب خدا کے کلام سے انکار کریگا؟ یا خودکشی کر کے مر جائیگا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہے کہ اب تک تو ندامت کے دریا میں غرق نہیں ہوا۔ کیا تجھ پر اور تمام لوگوں پر اب تک نہیں کھلا کہ تو خذلان کی اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا؟ اور تیری دعاؤں اور تیرے اس شیطانی الہام کے برخلاف جو تو نے اشتہار کے آخر میں لکھا تھا ظہور میں آیا؟ اے تیرہ بخت! کیا تو اب تک جیتا ہے؟ نہیں نہیں! تیری فضولیوں نے تجھے ہلاک کر دیا۔ تو ان تین عذابوں میں آپ ہی پڑ گیا جن کے ذریعہ سے میری موت تجویز کرتا تھا!!! فاعتبروا یا اولی الابصار۔!!

جبتک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُنکے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُسکو توڑ ڈالیگا اور اُسکو مُردہ کر کے پھینک دے گا۔ اور اُسکی لاش لوگوں کو دکھاویگا۔ اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اُسکی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دینگے یعنی حقیقت کو کھول دینگے۔ اور فتح کے دلائل بیّنہ ظاہر کر دینگے*۔ اور اُس دن مومن خوش ہونگے پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذابِ موت کی تاخیر ہماری سُنّت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا۔ اب جو چاہے وہ راہ اختیار کر لے جو اُس کے ربّ کی طرف جاتی ہے۔ اِس میں بدظنی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے۔ اور نیز اِس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادتمند لوگ ہیں اور جو خُدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصب یا جلد بازی یا سوء فہم

* یہ لیکھرام کی موت کیطرف اشارہ تھا۔ منہ

پھر عبدالحق نے لکھا ہے کہ" آتھم کی پیشگوئی کے نہ پوری ہونیکے وقت میں کس قدر عیسائیوں اور مسلمانوں نے تم پر لعنتیں کیں۔ یہی سزا دجال کذاب کی تھی"۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکم خوانیم پر نافہموں اور نادانوں نے نبیوں اور رسولوں سے بھی اوائل حال میں ایسا ہی کیا ہے۔ پھر آخر اپنی ناسمجھیوں پر روئے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ ﷺ

یہ بھی یاد رہے کہ اس عبدالحق اور اس کی جماعت کا ایک قلمی خط بھی رمضان کے مہینہ کے سر پر میرے پاس پہنچا۔ چونکہ وہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اسلئے میں نے نہ چاہا کہ رمضان میں اُس کا جواب لکھوں مگر وہ خط حضرات غزنوی صاحبوں کا اب تک موجود ہے۔ اور گالیاں جو مجھے دی ہیں وہ یہ ہیں۔" دس ہزار تیرے پر لعنت۔ لعنت لعنت لعنت لعنت عشرہ الف مائتہ۔ کافر اکفر دجال شیطان فرعون۔ قارون۔ ہامان۔ اڑڑپوپو۔ وادی کا وحشی۔ کلب یلہث یعنی جنگلی کتا"۔ ان افغانوں کی **شیریں زبانی** اور **تقویٰ** کا یہ نمونہ ہے۔

اور ایک اور صاحب جو دشنام دہی میں عبدالحق کے چھوٹے بھائی یا بڑے بھائی ہیں اپنے پرچہ **دُرّۃ الاسلام** میں بہت سی گندہ زبانی کے ساتھ آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں۔ اب میں کہاں تک اُنکو بار بار بتلاؤں کہ آتھم تو پیشگوئی کے موافق زندہ بھی رہا اور مرا بھی۔ اُس نے خوف دکھلایا اور بے شرمی ظاہر نہ کی۔ اسلئے خدا نے وعدہ کے موافق اس سے نرمی کی اور کچھ تاخیر کر دی اور لیکھرام نے متواتر شوخیاں ظاہر کیں۔ اس لئے قادر قہار نے

کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اِس بیان کو قبول کرینگے اور تعلیم الٰہی کے موافق اُس کو پائیں گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بے باکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اس کو قبول نہیں کرینگے۔

الہام الٰہی کا ترجمہ معہ تفہیمات الٰہیہ کے کیا گیا۔ جس کا ماحصل یہی ہو کہ قدیم سے الٰہی سُنّت اسی طرح پر ہے کہ جبتک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ تعذیب کے طور پر اُسکو ہلاک نہیں کرتا اور جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہو تو اُس میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے اُسپر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے۔ عذاب الٰہی کیلئے یہی قانون قدیم ہو۔ اور یہی سُنّت

اُس کو پکڑ لیا۔ یہ **دونوں نمونے** آتھم اور لیکھرام کے معرفت کے بھوکوں پیاسوں کیلئے نہایت مفید ہیں۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کیسا رحیم و کریم ہے جو نرمی کرنیوالوں سے نرمی کرتا ہے۔ اور کیسا غیوّر ہے جو چالاکی کرنے والوں کو جلد پکڑ تا ہے۔ آتھم کا پیشگوئی کے سُننے سے ٹھنڈا اور سرد ہو جانا اور لیکھرام کا شوخ ہو جانا ضرور چاہتا تھا کہ دو مختلف نتیجے پیدا ہوں۔ اے نادانو! کیا یہ روا تھا کہ خدا کی الہامی شرط پوری نہ ہوتی؟ یا وہ نرمی کے محل پر نرمی استعمال نہ کرتا اور ڈرنے والے کو فی الفور اُٹھا کر پتھر مارتا؟!۔

یہ بھی سُن چکے ہو کہ الہام میں رجوع کی شرط لگا کر آتھم کی فطرتی خاصیت کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ اگر اُس کی فطرت میں خوف قبول کرنے کی قوت نہ ہوتی تو خدا رجوع کی شرط الہام میں ظاہر نہ کرتا۔ اور رجوع ایک فعلِ قلب ہے جس میں ظاہری اسلام شرط نہیں۔ سو آتھم نے اپنے اقوال افعال سے ظاہر کر دیا کہ وہ ضرور اس شرط کا پابند ہو گیا۔ پس وہ رحیم خدا جس نے فرمایا ہے کہ جب کشتی میں بیٹھنے والے غرق ہونیکے وقت میری طرف رجوع کریں تو میں اُن کو اسوقت نجات دے دیتا ہوں۔ گو جانتا ہوں کہ بعد میں پھر اپنی شقاوت کی طرف عود کر آئیں گے۔ اُسی بُردبار خُدا نے آتھم کو الہامی شرط کا اُسکے رجوع پر فائدہ دے دیا۔ اور پھر آتھم بعد اسکے دینِ اسلام کے ردّ کی تالیفات میں مشغول نہیں ہوا اور نہ نالش کی اور نہ قسم کھائی۔ یہانتک کہ اس دُنیا سے گذر گیا۔ اور خوف کا اقرار کیا۔ پس اگرچہ بے ایمانوں کا تو کچھ علاج نہیں مگر ایماندار آتھم کی اِس

مستمرہ اور یہی غیر متبدّل قاعدہ کتاب الٰہی نے بیان کیا ہے۔ اور غور کرنے سے ظاہر ہو گا کہ جو مسٹر عبداللہ آتھم کے بارے میں یعنی سزائے ہاویہ کے بارے میں الہامی شرط تھی وہ درحقیقت اسی سُنّت اللہ کے مطابق ہے کیونکہ اُس کے الفاظ یہ ہیں کہ **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے** لیکن مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا۔ کہ اُس نے اس پیشگوئی کو تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی صداقت کی بنیاد پر کیگئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام نے بھی مجھ کو یہی خبر دی کہ ہم نے اُسکے ہم اور غم پر اطلاع پائی یعنی وُہ اسلامی پیشگوئی سے خوفناک حالت میں پڑا اور اُسپر رُعب غالب ہوا۔ اُس نے اپنے افعال سے دکھا دیا کہ اسلامی پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اُس کے دل پر ہوا اور کیسی اُس پر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دل کی حیرت

ص ۹ کنارہ کشی اور خاموشی سے ضرور رجوع کا نتیجہ نکالینگے۔ یہ بارِ ثبوت آتھم کی گردن پر تھا کہ وہ اقرارِ خوف کے بعد ہمکو اور ہر ایک منصف کو یہ موقعہ نہ دیتا کہ اُسکے اقوال اور افعال سے ہم رجوع کا نتیجہ نکال سکتے۔ بلکہ چاہیئے تھا کہ وہ قسم سے یا نالش سے یا کسی اور طرح پر اثبات دعویٰ سے اپنی اُس بُز دِلی کو جو پندرہ مہینہ تک اُس سے برابر ظہور میں آتی رہی اسلامی ہیبت کے وجوہ سے الگ کر کے دکھلاتا۔ پس یہ بڑی بد ذاتی ہے کہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آتھم کے دِل نے پیشگوئی کی عظمت کو ایک ذرہ قبول نہیں کیا تھا اور وہ اپنی سابقہ شوخیوں پر میعاد کے اندر برابر قائم تھا۔ ایڈیٹر ورۃ الاسلام لکھتا ہے کہ ایمان کیلئے اقرار باللسان شرط ہے۔ تو اس کا یہی جواب ہے کہ اے نادان الہام میں لفظ رجوع ہے جو درحقیقت فعلِ قلب ہے اور اُسکے لئے اقرار لسان شرط نہیں۔ اقرار لسان معاد کی نجات کیلئے شرط ہے مگر ایسی نجات کیلئے جو صرف دُنیا کیلئے ہو صرف دل کا خوف کافی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ کسی مجمع کو گواہ بنایا جائے بلکہ یکتم ایمانہ[1] بھی تو قرآن میں موجود ہے۔!

پھر یہی شخص لکھتا ہے کہ مارچ ۱۸۸۶ء میں اشتہار دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ یعنی بعد اسکے لڑکی پیدا ہوئی۔ لیکن اے نادانو! دِل کے اندھو! مَیں کب تک تمہیں سمجھاؤں گا۔ مجھے وہ اشتہار ۱۸۸۶ء دکھلاؤ مَیں نے کہاں لکھا ہے کہ اسی سال میں لڑکا پیدا ہونا ضروری ہے۔ پھر یہی شخص لکھتا ہے کہ ”تمہیں اپنے جھوٹے الہام پر ذرہ شرم نہ آئی“ پر مَیں کہتا ہوں کہ اے سیاہ دِل! الہام جھوٹا نہیں تھا۔ تجھ میں خود الٰہی کلام کے سمجھنے کا مادہ نہیں۔ الہام میں کوئی ایسا لفظ

غالب آگئی اور کیسے الہامی پیشگوئی کے رُعب نے اُسکے دِل کو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا یہانتک کہ وہ سخت بیتاب ہوا اور شہر بشہر اور ہر ایک جگہ ہراساں اور ترساں پھرتا رہا اور اس مصنوعی خدا پر اُسکا توکل نہ رہا جسکو خیالات کی کجی اور ضلالت کی تاریکی نے الوہیت کی جگہ دے رکھی ہے وہ کتوں سے ڈرا اور سانپوں کا اُسکو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانوں سے بھی اُسکو خوف آیا۔ اُسپر خوف اور وہم اور دلی سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پوری ہیبت اُسپر طاری ہوئی اور وقوع سے پہلے ہی اس کا اثر اسکو محسوس ہوا اور بغیر اسکے کہ کوئی امر تسر سے اُسکو نکالے آپ ہی ہراساں اور ترساں اور پریشان اور بیتاب ہوکر شہر بشہر بھاگتا پھرا اور خدا نے اسکے دل کا آرام چھین لیا اور پیشگوئی سے سخت متاثر ہوکر سراسیموں اور خوف زدوں کی طرح جا بجا بھٹکتا پھرا اور الہام الٰہی کا رُعب اور اثر اُسکے دل پر ایسا مستولی ہوا کہ اُسکی راتیں ہولناک اور دن بیقراری سے بھر گئے۔ اور حق کی مخالفت کیحالت میں جو جو دہشتیں اور

[1] المومن : ۲۹

صنا نہ تھاکہ اِس حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائیگا۔ اب بجز اُسکے میں کیا کہوں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین بیشک مجھے الہام ہُوا تھاکہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الٰہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام **پیش نہ کرے**۔ ہاں دُوسرے حمل میں جیساکہ پہلے سے مجھے ایک اور لڑکے کی بشارت ملی تھی لڑکا پیدا ہوا۔ سو یہ بجائے خود ایک مستقل پیشگوئی تھی جو پُوری ہو گئی جس کا ہمارے مخالفوں کو صاف اقرار ہے۔ ہاں اگر اس پیشگوئی میں کوئی ایسا الہام میں نے لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ الہام نے اسی کو موعود لڑکا قرار دیا تھا تو **کیوں** وہ الہام پیش نہیں کیا جاتا۔ پس جبکہ تم الہام کے پیش کرنے سے عاجز ہو تو کیا یہ لعنت تم پر ہے یا کسی اور پر۔ اور یہ کہنا کہ اُس لڑکے کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ مَیں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔ پر مَیں پُوچھتا ہوں کہ وہ خدا کا الہام کونسا ہے کہ مَیں نے ظاہر کیا تھا کہ پہلے حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائیگا یا جو دُوسرے میں پیدا ہو گا۔ وہ درحقیقت وُہی موعود لڑکا ہوگا۔ اور وہ الہام پُورا نہ ہُوا۔ اگر ایسا الہام میرا تمہارے پاس موجود ہے **تو تم پر لعنت ہے اگر وہ الہام شائع نہ کرو!**

قلق اُس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکھتا ہے یا ظن رکھتا ہے کہ شاید عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔ یہ سب علامتیں اُسمیں پائی گئیں اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جابجا ظاہر کرتا رہا۔ اور خداتعالےٰ نے ایک حیرتناک خوف اور اندیشہ اُسکے دل میں ڈالدیا کہ ایک پات کا کھڑکا بھی اُسکے دل کو صدمہ پہنچاتا رہا اور ایک کُتّے کے سامنے آنیسے بھی اُسکو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اُسکو چین نہ پڑا اور ایک سخت ویرانے میں اُسکے دن گذرے اور سراسیمگی اور پریشانی اور بیتابی اور بیقراری نے اُسکے دل کو گھیر لیا اور ڈرانیوالے خیال رات دن اسپر غالب رہے اور اُسکے دل کے تصوّروں نے عظمت اسلامی کو ردّ نہ کیا بلکہ قبول کیا۔ اس لئے وُہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینے میں دھیما ہے اور انسان کے دل کے خیالات کو جانچتا اور اُسکے تصوّرات کے موافق اس سے عمل کرتا ہے۔ اِسلئے اُسکو اِس صُورت پر نہ پایا جس صورت میں فی الفور کامل ہاویہ کی سزا

اور پھر تمہارا دُوسرا اعتراض یہ ہے کہ "احمد بیگ کا داماد اب تک زندہ ہے"۔ سو میں کہتا ہوں کہ اسے نابکار قوم! کب تک تو اندھی اور گونگی اور بہری رہیگی؟ اور کب تک تیری آنکھیں اس نور کو نہیں دیکھینگی جو اُتارا گیا؟ سُن اور سمجھ! کہ اُس الہام کے دو ٹکڑے تھے ایک احمد بیگ کے متعلق۔ اور ایک اُسکے داماد کے متعلق۔ سو تم سُن چکے ہو کہ احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہوگیا۔ اور **وہ دن آتا ہے** کہ تم سُن لوگے کہ اُسکے داماد کی نسبت بھی پیشگوئی پُوری ہوگئی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔! اور یہ اعتراض جو تم کرتے ہو نئے نہیں۔ نوشتوں کو پڑھو کہ پہلے بدفہم لوگوں نے بھی ایسے ہی اعتراض نبیوں پر کئے ہیں۔ تمہارے دِل اُن سے مشابہ ہوگئے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ "میعاد کے اندر وہ کیوں فوت نہیں ہُوا؟" یہ تمہاری بے ایمانی یا ناسمجھی ہے۔ الہام توبی توبی فانّ البلاء علیٰ عقبک میں صاف توبہ کی شرط تھی اور یہ الہام احمد بیگ اور اُسکے داماد دونوں کیلئے تھا۔ کیونکہ عقب لڑکی اور لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں۔ اور یہ احمد بیگ کی بیوی کی والدہ کو خطاب تھا کہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر خاوند مرنے کی بلا ہے۔ اگر توبہ کروگی تو تاخیر موت کیجائیگی۔ پس احمد بیگ کی زندگی کے وقت کسی نے اِس الہام کی پرواہ نہ کی۔ اور جب احمد بیگ فوت ہوگیا تو اُسکی بیوہ عورت اور دیگر پس ماندوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ وہ دُعا اور تضرّع کیطرف بدل متوجہ ہوگئے۔ جیساکہ سُنا گیا ہے کہ ابتک احمد بیگ کے داماد کی والدہ کا کلیجہ اپنے حال پر نہیں آیا۔ سو خدا دیکھتا ہے کہ وہ شوخیوں میں کب آگے قدم رکھتے ہیں۔ پس اُسوقت وعدہ اُسکا پُورا ہوگا جب یہ سب کچھ پُورا ہوگا۔ تب نہ میں بلکہ ہر ایک دانا تم پر لعنت بھیجے گا۔ **کیونکہ تم نے خدا کا مقابلہ کیا۔!** ص ۱۱

یعنی موت بلاتوقف اُسپر نازل ہوتی اور ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب اُسوقت تک تھما رہے جب تک کہ وہ بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا نہ کرے۔ اور الہام الٰہی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا تھا کیونکہ الہامی عبارت میں شرطی طور پر عذاب موت کے آنے کا وعدہ تھا نہ مطلق بلاشرط وعدہ لیکن خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے افعال سے اور اپنی حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراساں دل سے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کرنے کی قسم ہے جو الہام کے استثنائی فقرہ سے کسی قدر تعلق رکھتی ہے۔

۱۲ اور پھر ایک اور صاحب اپنا نام شیخ نجفی ظاہر کرکے میرے مقابل پر آئے ہیں۔ اور مجھے کذّاب اور دجّال اور جاہل ٹھیراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "خسوف و کسوف کا نشان قیامت کو ظاہر ہوگا نہ اب"۔ اِس نادان کو یہ بھی خبر نہیں کہ اگر خسوف کسوف بطور نشان مہدی ظاہر ہوگا جیساکہ دارقطنی وغیرہ کتب حدیث میں درج ہے تو قیامت کو اس نشان سے فائدہ کون اُٹھائیگا بلکہ اُسوقت تو مہدی کا آنا ہی لاحاصل ہوگا۔ جب خدا نے ہی نظام شمسی کو توڑ کر مخلوقات کا خاتمہ کرنا چاہا تو کون مہدی اور کہاں کے اُسکے نشان۔ وہ تو قیامت کا زمانہ آگیا۔ اِسمیں کس کو کلام ہوسکتا ہے کہ مہدی کا زمانہ تجدید کا زمانہ ہے اور خسوف کسوف اسکی تائید کیلئے ایک نشان ہے۔ سو وہ نشان اب ظاہر ہوگیا۔ جسکو قبول کرنا ہو قبول کرے۔ اور جیساکہ حدیث میں لکھا تھا چاند گرہن اس پہلی رات میں ہُوا جو چاند کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے، اور سُورج گرہن اُن دنوں کے نصف میں ہُوا جو سورج گرہن کیلئے مقرر ہیں۔ اور اس طرح یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوگئی۔ چونکہ زمانہ کے علماء سُورج اور چاند کیطرح ہوتے ہیں۔ سو اس پیشگوئی میں یہ اشارہ تھا کہ سُورج اور چاند کا کسوف خسوف علماء کے دِلوں کی تاریکی پر شاہد ہے کہ **جو کچھ زمین میں ہوتا ہے آسمان اُسکو دکھلا دیتا ہے۔**

اور پھر یہی صاحب اپنے خط عربی میں جو ژولیدہ زبانی سے بھرا ہوا ہے مجھ کو لکھتے ہیں کہ "اگر تو میرے مقابل پر آوے تو مَیں اپنا علم عربی تجھ کو دکھلاؤں"۔ حالانکہ اُنکے اسی عربی خط سے اُنکے علم کا بخوبی اندازہ ہوگیا۔ اور معلوم ہوگیا کہ بجز چند چُرائے ہوئے فقروں اور سرقہ الفاظ کے اُنکی

کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو ردّ نہیں کرتا بلکہ اُس کا خوف اُسپر غالب ہوتا ہے وہ ایک طور سے اسلام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اگرچہ ایسا رُجوع عذاب آخرت سے بچا نہیں سکتا مگر عذاب دنیوی میں بیباکی کے دنوں تک ضرور تاخیر ڈالدیتا ہے۔ یہی وعدہ قرآن کریم اور بائیبل میں موجود ہے۔ اور جو کچھ ہم نے مسٹر عبداللہ آتھم کی نسبت اور اُسکے دل کی حالت کے بارے میں بیان کیا یہ باتیں بے ثبوت نہیں۔ بلکہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے تئیں سخت مصیبت زدہ بناکر اور اپنے تئیں شدائد غربت میں ڈالکر اور اپنی زندگی کو ایک ماتمی پیرایہ پہناکر اور ہر روز خوف اور ہراس کی حرکات صادر کرکے اور ایک دُنیا کو اپنی پریشانی اور دیوانہ پن دِکھلاکر نہایت صفائی سے اِس بات کو ثابت کردیا ہے کہ اُسکے دل نے اسلامی عظمت اور صداقت کو قبول کرلیا۔ کیا یہ بات جھوٹ ہے کہ اُس نے پیشگوئی کے **رُعبناک مضمون کو**

گٹھڑی میں اور کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی عبد الحق نے بھی اپنے اشتہار مذکورہ بالا میں یہی لاف زنی ص۱۳۰
کی ہے اور میری نسبت لکھا ہے کہ "یہ کتابیں جو وہ شائع کرتا ہے عربی دان لوگوں سے عربی کرا کے چھپواتا
ہے اور مجھے یقیناً معلوم ہے کہ اسکو عربی کی ہرگز لیاقت نہیں اگر اسکو ضرور لیاقت دی گئی ہے تو
مجھ سے عام علماء کی مجلس میں عربی زبان میں بحث کرے دونوں کی عربی قلمبند ہو جائیگی بعدہٗ علماؤں
پر پیش کیجائے گی۔ اگر فوقیت لے گیا تو مانا جائیگا کہ یہ رسائل عربی اُس نے بنائے ہیں اور بحث تقریری
بالمشافہ ہوگی اگر بحث میں مجھ سے کچھ نہ بنا تو لعنت اللّٰہ علی الکاذبین"۔ اسکے جواب میں ضمیمہ انجام آتھم
میں اُسکو لکھا گیا کہ ہم اِس مقابلہ کیلئے طیار ہیں۔ لیکن نہیں یاد رہے کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ یہ عربی
کتابیں اِس لئے تالیف نہیں ہوئیں کہ لوگ ہمیں عربی دان سمجھیں اور مولوی خیال کریں بلکہ ان کتابوں
میں بار بار یہ جتلایا گیا ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور بطور معجزہ کے مجھ کو دیا گیا ہے تا میرے دعویٰ پر
یہ بھی ایک دلیل ہو۔ مَیں نے کب اور کہاں لکھا ہے کہ عربی کتابوں سے یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مغلوب ہو
تو مجھے عربی دان مان لے۔ سو یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ اگر تم باوجود اتنے دعویٰ فضیلت اور عربی دانی کے
میرے جیسے انسان سے صاف شکست کھا جاؤ جس کی نسبت تمہیں اسی اشتہار میں اقرار ہے کہ
اس شخص کو عربی دانی کی ہرگز لیاقت نہیں تو یہ نشان تم تسلیم کرلو گے اور یقین دل سے سمجھ لوگے کہ
یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے اور اُسی وقت توبہ کرکے میری بیعت میں داخل ہو جاؤ گے لیکن
دو مہینے کے قریب عرصہ گذر گیا کہ اب تک عبد الحق کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ گویا وہ مر گیا۔

پورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جس قدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسی قدر وہ
اُس پیشگوئی سے ڈرا۔ اُس کا دل ظاہری حفاظتوں سے مطمئن نہ ہو سکا اور حق کے رُعب نے اُس کو
دیوانہ سا بنا دیا۔ سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اُس کو ایسی حالت میں ہلاک کرے کیونکہ یہ اُس کے
قانون قدیم اور سنّت قدیمہ کے مخالف ہے اور نیز یہ الہامی شرط سے مغائر اور برعکس ہے۔ اور
اگر الہام اپنی شرائط کو چھوڑ کر اور طور پر ظہور کرے تو گو جاہل لوگ اس سے خوش ہوں۔ مگر
ایسا الہام الہامِ الٰہی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ خدا اپنی قرار دادہ شرطوں کو بھول
جائے۔ کیونکہ شرائط کا لحاظ رکھنا صادق کے لئے ضروری ہے۔ اور خدا اصدق
الصادقین ہے۔ ہاں جس وقت مسٹر عبد اللہ آتھم اُس شرط کے نیچے سے اپنے تئیں
باہر کرے اور اپنے لئے اپنی شوخی اور بے باکی سے ہلاکت کے سامان پیدا کرے تو

اب منصفین کو سوچنا چاہیئے کہ یہ لوگ حق پوشی کے لئے کیسے دجالی کام کر رہے ہیں۔ اور کس قدر شیطانی جھولوں کو استعمال کر کے لوگوں کو تباہ کرتے ہیں۔ اگر یہ شخص اپنی عربی دانی میں سچا تھا اور فی الواقعہ مجھ کو محض اُمّی اور ناخواندہ اور جاہل سمجھتا تھا تو اُس کو تو خدا نے موقعہ دیا تھا کہ مَیں مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا اور مَیں نے حتمی وعدہ سے کہدیا تھا کہ اگر مَیں مغلوب ہو گیا تو مَیں اپنے تئیں جھوٹا سمجھونگا۔ لیکن اگر مَیں غالب ہؤا تو مجھے سچا سمجھنا چاہیئے تو پھر کیا سبب تھا کہ وہ گریز کر گیا۔ کیا یہ انصاف کی بات تھی کہ اگر مَیں مغلوب ہو جاؤں تو مجھے اپنے دعویٰ میں جھوٹا سمجھا جائے۔ لیکن اگر مَیں غالب ہو جاؤں تو مجھے صرف ایک عربی دان سمجھا جائے کیا مَیں نے یہ تمام عربی کتابیں مولوی کہلانے کے شوق سے شائع کی تھیں۔ مجھے تو مولویت کے لفظ سے قدیم سے نفرت ہے اور بدل بیزار ہوں کہ کوئی مجھ کو مولوی کہے۔ مَیں نے تو ان کتابوں کی تالیف سے صرف خدا کا نشان پیش کیا تھا۔ کیونکہ یہ ولایت کامل طور پر ظلّ نبوّت ہے۔ خدا نے نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات کے لئے پیشگوئیاں دکھلائیں۔ سو اِس جگہ بھی بہت سی پیشگوئیاں ظہور میں آئیں۔ خدا نے دُعاؤں کی قبولیت سے اپنے نبی علیہ السلام کی نبوّت کا ثبوت دیا سو اِس جگہ بھی بہت سی دُعائیں قبول ہوئیں۔ یہی نمونہ استجابت دُعا کا جو لیکھرام میں ثابت ہؤا غور سے سوچو۔!!! ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو شق القمر کا معجزہ دیا سو اِس جگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہؤا۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو فصاحت بلاغت کا معجزہ دیا سو اِسجگہ بھی فصاحت بلاغت کو اعجاز کے طور پر دکھلایا۔ غرض فصاحت بلاغت کا ایک ۱۲۱

وہ دن نزدیک آجائیں گے اور سزائے ہاویہ کامل طور پر نمودار ہو گی اور یہ پیشگوئی عجیب طور پر اپنا اثر دکھائے گی۔

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اُس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اُسکے دامنگیر ہو گیا اور ہول اور خوف نے اُسکے دل کو پکڑ لیا یہی **اصل ہاویہ** تھا۔ اور سزائے موت اُسکے کمال کیلئے ہے جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں۔ بیشک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جسکو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اس میں کسی قدر مہلت دی گئی۔ کیونکہ حق کا رعب اُس نے

الٰہی نشان ہے۔ اگر اسکو توڑ کر نہ دکھلاؤ تو جس دعویٰ کیلئے یہ نشان ہے۔ وُہ اس نشان اور ص۱۵
دوسرے نشانوں سے ثابت ہے اور تم پر خدا کی حجّت قائم ہے۔

یہ جواب تھا جو عبدالحق کو لکھا گیا تھا۔ لیکن اب چونکہ وقت حد اور اندازہ سے گذر گیا۔ اور اُس طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور شیخ نجفی نے بھی چند روز کی مصلحت کیلئے صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا پیچھا چھوڑ کر میری طرف اپنے تبرّوں کے تمام تیر ونکو جھکا دیا اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس لافزن نجدی اور غزنوی کی سرکوبی کیلئے چند مختصر ورق عربی کے بطور نشان لکھے جائیں اور اُنپر اپنے صدق اور کذب کا حصر رکھا جائے۔ کیونکہ اگر خدا میرے ساتھ ہے اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ ہے تو وُہ اُن لوگوں کو مقابلہ کی طاقت نہیں دیگا۔ اِسلئے مَیں نے لیکھرام کی موت کے بعد ۸؍ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس مضمون کے لکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن بباعث ضروری اشتہارات کے شائع کرنے میں کچھ توقف ہوگیا۔ اب ۷؍ مارچ ۱۸۹۷ء سے لکھنا شروع کیا ہے سو یقین رکھتا ہوں کہ مَیں اس اردو تمہید کے بعد ایک ہفتہ تک اسقدر عربی مضمون انشاء اللہ القدیر اسی کے فضل اور قوت اور توفیق سے لکھ لونگا جو مخالفوں کیلئے بصورت نشان تجلّی کریگا۔ اور مَیں اسوقت وعدہ محکم کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے یعنی نجفی اور غزنوی میں سے اس میعاد کے اندر جو سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے اشاعت کے دن تک ہو سکتی ہے یعنی اُسدن کہ یہ رسالہ اُنکے پاس پہنچ جائے اس مضمون کی نظیر اسی کے حجم اور ضخامت کے مطابق اور اسی کی نظم اور نثر کے موافق بالمقابل شائع کردے اور پروفیسر عربی مولوی عبداللہ صاحب یا کوئی اور پروفیسر جو مخالف تجویز کریں ایسی قسم کھاکر جو موکد بعذاب الٰہی ہو جلسہ عام میں کہدیں کہ یہ مضمون تمام مراتب بلاغت اور فصاحت کے رُو سے مضمون پیش کردہ سے بڑھ کر یا برابر ہے اور پھر قسم کھانے والا میری دُعا کے بعد اکتالیس دن تک عذاب الٰہی میں ماخوذ نہ ہو تو مَیں اپنی کتابیں جلا کر جو میرے قبضہ میں ہوں گی۔

اپنے سر پر لے لیا۔ اِس لئے وُہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اُس شرط سے کسی قدر فائدہ اُٹھانے کا مستحق ہوگیا جو الہامی عبارت میں درج ہے۔ اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اُسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالیٰ کے الہام میں وعدہ ہو۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اِس ہمارے بیان میں وہی شخص مخالفت کرے گا جس کو مسٹر عبداللہ آتھم کے اُن تمام واقعات پر پُوری اطلاع نہ ہوگی۔ اور یا جو تعصب اور بخل اور سیہ دِلی سے حق پوشی کرنا چاہتا ہے۔

۱۶ اُن کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ اور اس طریق سے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد جو شخص مقابل پر نہ آیا۔ تو پبلک کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ جھوٹا ہے۔

اور یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ تم کسی دوسرے سے لکھوا کر اپنے نام پر پیش کروگے۔ اس کا جواب اسی قدر کافی ہو کہ ایسا دوسرا عربی دان تمھیں بھی مل سکتا ہو۔ بلکہ تم جو ہر وقت لاف مارتے ہو کہ تمہارے ساتھ ہزاروں علماء ہیں اور حسب زعم تمہارے میرے ساتھ صرف جاہلوں یا منشیوں کا گروہ ہے تو اب تمہیں شرم نہیں آتی کہ ایسی باتیں مُنہ پر لاؤ۔ تمہارے پاس تو مدد دینے کے لئے زیادہ سامان ہیں۔ کسی ادیب کے آگے ہاتھ جوڑو۔ یا ضرورت کے وقت اُس کے قدموں پر ہی گر جاؤ۔ آخر وہ رحم کرے گا اور تمہیں کچھ بنا دیگا۔ اور پھر یہ بھی ہو کہ یہ تحریر گو میری ہو یا تمہارے بگمانہ خیال سے کسی اور کی۔ اس سے تمہیں کیا غرض اور کیا واسطہ جبکہ میں اسپر حصر رکھتا ہوں کہ اس تحریر کی نظیر پیش ہونے سے مَیں سمجھ لونگا کہ میں کاذب ہوں تو تمہاری طرف سے کوشش ہونی چاہیئے کہ اسکی نظیر پیش کرو۔ اگر تم سچّے ہو تو ضرور اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاؤگے۔ کیونکہ خدا سچّوں کو ضائع نہیں کرتا اور اُسکے عزیز ذلیل نہیں ہوتے۔ اور مَیں مکرر کہتا ہوں کہ اسی میعاد میں تمہیں بالمقابل رسالہ شائع کر دینا چاہیئے جس میعاد میں ابتدائے سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے میرا رسالہ شائع ہو۔ اگر اس میں تخلف ہوگا تو پھر تمہارے بیہودہ عذرات کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ اب میں عربی رسالہ لکھتا ہوں۔

وَمَا توفیقی الّا باللہ رَبِّ انصُرنی من لدُنک رَبِّ ایدنی من لدُنک رَبِّ انّ قومی طردونی فآونی من لدنک رَبِّ انّ قومی لعنونی فارحمنی من لدنک ارحمنی یا ربّ الارض و السّماء۔ ارحمنی یا ارحم الرحماء۔ ولا راحم الّا انت۔ انک انت حبّی فی الدنیا و الاٰخرۃ وانت ارحم الراحمین توکلتُ علیک وانت لا تضیعُ المتوکّلین۔

عُذر - اس عربی مضمون میں اگر کوئی سخت لفظ ہو تو میاں عبد الحق صاحب غزنوی معذور رکھیں۔ ص۱۷۱
کیونکہ بقول اُنکے اس عاجز کو عربی لکھنے کی لیاقت نہیں اور لکھنے والے کوئی فاضل ہیں جو عربی کو
لکھتے ہیں۔ پس الزام اُن نامعلوم آدمیوں پر ہے نہ ایسے شخص پر جو عربی نہیں جانتا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلحَمۡدُ للّٰہ الّذیۡ جَعَلَنِی مَظۡہرَ الاٰیَات۔ وَصَیَّرَنی ظِلَّ سیّد الکائنات

اُس خدا کو تمام تعریف ہے جس نے مجھے نشانوں کا جائے ظہور بنایا۔ اور سرورِ کائنات کا ظلّ مجھے ٹھہرایا

وَجَعَلَ اِسۡمِیۡ کَاِسۡمِہٖ بانواع التفضّلات۔ فاتمّ النّعم علیّ لاحمدہٗ و اکون لہٗ

اور میرے نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشابہ بنا دیا۔ اس طرح پر کہ اپنی نعمتوں کو میرے پر پورا کیا تا میں اسکی

احمد تحت السّمٰوات۔ ونضّر بی ایمانَ النّاس لیُحمّدونی واکون مُحمّدًا بَیۡنَ المخلوقات۔

بہت تعریف کر کے احمد کے نام کا مصداق بنوں اور میرے سبب سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کیا تا وہ میری بہت تعریف کریں اور

فانا احمد وانا محمّد کما جاء فی الرّوایات۔ واعطیتُ حقیقۃ اسمَیۡ نبیّنا فخر

میں محمد کے نام کا مصداق بنوں پس میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں جیسا کہ روایات میں آیا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں

الموجودات۔ کانعکاس الصُّوَر فی المراٰۃ فنصلّی ونسلّم علیٰ ھٰذا النبیّ الامّی

ناموں کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے جیسا کہ آئینہ میں صورتوں کا انعکاس ہو جاتا ہے پس ہم اس نبی اُمّی پر درود اور سلام بھیجتے ہیں

الذی تنعکس انوارہ فی الصّالحین وَ الصّالحات۔ وَتفتح باسمہٖ ابواب البرکات

جس کے انوار نیک مردوں اور نیک عورتوں میں چمکتے ہیں۔ اور اُسکے نام کے ساتھ برکتوں کے دروازے

وتتم بنورہٖ حُجّۃُ اللّٰہ علی الکافرِیۡنَ والکافرات۔ وَعلیٰ آلہ الطّاہریۡنَ

کھولے جاتے ہیں اور اُسکے نور کے ساتھ کافروں پر خدا کی حجت پوری ہوتی ہے اور درود اور سلام اُسکی آل پر جو پاک مرد

والطاہرات۔ واصحابہ المحبوبین والمحبوبات۔ وجمیع عباد اللّٰہ الصّالحین

اور پاک عورتیں ہیں۔ اور اُسکے اصحاب پر جو خدا کے پیارے بندے اور پیاری کنیزکیں ہیں۔ اور ایسا ہی تمام نیک مردوں پر

اَمّا بعدُ فاعلموا ایّها الطّالبُون۔ والاخیار المسترشدون۔ انّ اللّٰہ اتمّ حُجّتی مثا

بعد اسکے اے طالبو اور اچھے لوگو جو رشد کو ڈھونڈنے والے ہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا نے میری حجت کو دشمنوں

علی الاعداء۔ واری لی الخوارق واسبغ من العطاء۔ ورئیتم کیف نزلت الاٰیات

پر پُورا کر دیا۔ اور میرے لئے اُس نے نشان دکھلائے اور میرے پر اپنی بخشش کو کامل کیا۔ اور تم نے دیکھا کہ کیونکر آسمان سے

من السماء۔ وکیف فُتحت الابواب للطّلباء۔ ثم الذین بخلوا یُنکرُونَنی لاعنین

نشان اُترے۔ اور کیونکر طالبوں کیلئے دروازے کھولے گئے۔ پھر وہ بخل کرتے ہیں وہ لعنت کرتے ہوئے انکار ظاہر

ویترکون الدیانة والدّین۔ جرّدوا من غیر حق سیف العدوان۔ وشهّروا حسام

کرتے ہیں۔ اور دین کو بھی چھوڑتے ہیں اور دیانت کو بھی۔ انہوں نے ظلم کی تلوار ناحق کھینچ رکھی ہے۔ اور گالی اور زیادہ گوئی کی

السبّ والطغیان۔ وما کانوا منتهین۔ انّهم یوذوننی ویسبّوننی۔ ویکفّرُوننی

خنجر اُنکے ہاتھ میں برہنہ ہے۔ اور باز نہیں آتے۔ وہ مجھے دُکھ دیتے ہیں اور دشنام دہی کرتے ہیں اور مجھے کافر

ولا اعلم لِمَ یکفّرُوننی۔ ایکفّرُون رجلاً یقول انّی مِنَ المُسلمین۔ یصرّون علٰی

ٹھہراتے ہیں اور مَیں نہیں جانتا کہ کیوں ٹھہراتے ہیں۔ کیا وہ اُس آدمی کو کافر کہتے ہیں جو مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ گمراہی

سُبُل الضلال والنکوب۔ فاَین خوف اللّٰہ وتقوی القلوب۔ وَاَین سِیَر

اور بےراہی کے طریقوں پر اصرار کرتے ہیں۔ پس کہاں ہے خوف خدا اور دِلوں کی پرہیزگاری؟ اور کہاں ہیں صلحاء کی

الصّالحین۔ اما جاءتهم الاٰیات۔ اما ظهرت البیّنات۔ اما حصحص الحق

خصلتیں؟ کیا انکے پاس نشان نہیں آئے؟ کیا کھلے کھلے خوارق ظاہر نہیں ہوئے؟ کیا حق نہیں کھل گیا؟

ورُفع الشبهات۔ افتعاهدوا علٰی انهم لا یرجعون الی حق مبین۔ اوتقاسموا

اور شبہات نہیں مٹ گئے؟ کیا انہوں نے باہم عہد کر لیا ہے کہ حق کی طرف رجوع نہیں کریں گے؟ یا باہم قسمیں کھالی

علٰی انهم یصرّون علٰی تکذیب وتوهین۔ ایخوّفوننی بالسبّ والشتم والتکفیر۔

ہیں کہ تکذیب اور توہین پر اصرار کرتے رہیں گے؟ کیا مجھے گالی اور کافر کہنے کے ساتھ ڈراتے ہیں؟

ویتربّصون بی الدوائر بالحیل والتدابیر۔ واللّٰہ یعلم کید الخائنین۔ انّه یعلم ما

اور تدبیروں اور حیلوں سے میرے پر گردشوں کی اُمید رکھتے ہیں؟ خدا تعالیٰ خیانت کرنیوالوں کے مکر کو خوب جانتا ہے۔ وہ میرے دل کی

فی نفسی ونفسهم وانّه لا یحب المفسدین۔ وانی عنده مکین امین۔ وان بینی

باتوں اور انکے دل کی باتوں کو جانتا ہے اور وہ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور مَیں اسکے نزدیک بامرتبہ اور امین ہوں۔ اور مجھ میں

وبينه سرّ لا يعلمه الا هو فويل للمعتدين۔ اتحسب الاعداء انّ العداوة ص ١٩

اور اسمیں ایک بھید ہے جو اُسکو بغیر میرے خدا کے کوئی نہیں جانتا پس حد سے بڑھنے والوں پر واویلا ہو۔ کیا دشمن یہ جانتے

خير لهم بل هي شر لهم لو كانوا متفكرين۔ ايظنون انّهم يهدّون ما بنته انامل

ہیں کہ دشمنی کرنا انکے لئے بہتر ہے؟ نہیں! بلکہ بد ہے اگر وہ سوچیں۔ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عمارت کو وہ

الرحمٰن۔ او يجيحون ما غرسته ايدي الله ذي المجد والسلطان۔ كلّا

مسمار کر دینگے؟ یا اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ دینگے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں!

بل انّهم من المفتونين۔

بلکہ وہ تو آزمایش میں پڑے ہوئے ہیں۔

يا معشر الجهلاء والسفهاء۔ وزمر الاعداء والاشقياء۔ ءانتم تطفئون

اے جاہلوں اور کم عقلوں کے گروہ! اور دشمنوں اور بدبختوں کی جماعتو! کیا تم جناب الٰہی کے

نور حضرة الكبرياء۔ او تدوسون الصادقين۔ اتقوا الله ثم اتقوا ان كنتم عاقلين

نور کو بجھا دوگے؟ یا سچوں کو پیروں کے نیچے کچل دوگے؟ ڈرو خدا سے ڈرو اگر عقلمند ہو۔

ايها الناس فارقوا فرش الكرىٰ۔ فانّ الوقت قد دنىٰ۔ وانّ امر الله اتىٰ۔

اے لوگو خواب کے فرشوں سے الگ ہو جاؤ! کیونکہ وقت نزدیک آگیا۔ اور خدا کا حکم پہنچ گیا۔

وانه يريد ليحيي الموتىٰ۔ فهل تريدون حياتا لا نزع بعده ولا ردىٰ۔ وهل تحبّون

اور وہ ارادہ کرتا ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ پس کیا تم ایک ایسی زندگی چاہتے ہو جسکے بعد نہ جان کندن ہے، نہ موت۔ اور

انْ يرضىٰ عنكم ربّكم الاعلىٰ۔ او تُصعّرون خدّكم معرضين۔

کیا تم پسند کرتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ یا مُنہ پھیرنا اور کنارہ کرنا تمہیں پسند ہے۔

واعلموا انّي اُعطيتُ قميص الخلافة۔ وتسربلتُ لباسها من

اور جان لو کہ مجھے قمیص خلافت دیا گیا ہے۔ اور جناب الٰہی سے وہ لباس میں نے

حضرة العزّة۔ فارحموا انفسكم ولا تعتدوا كل الاعتداء۔ الا ترون الى ما

پہن لیا ہے۔ پس تم اپنے نفسوں پر رحم کرو اور حد سے زیادہ مت بڑھو۔ کیا تم وہ نشان نہیں دیکھتے

تنزل من السماء۔ أما بقي فيكم رجل من المتقين۔ ولو كان هذا الامر من

جو آسمان سے اُتر رہے ہیں؟ کیا تم میں ایک بھی پرہیزگار باقی نہیں رہا؟ اگر یہ کام بجز خدا کے اور کسی کا

غیر الرحمان۔ لمزّقه الله قبل تمزیقکم یا اھلَ العُدوان۔ انظروا کیف عنتم صـ۲۰

ہوتا۔ تو تمہارے کاٹنے سے پہلے خدا اِس کو کاٹ دیتا۔ دیکھو تم نے کیسی تکلیف

بل مُتم فی جُہد الصباح والمساء ومددتم الی الله ید المسئلة والدعاء۔ فرددتم

اُٹھائی بلکہ صبح شام کی کوشش میں مَر گئے۔ اور خدا کی طرف سوال اور دُعا کا ہاتھ پھیلایا۔ پس تم

مخذولین فی الحافرۃ۔ وما حصَل الا اضاعة الوقت وزفرات الحسرۃ۔ فما لکم

ناکام و نامراد ردّ کیے گئے۔ اور تمہیں بجز وقت ضائع کرنے اور حسرت کی آہوں کے اور کچھ حاصل نہ ہُوا

لا تتفکرون فی اقدار تنزل۔ ولا ترغبون فی انوار تستکمل۔ اھذا فعل الانسان

پس کیا سبب کہ تم اُس قضاء و قدر میں فکر نہیں کرتے جو اُتر رہی ہے؟ اور ان نوروں کیلئے خواہش نہیں کرتے جو کامل ہو رہے ہیں؟

اھذا من الکاذب الدجّال الشیطان۔ فلا تھلکوا انفسکم بجھلات اللسان۔

کیا یہ انسان کا فعل ہے؟ اور کیا یہ کاذب اور دجّال اور شیطان کی طرف سے ہے؟ پس تم زبان کی جہالت کے ساتھ اپنے نفسوں کو ہلاک

واستعینوا متضرعین۔ یا حسرۃ علیکم انکم لا تنظرون متوسمین۔ واذا نظرتم

مت کرو اور تضرع کرتے ہوئے خدا سے مدد چاہو۔ تم پر افسوس کہ تم فراست کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور جب دیکھتے ہو

نظرتم لاعبین۔ ولا تمعنون خاشعین۔ اتترکون فی ھذا اللھو واللعب۔ وَ لا

تو کھیل کے طور پر دیکھتے ہو۔ اور دل کی غربت سے نہیں سوچتے۔ کیا تم اسی لہو و لعب میں چھوڑے جاؤ گے! اور ایک

تقادون الٰی نار ذات اللھب۔ ولا تُسئلون عما عملتم مُستکبرین۔ لا تلھکم

بھڑکنے والی آگ کی طرف کھینچے نہیں جاؤ گے۔ اور اُن کاموں سے پُوچھے نہیں جاؤ گے جو تکبّر کی حالت میں تم نے کئے۔ تمہارے

اموالکم و اولادکم۔ فانّ الحِمام میعادکم۔ ثم قھر الله یصطادکم۔ وَ اَین

مال اور تمہاری اولاد تمہیں دھوکہ نہ دے کیونکہ موت تمہارا وعدہ ہے۔ پھر تم قہر الٰہی کے شکار ہو جاؤ گے۔ آسمان اور

المفرّ من ربّ السّمٰوٰت والارضین۔

زمین کے پیدا کرنے والے سے تم کہاں بھاگ سکتے ہو۔

وقد رئیتم آیة الکسوف فنسیتموھا۔ ثم رئیتم آیة الله فی آتھم

تم نے کسوف کا نشان دیکھا اور اس کو بھلا دیا۔ پھر تم نے خدا کا نشان آتھم میں دیکھا اور

فکذبتموھا۔ وتجلّت لکم آیة موت احمد بیک فما قبلتموھا۔ وقرئتم کتب بلاغة

اُسکی تکذیب کی۔ اور تمہارے لئے موت احمد بیگ کا نشان ظاہر ہُوا اور تم نے اسکو قبول نہ کیا۔ اور تم نے اُن کتابوں کو

رائعةٍ فيها آية فصاحةٍ مُعجبة۔ فكانكُم مَا قرءتموهَا۔ وظهرت فی ندوة المذاهب

پڑھا جسکی بلاغت تعجب میں ڈالنے والی تھی۔ پس گویا تم نے اُن کو نہیں پڑھا۔ اور جلسہ مذاہب میں کئی نشان

آیات فنبذ تموها۔ وقد كانت مَعَهَا انباء الغيب فمابالیتموها۔ وكاين من

ظاہر ہوئے سو تم نے انکو ہاتھ سے پھینکدیا اور اُن نشانوں کے ساتھ غیب کی خبریں تھیں سو تم نے کچھ پروا نہ کی اور کئی اور

آیات شاهدتموها۔ فكانكم ما شاهدتموها۔ وكم من عجائب آنستموها۔ فما

نشان تم نے دیکھے۔ پس گویا نہ دیکھے۔ اور کئی عجائب کاموں کا تم نے مشاہدہ کیا۔

ظلّت لها اعناقكم خاضعين۔ والأن اشرقت آية فی عجل جَسَد له خوار۔ فهَل

پس تمہاری گردنیں اُن کیلئے نہ جھکیں۔ اور اب لیکھرام میں جو گوسالہ بیجان تھا نشان ظاہر ہوا۔ پس کیا

فيكم مَنْ يقبلهَا كالاحرار۔ او تولّون مُدبرين۔ وتقولون انّ آتم ما مات فی

تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آزادوں کیطرح اسکو قبول کرے یا تم پیٹھ پھیر وگے۔ اور تم کہتے ہو کہ آتھم میعاد کے اندر

الميعاد۔ وتعلمون انه خاف فيه قهر رب العباد۔ ففكروا الم يجب أن ترعی

نہیں مرا۔ اور تم جانتے ہو کہ وہ خدا کے قہر سے ڈرا۔ پس سوچ لو کہ کیا واجب نہ تھا کہ الہامی

شريطة الالهام۔ ويوخر اجله الی يوم ينكر كاللئام۔ وقد سمعتم انه ما تألّی

شرط کی رعایت کی جاتی۔ اور اُسوقت تک اُسکو مہلت دیجاتی جو انکار کرے۔ اور تم سُن چکے ہو کہ جب وہ قسم کیلئے بُلایا

اذا دُعی للاقسام۔ وَمَا ذهب مُستغيثا الی الحكّام۔ فانظروا اما تحقق كذبه

گیا تو اُسنے قسم نہ کھائی اور نہ نالش کی۔ اب غور کرو کہ کیا اُس کا جھوٹ ثابت نہ ہوا۔

اما بلغ امر الی الافحام۔ انّه زجّی الزمَانَ فی صمتٍ وسکوت۔ وأتم الميعاد كمضطرب

کیا یہ امر اتمام حجت تک نہیں پہنچا۔ اُس نے پیشگوئی کا زمانہ خاموشی میں گذارا۔ اور بیقراری اور سرگردانی میں

مبهوت۔ والقی نفسه فی متاعب وشوائب۔ وتراءی منكسرا كانّه رهین نوائب۔

میعاد کے زمانہ کو بسر کیا۔ اور اپنے نفس کو طرح طرح کی تکالیف میں ڈالا۔ اور ایسا شکستہ حال اپنے تئیں ظاہر کیا کہ گویا وہ مصیبتوں کا

وَمَا تفوّه بكلمةٍ يخالف الاسلام۔ حتی اكمل الايّام۔ فهذه القرائن تحكم ببداهةٍ

مارا ہوا ہے۔ اور وہ ایک بھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لایا جو اسلام کے مخالف ہو۔ یہانتک کہ اُسنے پیشگوئی کی میعاد کو پورا کیا۔ پس یہ تمام

انه خشی عظمة الاسلام بكمال خشية۔ وكان مِنْ قبل يجادل المسلمين۔ ويخاصم

قرائن بداہت حکم کرتے ہیں کہ وہ عظمت اسلام سے ضرور ڈرا۔ اور پہلے اس سے وہ مسلمانوں سے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا اور

كالموذيين۔ واما بعد نبأ الالهام۔ فامتنع من النزاع والخصام۔ وصار كقلم ص٢٢

موذیوں کیطرح لڑتا تھا۔ مگر اس پیشگوئی کے بعد وہ چُپ ہوگیا اور تمام بحث و مباحثہ اُسنے چھوڑ دیا۔ اور ایک ناکارہ قلم کیطرح

ردّی۔ وسیف صدی۔ وجهل اوصاف المصاف۔ واخلاف الخلاف۔ وكنتُ

یا ایک زنگ خوردہ تلوار کیطرح بن گیا۔ اور لڑائی کی تعریف کو بھول گیا۔ اور مخالفت کے پستانوں کو فراموش کردیا۔ اور

اعطيه اربعة آلاف۔ اذا قمت لاحلاف۔ فما تالّی۔ بل ولّی۔ فانظروا هٰذه

میں نے اُس کو قسم کھانے پر چار ہزار روپیہ دینا کیا۔ مگر اُسنے قسم نہ کھائی بلکہ مُنہ پھیر لیا۔ پس دیکھو کیا یہ سچّوں

علامة الصّادقين۔ ثم اذا انقضت اشهر الميعاد۔ فقسى قلبه ورجع الى

کی علامتیں ہیں۔ پھر جب میعاد کے مہینے گذر گئے۔ تو اُس کا دل سخت ہوگیا اور انکار اور عناد کی

الانكار والعناد۔ فلذٰلك مات بعد ما انكروابی۔ ولو انكر فی الميعاد لمات

طرف اُسنے رجوع کرلیا۔ پس وہ اسی لئے مرگیا کہ اُسنے انکار کرنا شروع کیا۔ اور اگر میعاد کے اندر انکار کرتا تو میعاد کے

فيها وفنی۔ فلا شك انّ هٰذا النبأ سوّد وجوه المنكرين۔ وارغم معاطس

اندر ہی مرجاتا۔ پس کچھ شک نہیں کہ اس پیشگوئی نے منکروں کے مُنہ کو کالا کردیا۔ اور اُنکی ناک کو خاک کے ساتھ

المكذبين۔ وانّ فيه آيات للطالبين۔ وانّه مكتوب فی كتابی البراهين۔

رگڑ دیا۔ اور اس میں ڈھونڈنے والوں کیلئے نشان ہیں۔ اور یہ پیشگوئی میری کتاب براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے۔

وانه يوجد فی اخبار خاتم النبيّين۔ فامنوا به ان كنتم مؤمنين۔

اور نیز احادیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ پس ایمان لاؤ اگر ایمان لا سکتے ہو۔

ومن آياتی انّ الاحرار نافسوا فی مصافاتی۔ وآثروا لعن الخلق

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ شریف لوگوں نے میری دوستی میں رغبت کی اور میری دوستی کیلئے لعنت خلق

لموالاتی۔ وتركوا انفسهم لنفائس نكاتی۔ وصبوا الی رويتی وجاؤا تحت

کو قبول کیا۔ اور اپنے عزیزوں کو میرے معارف کیلئے چھوڑا۔ اور میرے دیکھنے کیطرف مائل ہوئے اور میرے جھنڈے کے

راياتی۔ انّ فی ذٰلك لآيات للمتدبّرين۔ ومن آياتی انّ العدا رغبوا عن معارضتی

نیچے آگئے۔ اس میں تدبر کرنیوالوں کے لئے نشان ہیں۔ اور منجملہ میرے نشانوں کے یہ ہے کہ دشمنوں نے میرے مقابلہ سے کنارہ کیا

بعد ما رؤا عارضتی۔ ووجدوا كالبخيل القالی۔ بعد ما وجدوا عذوبة مقالی۔

بعد اسکے کہ میری قوت کلام کو پایا۔ اور بخیل دشمنی رکھنے والے کیطرح غصہ کیا۔ بعد اسکے جو میری شیریں کلامی کو پایا۔

وَاَلفوا بالحسد كاللئام ۔ بعد ما اَلفَواُدُرر الکلام ۔ انّ فی ذالك لاٰيات للمتعمّقين ۔ ص۲۳۳

اورناکسوں کیطرح حسد سے اُلفت کی ۔ بعد اسکے جو میری کلام کے موتی اُنہیں معلوم ہوئے ۔ اسمیں غور کرنیوالوں کیلئے نشانیاں ہیں ۔

ومن آياتی انّی لبثتُ علیٰ ذٰلك عمرًا مِنَ الزمان ۔ ولا يمهل مَن افترىٰ علی

اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں اس دعویٰ الہام پر ایک عمر سے قائم ہوں اور مفتری کو خدا تعالیٰ کیطرف سے مہلت

الله الديّان ۔ انّ فی ذٰلك لاٰيات للمتوسّمين ۔ ومن آياتی انّی اُعطيت عقيدةً ۔

نہیں دیجاتی ۔ اسمیں اہل فراست لوگوں کیلئے نشان ہیں ۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایسا عقیدہ دیا گیا

يدرء عن الطالب كل شبهة ۔ ويكشف عَنْ بيضة السّر مُحّ حقيقة ۔ انّ

ہوں کہ جو طالب کا ہر ایک شبہ دُور کرتا ہے ۔ اور بھید کے انڈے میں سے حقیقت کی زردی ظاہر کرتا ہے ۔ اس میں

فی ذالك لاٰيات للمستبصرين ۔ ومِنْ آياتی انّ الزمان نُظِمَ لی فی سلك الرفاق ۔

دیکھنے والوں کے لئے نشان ہیں ۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ زمانہ میرے رفیقوں میں منسلک کیا گیا ۔

واُنشیٔ المناسبات فی الانفس والآفاق ۔ وكذالك اُرسلتُ عند خفوق

اور نفسی اور آفاقی مناسبات پیدا ہو گئیں ۔ اور اسی طرح میں اسوقت بھیجا گیا کہ جب نامرادی کا جھنڈا

راية الاخفاق ۔ انّ فی ذالك لاٰيات للمتفرسين ۔ ومِنْ آياتی انّ الله شحذ سَيف

جنبش کر رہا تھا ۔ اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔ اور میرے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ خدا نے میرے

بيانی ۔ واریٰ جواهرهٗ بغرار بُرهانی ۔ انّ فی ذالك لاٰيات للناظرين ۔ ومِنْ آياتی

بیان کی تلوار کو تیز کیا ۔ اور میرے برہان کی تیزی کے ساتھ اسکے جوہر دکھلائے ۔ بتحقیق اسمیں دیکھنے والوں کیلئے نشان ہیں ۔ اور میری نشانیوں

انّ الحق ما استسرّ عنّی حينًا ۔ وجُعِل قلبی له عرينًا ۔ وَجُعلتُ له مُجدّدًا

میں سے ایک یہ ہے کہ ایکدم بھی سچائی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہوئی اور میرا دل اسکا نزول گاہ بنایا گیا اور میں اُسکے لئے تازہ کرنیوالا اور

مُبِيْنًا ۔ انّ فی ذالك لاٰيات للمتأمّلين ۔

کھول کر بیان کرنیوالا مقرر کیا گیا ۔ اسمیں فکر کرنیوالوں کیلئے نشان ہیں ۔

ايّها الناس قد جاءكم لطف رَبّ العباد ۔ وتعهدكم فضله تعهد

اے لوگو! تمہارے پاس خدا کی مہربانی آئی ۔ اور اُسکے فضل نے تمہاری خبر گیری کی جیسا کہ

العهاد ۔ عند امحال البلاد ۔ فلا تردّوا نعم الله ان كنتم شاكرين ۔ أ أنتم

وقت کی بارش خشک سالی کیوقت خبر گیری کرتی ہے ۔ پس اگر تم شکر گذار ہو تو خدا کی نعمتوں کو ردّ نہ کرو ۔ کیا تم اس کی

تهدّون ما شاد۔ او تمنعون ما اراد۔ وقد رئیتم انکم لم تستطیعوا آن ۲۷
بناکر وہ کو مسمار کر دو گے۔ یا جو کچھ اُسنے ارادہ کیا اُسکو روک دوگے اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام
تأتوا بکلام مِن مثل کلامی۔ حتی سکتم وصمتم متندمین من الخاجی۔ واشیع
جیسی کلام بنالاؤ۔ یہانتک کہ تم خود شرمندہ ہوکر چپ ہو گئے اور لاجواب ہو گئے! اور وہ کتابیں
الکتب المملوة بالنکات النخب۔ ولطائف النظم و بدائع النثر ومحاسن
شائع کی گئیں جو برگزیدہ نکتوں کے ساتھ پُر تھیں۔ اور لطائف نظم اور نثر سے لبالب تھیں۔ اور محاسن ادب سے
الادب۔ فما کان جوابکم الا ان قلتم انها مِن قوم آخرین۔ فانظروا کیف
مملو تھیں۔ پس تمہارا بجز اسکے کچھ جواب نہ تھا کہ یہ کتابیں اور لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ پس دیکھو تم کس طرح
عجزتم ثم صُرفت قلوبکم عن الحق فصرتم قومًا عمین حتی اذا احتدّ منکم
عاجز ہو گئے۔ پھر تمہارے دل حق سے پھیر دیئے گئے۔ پس تم ایک اندھی قوم ہو گئے۔ یہانتک کہ جب تم تیزی سے
الحجاج۔ و امتد اللجاج۔ و نبح النجفیّ والغزنویّ۔ وقالا انه جاهل غویّ۔
حجّت بازی کرنے لگے اور تمہاری لڑائی لمبی ہو گئی اور نجفی اور غزنوی نے یاوہ گوئی کی اور کہا کہ یہ ایک جاہل گمراہ ہے۔
کتبتُ رسالتی هٰذه لتکون حجّة علی المفترین۔ ولیفتح الله بینی وبینکم
تب میں نے یہ رسالہ لکھا تا افترا کرنے والوں پر حجّت ہو۔ اور تا مجھ میں اور تم میں خدا تعالیٰ فیصلہ کر دے
و هو خیر الفاتحین۔
اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔
وقال الذی آذانی مِن جماعة عبد الجبار۔ ان هٰذا دجّال و اکفر الکفار۔
اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا۔ کہ یہ شخص دجّال اور اکفر الکفار ہے
وجاهل لا یعلم العربیّة ولا شیئًا مِن النکات و الاسرار۔ و اعانه
اور ایک جاہل ہے جو عربی کو نہیں جانتا اور نہ نکات اور اسرار سے خبر رکھتا ہے۔ اور اس تالیف
علیه قوم من العلماء المتبحّرین۔ وکذالك ظنّ النجفیّ فانظر کیف
پر بڑے بڑے علماء نے مدد کی ہے۔ اور اسی طرح نجفی نے ظن کیا پس دیکھ کہ کیونکر تجاوز کرنیوالوں
تشابهت قلوب المعتدین۔ وما اثبت احد منهم انهم اُرضعوا ثدی الادب۔
کے دل باہم مشابہ ہو گئے۔ اور ان میں سے کسی نے ثابت نہ کیا کہ وہ پستان ادب سے دودھ پلائے گئے ہیں۔

أوا أعطوا من العلوم النخب۔ وما جاؤنی بالدبیب ولا بالخبیب۔ بل تکلموا ص۲۵

اور علوم برگزیدہ دیئے گئے ہیں۔ اور میرے پاس نہ نرم رفتاریں آئے اور نہ تیز رفتاریں۔ بلکہ عورتوں کی طرح

کالنساء متسترین۔ وما انکروا بصحۃ النیّۃ۔ بل کبخیل خاطب الدنیا الدنیّۃ۔

چھپی چھپی باتیں کیں اور صحت نیت سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ اس بخیل کی طرح جو دُنیا کا چاہنے والا ہو۔

ونبّھم اللّٰہ فما تنبّھوا۔ وایقظتھم الآیات فما استیقظوا۔ الم یروا آیۃ کبریٰ

اور انکو خدا تعالیٰ نے خبردار کیا پس خبردار نہیں ہوئے اور نشانوں نے انکو جگایا پس وہ نہیں جاگے کیا انہوں نے ایک بڑا نشان دیکھا

اذا ھراق قاتل دمًا واولغ فیہ المدیٰ۔ وکان المقتول آریۃ خبیثًا ومن العدا۔

جب قاتل نے ایک خونریزی کی اور اُسکے اندر اپنی چھری کو داخل کیا اور مقتول ایک آریہ خبیث اور دشمنوں میں سے تھا۔

فابکی اللّٰہ من سخر من الدّین وسبّ وھجا۔ والقاہ فی عذاب لا ینقضی۔ و

پس خدا نے ایک ایسے شخص کو رُلایا جو دین اسلام سے ٹھٹھا کرتا اور گالیاں نکالتا تھا اور اُسکو ایسے عذاب میں ڈالدیا جس کا

نار لا یموت فیھا ولا یحییٰ۔ وضیّع کلما صنع وھدّم کلما علا۔ ان فی ذالک لآیات

کبھی خاتمہ نہیں اور ایسی آگ میں جھونک دیا جسمیں نہ مریگا اور نہ زندہ رہیگا اور اُسکے تمام کاروبار کو ضائع کیا اور اُسکی ہر ایک بلند

لاولی النھیٰ۔ وکان نبأ آتھم یحکی السھا۔ بما خفی من اعین العمی وما تجلّی۔

کو مسمار کیا۔ اسمیں عقلمندوں کیلئے نشان ہیں اور آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی تھی وہ خفا میں ستارہ سہا کے مشابہ تھی اور اندھوں کی

فالقت ھٰذہ الآیات علیہ رداءھا۔ فاشرقا کشمس الضحیٰ۔ واضاء اعقول

نظر سے بہت پوشیدہ تھی اور ظاہر نہ تھی۔ پس اس روشنی نے اسپر چادر ڈالدی پس دونوں دوپہر کے آفتاب کیطرح چمک اٹھیں اور عقلمندوں کی

العاقلین وجذب الی الحق من اتیٰ وھٰذہ آیۃ عذراء۔ وشمس بیضاء۔ فلیھتد

عقلوں کو روشن کیا اور آنیوالے کو حق کیطرف کھینچ لیا۔ اور یہ ایک نشان ہے۔ اور آفتاب روشن ہے۔ پس چاہیئے کہ ہدایت

مَنْ شاء۔ انّ اللّٰہ یحبّ التوابین ویحبّ المطھّرین۔

قبول کرے جو چاہے۔ خدا توبہ کرنیوالوں اور پاکی طلب کرنیوالوں سے پیار کرتا ہے۔

وانھا تشفی النفس۔ وتنفس اللّبس۔ وتوضح المعمّی۔ وتکشف السرّ

اور یہ لیکھرام کے قتل کا نشان جان کو تسلی دیتا ہے اور شبہ کو دور کرتا ہے اور معمّے کو کھولتا ہے۔ اور بھید کی پنڈلی اور

عن ساقہ والغشی۔ وتتم الحجّۃ علی المجرمین۔ فیا حسرۃ علی المخالفین۔ انھم

امر پوشیدہ کی ساق دکھلاتا ہے۔ اور مجرموں پر حجت پوری کرتا ہے۔ پس افسوس مخالفوں پر کہ وہ

يتركون احكم الحاكمين۔ فكانّ الله شرّق وهم غرّبوا۔ ودعا لجمع الثمار ۲۶

احکم الحاکمین کو چھوڑ جاتے ہیں۔ پس گویا خدا مشرق کی طرف گیا اور یہ لوگ مغرب کیطرف۔ اور اُسنے پھلوں کے جمع کرنیکے

وهم احتطبوا۔ وامران يؤتوني عذبًا فعذّبوا۔ وما اجتنبوا الاذى بل كادوا

لئے کہا اور انہوں نے خشک لکڑیاں جمع کیں۔ اور حکم کیا کہ مجھے میٹھا پانی دیں اور انہوں نے عذاب کیا اور دُکھ دینے سے پرہیز نہ کی بلکہ

أنْ يجتنّبوا۔ فردّ الله نيّاتهم عليهم فانقلبوا مخذولين۔

نزدیک ہوئے کہ پسلی توڑ ڈالیں۔ پس خدا نے اُنکی نیتیں اُنپر ڈالدیں۔ سو انجام اُنکا نامُرادی تھی۔

ومنهم رجل من الغزنويّ يسمّونه عبد الحق۔ وانّه سبّ وشتم

اور اُن میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبد الحق کہتے ہیں۔ اور اُسنے گالیاں دیں اور

ووثب سفاهة كالبقّ۔ وانه فويسقة يذعر الاسود في جحره بالخقّ۔ وانّ

پشہ کی طرح اُچھلا اور وُہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سُوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے۔ اور شیطان

الخنّاس زقّه فبالغ في الزقّ۔ وانّه كذّب آية الكسوف كما كُذّب مِنْ قبل

نے اُس کو غذا دی پس پُوری غذا دی۔ اور اُس نے کسوف خسوف کے نشان کی تکذیب کی جیسا کہ کفار نے

آية القمر المنشق۔ وانّ الشيطان لقّ عينه فذهب ببصره باللقّ۔ وما

شق القمر کی تکفیر کی۔ اور شیطان نے اُس کی آنکھ پر مارا پس آنکھ نکال دی۔ اور وہ

نق الّا كدجاجة فنذبحه بمُدى الحق۔ ونريه جزاء النقّ۔ فما ينجو منا بالهرب

مُرغی کیطرح آواز کر رہا ہے پس ہم سچائی کی چھری سے اُسکو ذبح کر دینگے اور اُسکی آواز کی اُسکو جزا چکھائینگے۔ پس ہم سے

والهقّ۔ ولا ينفعه كيد الكائدين۔ وانه أرسل اليّ كتابه المملوّ من السبّ

بھاگنے کے ساتھ نجات نہیں پائیگا اور کوئی مکر اسکو فائدہ نہیں دیگا اور اُسنے اپنی وہ کتاب جو گالیوں اور تکفیر سے پُر تھی میری

والتكفير۔ وخدع الناس بانواع الدقارير۔ وذكر فيه كتابي وهذى وقال أهذا

طرف بھیجی۔ اور طرح طرح کے جھوٹوں سے لوگوں کو دھوکا دیا۔ اور میری کتاب کا ذکر کیا اور بکواس کی اور کہا کیا ایسے

مِنْ هذا۔ كلّا بل انه من النوكى۔ ولا يكاد يبين۔ وخاطبني وادّعى كعارف

کتاب اس شخص کی تالیف ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو جاہل ہے اور بلیغ بات کہنے پر قادر نہیں اور مجھے مخاطب کر کے ایک

الحقيقة۔ وقال انّك لست مؤلف هذه الكتب الانيقة۔ ولا ابا عذر

حقیقت شناس کی طرح دعوی کیا اور کہا کہ تو اِن عمدہ کتابوں کا مؤلف نہیں ہے۔ اور نہ ان لطیف

تلك الرّسائل الرّشيقة۔ و النكات الدقيقة العميقة۔ بل استمليتها مِنْ رجال ص۲۷

رسالوں کا موجد اور نہ ان نکات عمیقہ کا نکالنے والا۔ بلکہ تونے ان کتابوں کو اس صناعت

هٰذه الصناعة۔ ثمّ عزوتها الىٰ نفسك لتحمد بالفضل و البراعة۔ و انا نعرف

کے فردوں سے لکھوایا ہو۔ پھر تونے انکو اپنے نفس کیطرف نسبت دیدی ہو تا بزرگی اور کمال عقلمندی کے ساتھ تعریف کیا جائے

مبلغ علمك وما كنّا غافلين۔

اور ہم تیرا اندازہ علم جانتے ہیں اور ہم غافل نہیں۔

وشابهه فى قوله شيخ طويل اللسان۔ كثير الهذيان۔ وزعم انّه من

اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہذیان والا عبد الحق سے مشابہ ہے۔ اُس نے گمان کیا ہے کہ

فضلاء الزمان۔ و انّه نجفى ومن المتشيّعين۔ و انّه اَرسل الىّ مكتوبة

وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اُس نے عربی میں میری طرف ایک خط

فى العربيّة ليخدع الناس بالكلم المُلفّقة۔ ولتعظمه قلوب العامة

لکھا۔ تا اپنے پُر تکلّف جوڑے ہوئے فقروں کے ساتھ لوگوں کو دھوکا دے۔ اور تاکہ عوام الناس کے دل

وليستميل اليه زُمر الجاهلين۔ وما كان قوله الّا فُضلة قول الفضلاء۔

اس کی بزرگی کریں اور تاکہ جاہلوں کو اپنی طرف میل دے۔ اور اس کا قول صرف فاضلوں کے قول کا ایک فضلہ تھا۔

وعذرة كلمتهم العذراء۔ فالعجب من جهله انه ماخاف ازراء القادحين۔

اور انکے کلمہ باکرہ کی ایک نجاست تھی۔ پس اسکی جہالت سے تعجب ہے کہ وہ عیب گیروں کی عیب گیری سے نہیں ڈرا۔

ووقف موقف مندمة وما ارى الوجه كالمتندمين۔ بل انه محذالك

اور ندامت کی جگہ پر کھڑا ہوا۔ اور شرمندوں کی طرح مُنہ نہ دکھلایا۔ بلکہ اُسنے باوجود اسکے

بلّغ السبّ والشتم الى الكمال۔ وما غادر سبًّا الّا كتبه كالسّفيه

سب اور شتم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔

الرذال۔ ولا يعلم ما الايمان وما شيَم المؤمنين۔ ومثل قلبه المنقبض

اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور اُسکے منقبض دل کی مثال ایسی ہے

كمثل يوم جوّه مُزمهر۔ ودجنه مكفهر۔ عارى الجلدة۔ بادى الجردة شقى

جیسا کہ وہ دن جو سخت سرد ہو۔ اور اسکا دل تہ بہ تہ جما ہوا ہو۔ برہنہ پوست اور آشکارا برہنگی ایک بدبخت سے

۲۵ خسر فی الدنیا والدین۔ یسبّنی ویشتمنی بطغواه۔ ولا ینظر الی مآل سابّ

دین اور دنیا میں نقصان اٹھانیوالا ہو اپنے حد سے گذر جانیکے سبب سے مجھے گالیاں دیتا ہے اور نہیں دیکھتا کہ آریہ گالیاں

من الآریة ومأواه۔ وانّ السعید من اتعظ بسواه۔ وانّی له الرشد والهدیٰ۔

دینے والے کا کیا انجام ہوا۔ اور نیک بخت وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہے اور اسکو رشد اور ہدایت

وانه لا یعلم ما التقیٰ۔ ولا الادب المنتقیٰ۔ وانّه سلك سبل الهالکین۔

کہاں نصیب ہو وہ تو نہیں جانتا کہ پرہیزگاری کس کو کہتے ہیں اور نہ ادب برگزیدہ کی اسکو خبر ہے۔ اور وہ مرنیوالوں کی راہ چلا ہے

لا یبالی الحشر واهواله۔ ولا قهر الله ونکاله۔ وکلّما کتب فلیس الّا ککید۔

قیامت اور اسکے خوفوں کی پروا نہیں رکھتا اور نہ خدا کے قہر اور وبال سے ڈرتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے لکھا وہ ایک مکر ہے۔

او احبولة صید۔ اراد ان یفتن قلوب الجماعة۔ بافتتانه فی البراعة۔ وارعف

یا دام صید ہے۔ اس نے ارادہ کیا کہ اپنی جماعت کے دلوں کو تفنن کلام کے ساتھ فریفتہ کرے۔ اور اس کے

کفّه البراع۔ لیری السفهاء البعاع۔ ولکنّه هتك استاره۔ واری فی کل قدم

ہاتھ نے قلم کو رواں کیا تا نادانوں کو اپنی متاع دکھلائے مگر اُسنے اپنے پردے پھاڑ دیئے اور ہر ایک قدم میں اپنی لغزش

عثاره۔ وافضیٰ فی حدیث یفضحه۔ ودخل نارًا تلفحه۔ فمثله کمثل رجل

کھائی اور اس بات کو شروع کیا جو اسکو رسوا کریگی اور اس آگ میں داخل ہوا جو اسکو جلا دیگی پس اسکی اس شخص کی مثال

شهّر خزیه بدقه۔ او جدع مارن انفه بکفه۔ فلحق بالملومین المخذولین۔

ہے جس نے اپنی رسوائی کو اپنی دف کے ساتھ مشہور کیا یا اپنی ناک کو اپنے ہاتھ کیساتھ کاٹا۔ پس ملامت اٹھانیوالے اور گمنام لوگوں میں

ومع ذالك سبّنی لیجیر فقدان فضل بیانه۔ بفضول لسانه۔ وانّا نحن فلا

جاملا۔ اور باوجود اسکے مجھ کو گالیاں دیں تا اپنی بیہودہ گوئی سے اپنی ژولیدہ بیانی کو پناہ دیوے۔ مگر ہم اس کی دشمنی اور قول پر

نتأسف علیٰ ما قیل وقال۔ ولا نطیل فیه المقال۔ فانه من قوم تعودوا السبّ

کچھ تاسف نہیں کرتے۔ اور نہ اسمیں کچھ زیادہ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ایک ایسی قوم میں سے ہے جن کو گالیاں

والانتصاب للازرآءت۔ وحسبوه لانفسهم من اعظم الکمالات۔ فنستکفی بالله

دینے اور عیب گیری کی عادت ہے۔ اور اس عادت کو انہوں نے اپنا کمال سمجھا ہوا ہے۔ پس ہم انکے فتنہ میں مبتلا

الافتتان بمفتریاته۔ ونعوذ به من نیّاته وجهلاته۔ وما نعطف الی السبّ

ہونے سے خدا کو اپنے لئے کافی جانتے ہیں۔ اور اسکی نیتوں سے خدا کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اور ہم گالی کی طرف رجوع نہیں کرتے

كما عطف هو من العناد۔ ونفوض امرنا الى رب العباد۔ وهو احكم الحاكمين۔ ص۲۹

جیساکہ اُس نے عناد سے کیا۔ اور ہم اپنا امر خداتعالیٰ کو سونپتے ہیں۔ اور وہ احکم الحاکمین ہے۔

وكيف يكذبني مع انه ما نقض براهيني۔ وما دوّن كتدويني۔ وما تصديتُ

اور کیونکر یہ شخص تکذیب کرتا ہو حالانکہ اُس نے میرے دلائل کو نہیں توڑا اور میرے مقابلہ پر کچھ لکھ نہیں سکا۔ اور مَیں نے ایسے دعویٰ کو

لدعوىٰ ما كان معه الدلائل۔ بل عرضت دلائل ازيد مما يسئل السائل۔ و

پیش نہیں کیا جس کے ساتھ دلائل نہ ہوں۔ بلکہ مَیں نے زیادہ سے زیادہ جو لوگ پوچھتے ہیں دلائل پیش کر دیئے ہیں۔ اور

ما كان كلامي بالغيب بضنين۔

میرا کلام غیب گوئی سے بخیل نہیں ہے۔

وقد ثبت عند جميع الحُكّام۔ وولاة الاحكام۔ ان الدعاوى تجب قبولها

اور تمام حُکّام اور والیان حکم کے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بعد دلائل کے دعووں کا قبول کرنا واجب

بعد الادلة۔ كما تجب الاعياد بعد الاهلة۔ وكنت ادعيت اني انا المسيح

ہو جاتا ہے جیساکہ بعد ہلال عید کے عید کرنا واجب ہو جاتا ہو۔ اور مَیں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں مسیح موعود

الموعود۔ والامام المهدى المعهود۔ فارى الله آياته على ذالك الادعاء۔

اور مہدی موعود ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس دعویٰ پر اپنے یہ نشان دکھلائے۔

وسكّت وبكّت زُمر الاعداء۔ وارى آية تارة في زيّ الايجاد۔ واخرى في

اور تمام دشمنوں کو ساکت اور لاجواب کیا۔ اور کبھی نشان کو ایجاد کی صورت پر دکھلایا۔ اور کبھی معدوم کرنے

صورة الاعدام والافناد۔ واعجز الاعداء مرة بخوارق الاقوال۔ واُخرى

کی صورت پر ظاہر کیا۔ اور کبھی قولی نشان کے ساتھ مخالفوں کو عاجز کیا۔ اور کبھی فعلی

أخزاهم بعجائب الافعال۔ وايّدني ربّي في كل موطن ومقام۔ وما بقو دقيقة

نشان کے ساتھ اُن کو رُسوا کیا۔ اور میرے ربّ نے ہر ایک مقام اور میدان میں میری مدد کی۔ اور کوئی دقیقہ اتمام

من تبكيت و افحام۔ ومُزقوا كل ممزق من الله مخزى المفسدين۔ ثم قيّض

حجت کا باقی نہیں رہا۔ اور خداتعالیٰ کی طرف سے خوب پارہ پارہ کئے گئے۔ پھر انکی بدتقدیر کو جو ہے

قدر الله لنصبهم ووصبهم۔ انهم طعنوا في علمي وفخروا ببراعتهم

خدا کی مشیّت نے انکو اس طرف کھینچا کہ انہوں نے میرے علم اور لیاقت میں طعن کیا اور اپنی بلاغت اور ادب پر ناز کیا۔

۳۰ ادہم۔ وكانوا عليها مُصرّين۔ ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين۔
اس پر اصرار کیا۔ اور انہوں نے مکر کیا اور خدا نے بھی مکر کیا اور خدا سب سے بہتر مکر کرنیوالا ہے۔
فوالله ما فكرت فى الاملاء والانشاء۔ وما كنت من الادباء والفصحاء
پس بخدا مَیں نے املا اور انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا۔ اور مَیں ادیبوں میں سے نہیں تھا۔ اور
وما احتاج يَراعى الى من يُراعى كالرفقاء۔ بل كنت لا اعلم ما البلاغة والبراعة۔
میری قلم کسی مددگار کی محتاج نہیں ہوئی۔ بلکہ مَیں نہیں جانتا تاکہ بلاغت کسے کہتے ہیں۔
ولا ادرى كيف تحصل هٰذه الصناعة۔ فبينما انا فى حيرة من هٰذه الازراء۔
اور نہیں جانتا تھا کہ یہ صناعت کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ پس اس حالت میں کہ مَیں اس نکتہ چینی سے حیرت میں تھا۔
وقد تواتر طعنهم كالسُفهاء اذ صُبّ على قلبى نورٌ من السماء۔ ونزل علىّ
اور اُنکا طعن سفیہوں کی طرح تواتر تک پہنچ چکا تھا۔ پس یکدفعہ ایک نُور میرے دل پر ڈالا گیا۔ اور ایک چیز
شئ كنزول الضياء۔ فصرت ذا مقول جرّي۔ وقول سحباني۔ فتبارك الله
روشنی کی طرح اُتری۔ پس مَیں صاحب زبان رواں اور صاحب قول سحبان وائل ہوگیا۔ پس مبارک ہے وہ خُدا
احسن الخالقين۔ ولكن ما تسلت به عمايات هٰذه العلماء۔ وظنّوا انّ رجلا
جو احسن الخالقین ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ان علماء کی نابینائی دُور نہ ہُوئی۔ اور گمان کیا کہ ایک شخص نے
اعانني او جمعًا من الفضلاء۔ وانها ثمرة شجرة الأٰخرين۔ ثم بدا لهم
میری مدد کی ہے یا ایک گروہ نے فضلاء میں سے مدد کی ہے اور وہ فصاحت اوروں کے درخت کا پھل ہے۔ پھر انکو یہ سُوجھی کہ
انْ يعارضوني مشافهين۔ فاذا قمتُ فكانهم كانوا من الميتين۔ والأٰن ما
دو بدو مجھ سے مقابلہ کریں۔ پس جب مَیں کھڑا ہُوا تو گویا وہ میّت تھے۔ اور اب اُن کے
بقي في كفهم الّا الرفث والايذاء۔ وكذالك سبّني النجفي وما يدري ما الحياء۔
ہاتھ میں بجز گالیوں اور ایذا کے کچھ باقی نہیں رہا۔ اور اسی طرح نجفی نے مجھے گالیاں دیں اور نہیں جانتا کہ حیا کیا چیز ہے۔
ولكنّا لا ندفع السبّ بالسبّ۔ وما كان لحمام ان يجحر نفسه كالضبّ۔ او
ہم گالی کا گالی کے ساتھ جواب نہیں دیتے۔ اور کبوتر کی شان میں یہ داخل نہیں کہ اس سُوراخ میں داخل ہو جسمیں سوسمار داخل
كالتّنين۔ وما نشكوه على ما فعل۔ ولا نتأسّف على ما افتعل۔ فانهم قوم
ہوتی ہے یا سانپ۔ اور ہم اس شخص کا اسکے کام پر کچھ شکوہ نہیں کرتے اور نہ اسکے بہتان پر کچھ افسوس کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔

ماعصم من السنهم خاتم النبيّين۔ بل الله الذى هو احكم الحاكمين۔ و ۳۱

جو انکی زبان سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچ نہیں سکے۔ بلکہ وہ خدا بھی جو احکم الحاکمین ہے۔ اور

لا خلفاء نبى الله ولا امهات المؤمنين۔

نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفے انکی زبان سے بچے اور نہ ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اماہات المومنین تھیں۔

الا ترى كيف ظنوا ظن السوء فى حضرة اصدق الصادقين۔ و

کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان لوگوں نے حضرت اصدق الصادقین پر کس طرح ظنّ بد کیا۔ اور

كذبوا نبأ الاستخلاف وقالوا انّ عليًّا من المظلومين۔ فارادوا هدم

استخلاف کی پیشگوئی کی تکذیب کی۔ اور کہا کہ علی مظلوم ہے۔ پس ان لوگوں نے اُس

ما شاد الرحمٰن۔ وكفروا بما جاء به القرآن۔ وما هذا الا ظلم مبين۔ و

عمارت کو مسمار کرنا چاہا جسکو خدا نے بنایا۔ اور قرآنی اخبار کی تکذیب کی۔ اور یہ صریح ظلم ہے۔ اور

قالوا انّ عليًّا انفد عمره مُبتلاً بلقوة النفاق۔ وما خلق فى طينته جرءة

ان لوگوں نے کہا کہ علی تمام عمر نفاق کے لقوہ میں مبتلا رہا۔ اور اسکی طینت میں راستگوئی کی جُرأت پیدا

الصدق وما تفوق در اخلاص الاخلاق۔ واذا استخلف الكفار فما ابیٰ۔

نہیں کی گئی تھی۔ اور اُسنے ظاہر و باطن ایک بنانے کا دودھ نہیں پیا تھا اور جب کفّار کو خلافت ملی تو اُسنے انکار نہ کیا

بل اطاعهم وعقد لهم مع رفقته الحُبا۔ اَمَرَّ امر الاسلام۔ فآثر الانصات۔

بلکہ اطاعت کی اور پیٹھ اور پنڈلی کو معہ اپنے رفیقوں کے انکے لئے باندھا۔ اسلام کا امر مشکل ہو گیا۔ پس اُسنے خاموشی کو اختیار کیا

واُمّر الفُسّاق فمعهم اكل وبات۔ وما ذمّهم بل انشد فى حمدهم الابيات۔

اور وہ فاسق امیر کئے گئے پس اُسنے اُنکے ساتھ کھایا۔ اور شب باشی اختیار کی اور اُنکی بدگوئی نہ کی بلکہ اُنکی تعریف میں شعر بنائے۔

وكان هذا خلقه حتى مات۔ اهذا هو اسد المتشيعين۔

اور یہی اُس کا خلق تھا یہاں تک کہ مر گیا۔ کیا یہی شیعوں کا شیر ہے؟

وقالوا انّه عارض امّه الصدّيقه۔ وما بالى الشريعة ولا الطريقه۔ ولم

اور کہتے ہیں کہ اُسنے اپنی ماں صدیقہ کا مقابلہ کیا۔ اور نہ شریعت کی کچھ پروا رکھی اور نہ طریقت کی اور

يكن برًّا بوالدته ولا تقيًّا۔ بل اعقّ وصار جبّارا شقيًّا۔ آثر النفاق ولم يصبر

اپنی ماں سے نیکوکار نہیں تھا۔ بلکہ عاق اور جبّار اور شقی تھا۔ نفاق کو اختیار کیا اور سختی

٣٢ علیٰ ضر ومسغبة۔ واتبع النفس وترك التقی کارض معطلة۔ واسر الغلّ

اور بھوک پر صبر نہ کر سکا۔ اور نفس کی پیروی کی اور پرہیزگاری کو زمین خالی کی طرح چھوڑ دیا۔ اور کینہ کو پوشیدہ رکھا

ولکن ما نظر بعین غضبیٰ۔ واختار النفاق فی کلّ قدم وحالیٰ۔ سجد لکل من تبرّع

مگر خشمگین آنکھ سے نہ دیکھا۔ اور نفاق کو ہر ایک قدم میں اختیار کیا اور خاص کیا۔ جس نے بخشش کے ساتھ احسان

باللهیٰ۔ ولوکان عدو الدین والتقیٰ۔ واذا عُرض علیه حُطامٌ فقال لنفسه ھا

کیا اُسی کو سجدہ کر دیا اگرچہ وہ دین اور تقویٰ کا دشمن ہو۔ اور جب کوئی مال دنیا اُسپر پیش کیا گیا تو اپنے نفس کو کہا کہ لے لے۔

واثنی علی الکافرین طمعًا فی الموات۔ لا خوفًا من عقوبات المؤات۔ وصلّی خلفهم

اور زمین کے حاصل کرنے کیلئے کافروں کی تعریف کی نہ اس خیال سے کہ انکی مخالفت سے عقوبت مرگ کا اندیشہ ہے۔ اور انکے انعام

للصلات۔ لا لبرکات الصلوٰة۔ اتخذ النفاق شرعة۔ والاقتباس منه

کیلئے انکے پیچھے نماز پڑھتا رہا نہ نماز کی برکتوں کیلئے۔ نفاق کو طریقہ پکڑا۔ اور اس کسب کو اپنی غذا پکڑی

نجعة۔ وصرف الله عنه المعارف۔ ولوکان زمرمن معارف۔ فما بقی معه

اور خدا نے اس سے لوگوں کے منہ پھیر دیئے اور اگرچہ وہ آشنا تھے۔ پس اسکے ساتھ صحابہ کے

من سروات الصحابة۔ ولا سرایا الملّة۔ حتی رجع مضطرًا ومخذولًا الی

جوانمردوں میں سے کوئی نہ رہا۔ اور نہ اسلام کے لشکر میں سے کوئی اس کا ساتھی ہوا یہانتک کہ بیقرار اور ناکام ہو کر

باب الصدیق۔ وکان یعلم انه کالزندیق۔ لکنّ البطن الجاءه الیه۔ وما

ابوبکر صدیق کے دروازے پر آیا اور جانتا تھا کہ یہ زندیقوں کیطرح ہے۔ مگر پیٹ نے اسکو اسکی طرف جانے کیلئے بیقرار کر دیا۔ اور

وجد حطب تنور المعدة الا لدیه وانّ صاحبه اغتال بعض ولده فما امتنع

اپنے معدہ کے تنور کا ایندھن اُسنے اسی کے پاس پایا۔ اور عمرؓ نے اسکی بعض اولاد کو قتل کر دیا۔ مگر وہ پھر بھی اسکی

من التردد الیه۔ وفجعه بالفدك فما غار علیه۔ بل کان علیٰ بابه کالمعتکفین۔

طرف جانے سے باز نہ آیا۔ اور ابوبکر نے فدک کے معاملہ میں اُسکو درد پہنچایا مگر پھر بھی اُسکو غیرت نہ آئی اور ابوبکر کے دروازے پر

وتواتر علیه جور الشیخین۔ حتی جرت عبرة العینین کالعینین۔ فما انتهیٰ

اعتکاف کرنیوالوں کیطرح پڑا رہا اور اسپر شیخین کا ظلم متواتر ہوا۔ یہانتک کہ آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری ہوئے۔ مگر وہ اُن کے

من الرجوع الی ھٰذین الکافرین۔ بل ابدی الاطاعة بالنفاق والمَین

پاس جانے سے باز نہ آیا۔ بلکہ نفاق اور جھوٹ سے اطاعت کو ظاہر کیا۔

وَاشتد علیه غضبهم و نهبهم حتی صفرت الراحة - و فقدت الراحة ۲۳۰

اور انہوں نے غارتگری سے اُس کو تباہ کیا۔ یہاں تک کہ ہتھیلی خالی ہوگئی۔ اور آرام جاتا رہا۔

فما ترك لقیاهم - وما کره ریّاهم - بل کان یستمرّ علی بابهم - ویستمری فضلة

مگر اُس نے اُن کا ملنا نہ چھوڑا۔ اور اُنکی خوشبو سے بیزار نہ ہوا بلکہ لازمی طور پر حاضر ہوتا رہا۔ اور اُنکے دانتوں کے فضلہ کو

انیابهم - وما باعدهم کالمستنکفین - بل کان یخلق لهم دیباجته - ویعرض

ہضم کرتا رہا۔ اور عار رکھنے والوں کیطرح اُن سے علیحدہ نہ ہوا۔ بلکہ اُن کی خدمت میں اپنی آبرو کو بٹہ لگاتا تھا اور اپنی

علیهم حاجته - و یدور علی ابوابهم کالسائلین الملحفین - وکان علیه

حاجت اُنکے پاس پیش کرتا تھا اور اُنکے دروازوں پر سوالیوں کی طرح پھرتا تھا۔ اور اُسکو چاہیئے تھا

اَن یترك المدینة و اهلها الکافرین المرتدین - ولو کانوا من المترفین

کہ مدینہ کو اور اس کے باشندوں کو جو کافر اور مُرتد تھے چھوڑ دیتا۔ اور اگرچہ وہ لوگ خوشحال ہوتے

والمخصبین - بل کان مِن الواجب ان یقتعد مَهریّا - ویحتقل سمهریّا - و

بلکہ واجب تو یہ تھا کہ ایک مضبوط اونٹ پر سوار ہو جاتا اور نیزہ لٹکا لیتا۔ اور

یهاجر من ارض الی ارض - ویطلب رفعا من خفض - وینادی بین الناس

ایک زمین سے دُوسری زمین میں چلا جاتا۔ اور پستی کے بعد بلندی طلب کرتا۔ اور لوگوں میں بلند آواز

انّ الصحابة ارتدوا کلّهم اجمعون - ثم اذا احسّ الایمان من قوم

سے کہتا کہ صحابہ سب مُرتد ہوگئے۔ پھر جب کسی قوم میں ایمان کو پاتا

فکان علیه ان یُلقی بارضهم جرانه - و یتخذهم جیرانه - و یجعلهم

پس مناسب تھا کہ اس زمین میں بود و باش کرتا۔ اور اُنکو اپنا ہمسایہ اور معاون

لنفسه معاونین - و یقتل اهل المدینة کلهم ان لم یکونوا مسلمین -

بناتا۔ اور تمام مدینہ کے لوگوں کو قتل کر ڈالتا اگر وہ مسلمان نہیں تھے۔

فکیف تمضمضت مقلته بنومها - وکان یری الملة قد اکفهر وجه یومها -

پس کیونکر اُس کو نیند پڑی۔ اور وہ دیکھتا تھا کہ جو اسلام کا دن تھا اُس کا چہرہ تاریک ہوگیا

و امحلت بلاد الایمان و المؤمنین - لم لم یهاجر و لم یلق نفسه

اور ایمان اور مومنوں کے بلاد پر خشک سالی غالب آگئی۔ کیوں ہجرت نہ کی اور کیوں اپنے نفس کو دُوسروں کے

۳۲ فی ارجاء آخرین ـ وکان اعطی منطق البلاغة ـ وکان یزیّن الکلم و

کناروں میں نہ ڈال دیا۔ اور اسکو بلاغت زبان دی گئی تھی۔ اور کلمات کو خوب زینت دیتا تھا اور رنگین کرتا تھا

یلوّنها کالدباغة ـ فمانزل علیه لم یستعمل فی استمالة الناس صناعته

جیساکہ چمڑہ کی دباغت کیجاتی ہو۔ پس اسپر یہ بلا کیا نازل ہوئی کہ اُسنے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے میں بلاغت اور فصاحت سے کام نہ لیا

وما اریٰ فی الاصباء براعته ـ بل تمائل کل التمائل علی النفاق و

اور دلوں کو اپنی طرف پھیرنے میں اپنے حُسن بیان کو نہ دکھلایا۔ بلکہ نفاق اور تقیہ کی طرف جُھک گیا۔

التقیة ـ وحسبه للعدا کالرقیة ـ اھٰذا فعل اسد اللّٰه کلا

اور نفاق کو دشمنوں کے لئے مثل افسوں کے سمجھا کیا یہ فعل شیر خدا کا ہے۔ ہرگز نہیں

بل ھو افتراءکم یا معشر الکذابین ـ انه کان حازم الفضائل

بلکہ یہ تو اے کاذبوں کے گروہ تمہارا افترا ہے۔ علیؓ تو جامع فضائل تھا۔

مغنمًا ـ وکان بقوی الایمان توامًا ـ فما اختار نفاقا اینما انبعث ـ وما

اور ایمانی قوتوں کے ساتھ توام تھا۔ پس اُس نے کسی جگہ نفاق کو اختیار نہیں کیا۔ اور اپنے

نافق فی کل مافعل ونفث ـ وما کان من المرائین ـ فلما نضنضتم فی شانه

قول اور فعل میں کبھی منافقانہ طریق نہیں برتا اور ریا کاروں میں سے نہ تھا۔ پس جبکہ تم اسکی شان میں ایسی

نضنضة الصل ـ وحملقتم الیه حملقة البازی المطل ـ مع دعاوی الحب

زبان چلاتے ہو جیساکہ سانپ۔ اور ایسا اسکی طرف دیکھتے ہو جیساکہ باز جو شکار پر گرتا ہو۔ اور یہ سب کچھ باوجود اس محبت کے

والمصافاة ـ فکیف تقصرّون فی غیره مع جذبات المعاداة ـ وکذالک استحقرتم

ہے جس کا تمہیں دعویٰ ہے تو پھر کیونکر تم اسکے غیر میں کچھ کوتاہی کر سکتے ہو کیونکہ وہاں تو دشمنی کے جذبات بھی ہیں۔ اور اسی طرح تم نے

خاتم الانبیاء ـ وقلتم دُفن معه الکافران من الاشقیاء ـ یمینا وشمالا

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کی اور کہا کہ اسکے ساتھ دو کافر دائیں بائیں بھائیوں اور بیٹوں کی طرح دفن کئے گئے۔

کالاخوان والابناء ـ فانظروا الیٰ توهینکم یا معشر المجترئین ـ ونحن نستفسر

سو تم اے گروہ بے باکان! اِس توہین کیطرف جو تم کر رہے ہو نظر کرو۔ اور ہم تجھ سے اے نجفی گمراہ

منك ایها النجفی الضال ـ فاجب متحملا ولا یکبر علیك السوال ـ اترضیٰ

ایک بات پوچھتے ہیں۔ سو ٹھہر کر جواب دے اور تیرے پر سوال بھاری نہ ہو۔ کیا تو اسبات پر

بان تدفن امك المتوفاة بين البغيتين الزانيتين المیتين- اويقبر ابوك ص ۲۵

راضی ہوسکتا ہے کہ تیری ماں دو زنا کار عورتوں کے درمیان دفن کردی جائے۔ یا تیرا باپ دو

فی قبر المجذومين الفاسقين- فان كرهت فكيف رضيت بان يُدفن

مجذوم بدکاروں کے درمیان گاڑا جائے۔ پس اگر تو اس سے کراہت کرتا ہے تو تُو کس طرح اس بات پر راضی ہوگیا

سيد الكونين بين جنبي الكافرين الملعونين- ولا يعصمه فضل الله من

کہ سیّد الکونین دو کافروں ملعونوں کے درمیان دفن کردیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل اسکو دو ظالم اور

جوار الجارين الجائرين الخبيثين- والكفر اكبر من الزنا واشنع عند

ناپاک کی ہمسائگی سے نہ بچائے۔ اور کفر زنا سے بہت بڑا اور آنکھوں کے نزدیک

ذوی العينين- ففكر كيف تحقرون خاتم النبيين- وتسوغون له مكروهات

زیادہ زبون ہے۔ پس سوچ کر تم لوگ کیونکر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کر رہے ہو۔ اور وہ مکروہات

لا تسوغون لانفسكم ولا بنات وامهات ولا بنين۔

اسکے لئے جائز رکھتے ہو جو اپنے بیٹوں اور ماؤں اور بیٹیوں کیلئے جائز نہیں رکھتے۔

تبا لكم ولما تعتقدون يا حماة الفسق والمين- بل دفن بجوار

خدا تعالیٰ ہلاک کرے لئے جھوٹ اور دروغ کی حمایت کرنے والو! بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

رسول الله رجلان كانا صالحين- مطهرين مقربين طيبين- وجعلهما

ہمسایہ میں دو ایسے آدمی دفن کئے گئے ہیں جو نیک تھے۔ پاک تھے۔ مقرب تھے۔ طیب تھے۔ اور خدا نے اُن کو

الله رفقاء رسوله فی الحياة وبعد الحين- فالرفاقة هذه الرفاقة وقل نظيره

زندگی میں اور بعد مرگ اپنے رسول کے رفقاء ٹھہرایا۔ پس رفاقت یہی رفاقت ہے جو اخیر تک نبھی اور

فی الثقلين- فطوبى لهما انهما معه عاشا- وفی مدينته وفی ماواه استخلفا-

اسکی نظیر کم پاؤ گے۔ پس انکو مبارک ہو جو انہوں نے اسکے ساتھ زندگی بسر کی اور اسکے شہر میں اور اسکی جگہ میں خلیفے مقرر کئے

وفی حجرة روضته دُفنا- ومن جنة مزاره ادنيا- ومعه يُبعثان فی يوم

گئے۔ اور اسکے کنار روضہ میں دفن کئے گئے۔ اور اُسکے مزار کے بہشت سے نزدیک کئے گئے۔ اور قیامت کو اُسکے ساتھ اُٹھینگے

الدين- وانظر الى علیؓ انه اذا اعطى منصب الخلافة- فما بعّد تربة

اور علیؓ کی طرف نظر کر کہ جب اُس کو منصب خلافت دیا گیا۔ پس اُس نے ان دونوں

هٰذين ازواماًمين من روضة خير البرية۔ فان كان يزعم انهما ليسا مؤمنين
اماموں کی قبر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ سے علیحدہ نہ کیا۔ پس اگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ دونوں مومن پاک
طيبين۔ فكيف تركهما ولم ينزه قبر رسول الله عن هٰذين القبرين۔
دل نہیں ہیں۔ تو کیونکر انکی قبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ شامل رہنے دیا۔
فالذنب كل الذنب على عنق ابن ابى طالب۔ كانه لم يبال عرض رسول الله
پس تمام گناہ علی رضؓ کی گردن پر ہے۔ گویا اُسنے بوجہ نفاق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ
من نفاق غالب۔ وما ارى الصدق كالمخلصين۔ اهٰذا اسد الله وضرغام
وسلم کی آبرو کی کچھ پروا نہ کی اور صدق نہ دکھلایا آیا یہی شیر خدا اور اسد اللہ ہے؟
الدين۔ اهٰذا هو الذى يحسب من اكابر المتقين۔
کیا یہ وہی شخص ہے جو اکابر پرہیزگاروں میں سے سمجھا گیا ہے؟ -
فاعلموا ان تقاة على لا تثبت الا بعد تقاة الصديق۔ ففكروا ولا
پس جان لو کہ علی رضؓ کی پرہیزگاری تب ثابت ہوتی ہے کہ ابوبکر صدیق کی پرہیزگاری ثابت ہو۔ پس سوچو اور
تحتد كالزنديق۔ ولا تلق بايديك الى حضرة الهالكين۔ وانكم تحبون ان
ایک زندیق کیطرح حد سے تجاوز مت کرو اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے گڑھے میں مت پڑو! اور تم دوست رکھتے ہو کہ
تدفنوا فى ارض الكربلاء۔ وتظنون انكم تغفرون بمجاورة الاتقياء۔ فما ظنكم
تم خاکِ کربلا میں دفن کئے جاؤ۔ اور گمان کرتے ہو کہ پرہیزگاروں کی ہمسائیگی سے تم بخشے جاؤ گے۔ پس اُن دو
بالسعيدين الذين دفنا الى جنبى نبيه القدر خاتم النبيين۔ وامام المتقين۔
سعیدوں کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے جو امام المتقین
وسيد الشافعين۔ ويل لكم لا تتفكرون كالخاشعين۔ ولا يسفر عنكم زحام
اور امام الشافعین اور خاتم النبیین ہے۔ تم پر افسوس کہ تم عاجزی اور غربت کے ساتھ فکر نہیں کرتے اور تعصبات کا
التعصبات۔ ولا تعطون حسن التوفيقات۔ ولا تمعنون كالمستبصرين۔
اژدحام تم سے دُور نہیں ہوتا! اور نیک کاموں کی تمہیں توفیق نہیں ملتی۔ اور دانشمندوں کی طرح تم نہیں سوچتے۔
وكيف نشكوكم على سبكم وانكم تلعنون الصحابة كلهم الا قليلا كالمعدومين۔
اور ہم تمہاری گالیوں کا شکوہ کیا کریں کیونکہ تم تمام صحابہ کو گالیاں دیتے ہو مگر قدر قلیل۔

وتلعنون ازواج رسول الله أمّهات المؤمنين۔ وتحسبون كتاب الله ص٢٧

اور نیز تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں امہات المومنین کو لعنت سے یاد کرتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ خدا کی کتاب

كلاً مازيد عليه ونقص وتقولون انه بياض عثمان وانه ليس من ربّ

میں کچھ زیادہ اور کم کیا گیا ہے اور کہتے ہو کہ وہ بیاض عثمان ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے

العالمين۔ فلعنكم الله بفسقكم وصرتم قومًا عمين۔ وحسبتم الاسلام

پس خدا نے بباعث فسق تمہارے کے تم پر لعنت کی اور تم اندھے ہو گئے اور تم نے اسلام کو ایسا

كوادٍ غير ذي زرع خاليًا من رجال الله المقربين۔ فايّ عرض بقي من

سمجھ لیا جیسا کہ ایک بیابان جسکی زمین خشک اور زراعت سے خالی ہے یعنے خدا کے مقربوں سے خالی ہے۔ پس کونسی عزت

ايديكم يا معشر المسرفين۔

تمہارے ہاتھوں سے باقی رہی اے حد سے نکلنے والو!؟

واريتم تصوير عليّ كانه اجبن الناس۔ واطوع للخنّاس۔ اعتلق

اور تم نے علی کی تصویر ایسی ظاہر کی کہ گویا وہ سب سے زیادہ نامرد ہے اور نعوذ باللہ شیطان کا تابع ہے۔ کافروں کے

باهداب الكافرين اعتلاق الحرباء بالاعواد۔ وآثر نار النفاق ليفيض

دامن کو اُسنے ایسا پکڑا اور ایسا اُن سے آویزاں ہوا جیسا کہ آفتاب پرست شاخوں کے ساتھ۔ اور نفاق کی آگ

عليه عباب المراد۔ اخزى نفسه بتنافي قوله وفعله۔ ورضي بشيء لم

اُسنے اختیار کی تا اسپر مراد کا بہت سا پانی ڈالا جائے۔ اپنے قول اور فعل کے تناقض سے اپنے تئیں رسوا کیا اور اس چیز سے

يكن من اهله۔ وحمد الكافرين في المحافل۔ واثنى عليهم في المجامع و

راضی ہو گیا جس کا وہ اہل نہیں تھا۔ اور کافروں کی اُسنے محفل میں تعریف کی اور مجمعوں اور قافلوں میں ان کی ثنا خوانی

القوافل۔ وحضر جنابهم وما ترك الطمع۔ حتى انزوى التأميل وانقمع۔

کی۔ اور انکی جناب میں حاضر ہوا۔ اور طمع کو نہ چھوڑا۔ یہانتک کہ اُمید گم ہو گئی اور اس کا قلع قمع ہو گیا۔

فما اودوا المفاقرة۔ وما فرحوا بمحامد اترعت في فقره۔ بل اغتصبوا حديقة

پس انہوں نے اسکی قسماقسم کی تہیدستی پر رحم نہ کیا اور ان تعریفوں کے ساتھ خوش نہ ہوئے جو اسکی کلام کے فقروں میں بھری ہوئی تھیں بلکہ

فدكه۔ وقاموا لفتكه۔ وما ابرزوا له دينارًا۔ ليطعم بطنًا امّارًا۔ وما كانوا

انہوں نے اُس کا باغ فدک چھین لیا اور اسکے قتل کرنیکے لئے کھڑے ہو گئے اور اسکو ایک مہر نہ دی تا اپنے شکم حکمران کو طعام دیتا

۲۸ راحمین۔ وما نزلت علیه من السماء مائدۃ۔ وما ظهرت من الخلق فائدۃ۔

اور رحم کرنے والے نہیں تھے۔ اور آسمان سے اسپر کوئی مائدہ نہ اُترا۔ اور نہ خلقت سے کچھ فائدہ ہوا۔

ودیس تحت اقدام الجائرین۔ وکان لم یزل یدعو و یفتکر۔ ویصوغ

اور ظالموں کے قدموں کے نیچے کچلا گیا۔ اور ہمیشہ دعا کرتا تھا اور سوچتا تھا اور زرگری کرتا تھا

ویکسر۔ ولم یکن من الفائزین۔ الی ان انقطعت الحیل ورکد النسیم۔

اور توڑتا تھا اور کامیاب نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ تمام حیلے منقطع ہوگئے اور ہوا ٹھہر گئی۔

وحصحص التسلیم۔ فخر تقیة علی بابهم۔ وطلب القوت من جنابهم

اور سر جھکانا پڑا۔ پس انکے دروازے پر تقیہ کے طور پر گر پڑا اور انکی جناب سے قوت طلب کی

وهم کانوا مستکبرین۔ وغلقت علیه ابواب اجابة الدعاء۔ وسدت

اور وہ متکبر تھے۔ اور اسپر دعا کے قبول کرنے کے دروازے بند کئے گئے اور حیلہ اور

طرق الحیل والاهتداء فانظر اهذه علامات عباد الله المؤیدین۔

ہدایت پانے کی راہ مسدود کی گئی پس دیکھ کہ کیا یہ ان لوگوں کی علامتیں ہیں جو خدا سے تائید یافتہ ہوتے ہیں

وامارات الصادقین المقبولین۔ وآثار المخلصین المتوکلین۔ ثم انظر کیف

اور کیا یہ صادقوں اور مقبولوں کی نشانیاں ہیں؟ اور مخلصوں اور متوکلوں کے آثار ہیں۔ پھر دیکھ کہ تم

حقرتم شان المرتضی الذی کان من المحبوبین الموفقین۔

لوگوں نے کس طرح مرتضیٰ علی کی تحقیر کی ہے وہ علی جو محبوبوں اور توفیق یافتوں میں سے تھا۔

واما ما طلبت منی آیة من الآیات۔ فانظر کیف ارٰك الله اجل

مگر تو نے جو مجھ سے کوئی نشان مانگا ہے۔ پس دیکھ کہ خدا نے کیسا تجھے

الکرامات۔ وهو انی کنت دعوت علیٰ رجل مفسد مغوی کالشیطان

بزرگ نشان دکھلایا اور وہ یہ کہ میں نے ایک مفسد کیلئے جو شیطان کی طرح بہکانے والا تھا بددعا کی تھی۔

وتضرعت فی الحضرة لیذیقه جزاء العدوان۔ فاخبرنی ربی انه سیقتل

اور جناب الٰہی میں میں نے تضرع کیا تا اسکو ظلم کا مزہ چکھائے۔ پس میرے رب نے مجھے خبر دی کہ وہ قتل کیا جائیگا

ویبعد من الاخوان۔ وکان اسمه لیکهرام وکان من البراهمة۔ وکان معتدیا

اور اپنے بھائیوں سے دور ڈالدیا جائیگا اور اُس کا نام لیکھرام تھا اور برہمنوں میں سے تھا۔ اور گالی دینے میں

فی السب و الشتم وجاوز الحد فی الخباثة۔ فلما دعوت علیه وتضرعت فی ۲۹۰

حد سے بڑھ گیا تھا پس جبکہ میں نے اسپر بد دعا کی اور جناب باری

حضرة الباری۔ واقبلت کل الاقبال علی جباری۔ سمع دعائی فی الحضرة و

میں تضرع کیا۔ اور پوری توجہ کے ساتھ حضرت احدیت میں متوجہ ہوا۔ پس جناب الٰہی میں میری دعا کی

منّ علیّ ربّی بالرحمة والنصرة۔ وبشرنی ربّی بانه یموت فی ست سنة۔ فی

گئی اور خدا نے رحمت اور مدد کے ساتھ میرے پر احسان کیا اور میرے خدا نے مجھے خوشخبری دی کہ وہ چھ برس کے عرصہ

یوم دنی من یوم العید بلا تفاوة۔ واوما الی لیلة یوم الاحد۔ و الی انه

میں مر جائے گا اور اُس دن مرے گا جو عید کے بعد کا دن ہوگا اور اتوار کی رات کا اشارہ کیا۔ اور یہ کہ بہ حکم

یقتل بحکم الرب الصمد۔ ولا یموت بمرضة۔ ویموت بقتل مهیب مع

خداتعالیٰ وہ قتل کیا جائے گا اور ہیبت ناک قتل کے ساتھ مرے گا اور حسرت کے ساتھ اور کوئی بیماری

حسرة۔ لیکون آیة للطالبین۔ فلما انقضی من المیعاد قریبًا من خمسة

نہیں ہوگی تاکہ طالبوں کے لئے نشان ہو۔ پس جب میعاد قریب پانچ برس کے گذر گئی۔

اعوام۔ و اطمئن الهالك وزعم ان النبأ کان کاوهام۔ نزل امر الله

اور مرنے والا مطمئن ہوگیا کہ پیشگوئی ایک وہم تھا خدا کا امر اسپر نازل ہوا

علیه و اتی بفتح مبین۔ ففرحت فرحة المطلق من الاسار۔ وهذه

اور فتح عظیم ظاہر کی۔ پس میں ایسا خوش ہوا جیسا کہ ایک قیدی چھوٹ کر خوش ہوتا ہے۔ اور

الناجی من حفرة التبار۔ وقبل ان یاتینی احد بفض خبر وفاته

جیسا کہ ایک شخص ہلاکت کے گڑھے سے نجات پاتا ہے اور قبل اسکے جو کوئی شخص اسکی وفات کی خبر میرے پاس لائے۔

بشرنی ربّی بمماته۔ وکنت افکر فی هٰذه البشارات۔ فاذا عبد الله جاءنی

میرے خدا نے اسکی موت کے بارے میں مجھے خوشخبری دی اور میں ان بشارتوں کو سوچ رہا تھا اتنے میں عبداللہ

بالتبشیرات۔ وحصحص الحق وزهق الباطل وقضی الامر من رب

بشارت لے کر آیا۔ اور ظاہر ہوگیا حق اور نابود ہوگیا باطل اور خدا نے فیصلہ کر دیا۔

الکائنات۔ وفرح المؤمنون کما وعد من قبل واسود وجوه اهل المعادات۔ وظهر

اور مومن خوش ہوگئے جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا اور دشمنوں کے منہ کالے ہوگئے اور خدا کا امر

منہ

أمر الله وهم كانوا كارهين- وكان هذا الرجل وقاحا طويل اللسان-

ظاہر ہوُا اور وہ کراہت کرتے رہے۔ اور یہ شخص نہایت بے شرم دراز زبان تھا۔

كثير السب والهذيان- طلب منى آية ملحا فى طلبه- وشرط لى ان

بہت گالیاں دیتا اور بکواس کیا کرتا تھا اُسنے مجھ سے ایک نشان طلب کیا اور طلب کرنے میں بہت اصرار کیا اور یہ

اصرح الميعاد فى علبه- واصرح يوم موته- مع اظهار شهر فوته- وابيّن

شرط لگائی کہ مَیں اسکے نشان میں میعاد کو کھول کر بتلا دوں اور اسکے موت کے دن کی تصریح کروں اور مرنے کا مہینہ بتلا دوں

كيفية وفاته- ووقت مماته- وكتب كلها ثم طالب كالمصرين- فلبيته

اور جس طرز سے مریگا وہ کیفیت بیان کروں اور مرنے کا وقت بتاؤں۔ اور ان سب باتوں کو لکھا اور پھر اصرار کرنیوالوں کی

ممتطيا شملة عناية الرحمان۔ ومنتضيا سيف قهر الديان- وكنت لفرط

طرح مجھ سے مطالبہ کیا۔ پس مَیں نے اُسکے سوال کا قبول کے ساتھ جواب دیا اس حالت میں کہ میں عنایت الٰہی کی تیز رو اونٹنی پر سوار تھا

اللهج بظهور الآية- والطمع فى اعلاء كلمة الملّة- اجاهد فى الحضرة الاحدية-

اور نیز اس حالت میں جبکہ مَیں سزا دہندہ کی قہری تلوار کو کھینچ رہا تھا۔ اور مَیں از بسکہ نشان کے ظاہر ہونے کیلئے حریص تھا اور اعلاء کلمہ اسلام کیلئے

واصرف فى الدعاء ما جلّ وعظم من القوة- ثم تركت الدعاء بعد نزول

طمع رکھتا تھا حضرت جناب باری میں مجاہدہ کرتا تھا اور جسقدر مجھ میں عظمت قوت تھی دُعا میں خرچ کرتا تھا۔ پھر میں نے سکینہ کے نازل ہونیکے بعد

السكينة- وتواتر الوحى الدال على الاجابة- فلما انقضى اربع سنة من الميعاد-

دُعا کو ترک کر دیا۔ اور نیز اسلئے کہ ایسا متواتر الہام جو قبولیت دُعا پر دلالت کرتا ہے پس جب میعاد میں سے چار برس گذر گئے

ودنا منا عيد من الاعياد- القى فى نفسى ان اتوجه مرة ثانية الى الدعاء-

اور ایک عید ہم سے قریب آگئی۔ پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ مَیں پھر دُعا کروں۔

وكذالك اشار بعض الاصدقاء- فصبرت انتظر الوقت والمحل- واتعلل

اور ایسا ہی بعض دوستوں نے اشارہ کیا۔ پس مَیں نے صبر کیا اور مَیں وقت اور محل کا منتظر تھا۔ اور

بعسى ولعل- الى ان ادركتُ ليلة القدر فى اواخر رمضان-

اب کرتا ہوں اب کرتا ہوں کا گھونٹ پی رہا تھا یہانتک کہ آخر رمضان میں مَیں نے لیلۃ القدر کو پایا۔

فعرفت انّ الوقت قد حان- ورئيت ليلة نشرت اردية الاستجابة

پس مَیں نے جان لیا کہ وقت آگیا۔ اور مَیں نے ایک ایسی رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں بچھا دی تھیں۔

ودعت الداعين الى المأدبة۔ ونادت كلمن خاف ناب النوب۔ وبشّرت ۱۲۱م

اور دُعا کرنیوالوں کو دعوت کی طرف بلایا تھا۔ اور ہر ایک کو جو مصیبتوں کے دانتوں سے ڈرتا تھا بلایا۔ اور ہر ایک کو

كل من اسلمه اليأس للكرب۔ فنهضتُ للدعاء نهوض البطل للبراز۔ و

جس کو نومیدی نے غموں کے حوالہ کر رکھا تھا بشارت دی۔ پس مَیں دُعا کے واسطے ایسا اٹھا جیسا کہ ایک دلیر لڑنے کے

اصلتُ لسان التضرع كالعضب الجراز۔ حتى احلني التذلل مقعد

واسطے اُٹھتا ہے۔ اور مَیں نے تضرع کی زبان ایسی کھینچی جیسا کہ شمشیر بران۔ یہانتک کہ فروتنی نے بلندی کی جگہ پر

العلاء وبُشّرتُ بالاجابة من حضرة الكبرياء۔ فجلست كرجل

مجھ کو بٹھایا۔ اور قبولیت دُعا کی مجھ کو خوشخبری دی گئی۔ پس مَیں اُس شخص کی طرح بیٹھا جو

يرجع بردن ملآن۔ وقلب جذلان۔ وسجدتُ لربّ يجيب دعاء

پُر آستین کے ساتھ رجوع کرتا ہے اور دِل خوش ہوتا ہے۔ اور مَیں نے اُس پروردگار کو سجدہ کیا جو بیقراروں کی دُعا

المضطرين۔ وكان في هٰذه الاٰية اِعلاء كلمة الملّة۔ واتمام الحجة على

سُنتا ہے۔ اور اس نشان میں کلمہ اسلام کی بلندی تھی۔ اور کافروں پر حجّت پوری

الكفرة الفجرة۔ ولكنّ الذين ملكوا اثاث عقل صغير۔ واتّسموا بحمق شهير۔

ہوتی ہے۔ مگر وہ لوگ جو تھوڑی سی عقل کے مالک ہیں۔ اور وصف حماقت میں مشہور ہیں

ما آمنوا بهذه البيّنات۔ وتركوا النور واتبعوا سبل الظلمات۔ وجحدوا

وہ ان کھلے کھلے نشانوں پر ایمان نہیں لائے۔ اور نور کو چھوڑ دیا اور ظلمت کی پیروی کی۔ اور ظلم اور جھوٹ

باٰيات الله ظلما وزورا۔ وكانوا قوما بورا۔ ومن المستكبرين۔ ويقولون

سے خدا کے نشانوں سے انکار کیا۔ اور وہ ہلاک شدہ قوم تھی۔ اور تکبّر کرنیوالے تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ

انا نحن المسلمون۔ وليس فيهم سير المسلمين۔ في قلوبهم مرض فيزيد

ہم مسلمان ہیں۔ اور انمیں مسلمانوں کی خصلتیں نہیں ہیں۔ ان کے دلوں میں مرض ہو پس خدا اُن کے

الله مرضهم ويموتون محجوبين۔ اِلّا قليل منهم فانهم من الراجعين۔ و

مرض کو زیادہ کریگا اور حجاب کی حالت میں مرینگے۔ مگر اُن میں سے تھوڑے کہ وُہ رجوع کریں گے۔ اور

يبغون عرض الدنيا وعرضها ولا يتّقون الله ربّ العالمين۔ فسيُضرب

یہ لوگ دُنیا کا مال اور دُنیا کی عزت چاہتے ہیں اور خدا سے جو ربّ العالمین ہے نہیں ڈرتے۔ پس عنقریب ان پر

ملا٤٢ علیہم الذلۃ ویمسون اخا عیلۃ۔ یسئلون الناس ولا یملکون بیت لیلۃ۔

ذلت مار دیجائیگی اور بھوکے ننگے ہوجائیں گے۔ لوگوں سے مانگیں گے اور رات کا قوت اُن کے پاس نہیں ہوگا۔

کذالک یجزی اللہ الفاسقین۔

اسی طرح خدا تعالیٰ فاسقوں کو سزا دیتا ہے۔

واذا قیل لہم امنوا بما انزل اللہ من الآیات۔ قالوا لن نؤمن ولو کان

اور جب انکو کہا جائے کہ جو خدا نے نشان اُتارے اُن پر ایمان لاؤ۔ کہتے ہیں کہ ہم کبھی ایمان نہیں لائینگے اگرچہ

احیاء الاموات۔ وطبع اللہ علی قلوبہم بما کانوا مفترین۔ وکانوا یستفتحون

مُردے زندہ کئے جائیں۔ اور اُنکے دِلوں پر خدا نے مُہر لگادی کیونکہ وہ مفتری تھے۔ اور اس سے پہلے وہ کفّار پر

من قبل۔ فلمّا جاءہم الفتح وصاب النبل۔ اعرضوا عنہ فویل للمعرضین۔ و

فتح چاہتے تھے۔ پس جبکہ فتح آئی اور تیر نشانہ پر لگا۔ اس سے انہوں نے کنارہ کیا پس انپر واویلا ہے اور

جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم فما بالہم اذا ماتوا ظالمین۔ ابقی فی کنانتہم مرماۃ۔

اُنہوں نے انکار کیا اور دل انکے یقین کر گئے پس کیا حال ہے انکا جب ایسی حالت میں مرینگے کیا انکے تیردان میں کوئی تیر باقی

او فی قلوبہم مماراۃ۔ کلّا بل مزّقہم اللہ کل ممزّق فلا یتحرّکون الا کالمذبوحین۔

رہ گیا ہے؟ یا اُنکے دِلوں میں کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ خدا نے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب تو ایک حرکت مذبوحی

الا یرون کیف یفحمون الفینۃ بعد الفینۃ۔ ویخزون کل عام مع رقصہم

ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ وقتاً فوقتاً لاجواب کئے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک سال باوجود متکبّرانہ رقص کے ذلیل کئے

کالقینۃ۔ وتراءت سحبہم جہاماً۔ ونخبہم لئاماً۔ ولمعانہم ظلاماً۔ وجنانہم

جاتے ہیں۔ اور انکے بادل بغیر پانی کے نکلے۔ اور اُنکے برگزیدہ لئیم ثابت ہوئے۔ اور انکی روشنی اندھیرا اور اُنکے دل

عباماً۔ فایّ آیۃ بعدہ یؤمنون۔ اما احلّنی ربّی محل من یبلغ قصوی

بے ادب اور بے عقل ثابت ہوگئے۔ پس کس نشان پر اسکے بعد ایمان لائینگے۔ کیا میرے خدا نے مجھے اس محل پر نہیں اُتارا جو مُرادیابی

الطلب۔ ونقلنی من وقد الکرب۔ الیٰ روح الطرب۔ وایّدنی واعاننی۔

کا محل ہے۔ اور مجھے بیقراریوں کی آگ سے خوشی کی آسایش تک پہنچایا۔ اور میری تائید کی اور میری مدد کی۔

واہان کل من اہاننی۔ وارانی العید۔ ووفی المواعید۔ واری الفتح کل من فتح

اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اُسکو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی۔ اور وعدوں کو پورا کیا اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کے لئے

الکَیْن۔ وطوی قصة کیف و این۔ واتم الحجّة علی المنکرین۔ فالحمد للہ الذی ص۲۳

فتح کو دکھلایا۔ اور کیونکر اور کہاں کے قصہ کو لپیٹ دیا۔ اور منکروں پر حجت پوری کر دی۔ پس اُس خدا کی تعریف ہے کہ

کفانی من غیر تدبیری۔ وجعل لی فرقانا وفرّق بین قبیلی ودبیری۔ وکنتم

بغیر میری تدبیر کے میرے لئے کافی ہوگیا۔ اور مجھ میں اور میرے مخالفوں اور دوستوں اور دشمنوں میں ایک امر فارق پیدا

لا تصغون الی العظات۔ ولا تحفظونھا بل تؤذون بالکلم المحفظات۔ فدق

کر دیا۔ اور تم لوگ نصیحت کیطرف کان نہیں دھرتے تھے۔ اور نصائح کو یاد نہیں رکھتے تھے بلکہ غصہ دینے والے لفظوں کے ساتھ

اللہ رأسکم بالآیات۔ وجاءکم سلطانه بالرایات۔ واذ بکم بالزجر و

یاد کرتے تھے۔ پس خداتعالیٰ نے نشانوں کے ساتھ تمہارے سر کو فتہ کیا۔ اور اُسکی حجت جھنڈوں کے ساتھ تمہارے پاس

الغضب۔ لتأخذوا نفوسکم بھذا الادب۔ فلا تستنّوا استنان الجیاد

آئی اور خدا نے زجر اور غضب کے ساتھ تمہیں ادب دیا ہے تا تم اس ادب پر قائم ہو جاؤ۔ پس تم تیز گھوڑوں کی طرح سرکشی مت کرو

وفکرُوا فی فعل ربّ العباد۔ لعلکم تعصمون کالراشدین۔ ما لکم تتکایدکم

اور خداتعالیٰ کے فعل میں غور کرو تا تم رشیدوں کی طرح بچ جاؤ۔ تمہیں کیا ہوا کہ حق اور

کلمات الحق والصواب۔ وتمیلون من الیقین الی الارتیاب۔ ولا تترکون

صواب کے کلمے تم پر گراں گذرتے ہیں۔ اور یقین سے شک کی طرف جاتے ہو۔ اور مجرموں کی

سبیل المجرمین۔

راہ نہیں چھوڑتے۔

وانظروا الی آیات رئیتموھا۔ وخوارق شاھدتموھا۔ اھذہ

اور ان نشانوں کی طرف نظر کرو جنکو تم دیکھ چکے ہو۔ اور ان خوارق کی طرف جنکو تم مشاہدہ کر چکے ہو۔ کیا یہ

من المکائد الانسانیة۔ او من الطاقة الربّانیة۔ وانّی عزمتُ علیکم

انسانی فریبوں سے ہے۔ یا خدا کی طاقت سے۔ اور مَیں تمہیں قسم دیتا ہوں پس

فاشھدوا ان کنتم مقسطین۔ وانه من کان اعطیٰ حظا من التقویٰ۔ ولو

گواہی دو اگر منصف ہو۔ اور وہ شخص جو تقویٰ میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ اگرچہ

کصاصة النوی۔ فلا یکتم شھادة ابدا۔ واما الذی اتبع الھویٰ۔ وما

گٹھلی کے چھلکے کے موافق دیا گیا ہو۔ پس وہ کبھی گواہی کو پوشیدہ نہیں کریگا۔ مگر وہ شخص جو ہوا و ہوس کا پیرو ہوا اور خدا سے

ص ۴۴ خشی اللہ الاعلیٰ۔ وما تواضع وما استحیٰ۔ فلیظہر ما نحا وتمنّی۔ ولینکر

نہ ڈرا اور نہ تواضع کی نہ حیا کیا۔ پس چاہیئے کہ جو قصد کیا وہ ظاہر کرے۔ اور چاہیئے کہ

اللہ وما اولیٰ من جدوی۔ ومن نصرتہ والعدوی۔ فسوف ینظر ھل

خدا سے اور اُسکی بخشش سو منکر ہو جائے اور اُسکی نصرت اور عدوی سے یعنی مدد سے انکار کرے۔ پس عنقریب دیکھے گا کہ کیا

ینفعہ کیدہ او یکون من الھالکین۔

اس کا مکر اسکو نفع دیتا ہے یا مرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔

ایّھا الناس لا تحقّروا اللہ والاٰیات۔ واستغفروا اللہ واعنوا

اے لوگو! خدا کی اور خدا کے نشانوں کی تحقیر مت کرو۔ اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو اور اسکے سامنے

لہ من الفرطات۔ اجھلتم ماٰل قوم کذبوا من قبل ھٰذا الزمان۔ اولکم

اپنے گناہوں کے خوف سے فروتنی کرو۔ کیا تمہیں اس قوم کا انجام بھول گیا جنہوں نے تم سے پہلے تکذیب کی۔ یا خدا نے سزا دہندہ

براءۃ فی زبر اللہ الدیّان۔ فعوذوا باللہ من ذات صدورکم ان کنتم خاشعین

کی کتابوں میں تمہیں بری رکھا گیا ہے۔ پس اپنے بد خطرات سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاؤ اگر ڈرنے والے ہو۔

قوموا فرادیٰ فرادیٰ۔ واجتنبوا من عادا۔ ثم فکروا اما اوتیتم مثل ما اوتی

ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور عداوت کرنیوالوں سے پرہیز کرو۔ پھر فکر کرو کہ کیا تمہیں وہ ثبوت نہیں دیئے گئے

قبلکم من الکفار۔ اما جاءتکم اٰیات اللہ القھار۔ اما حُقّرتم بتحقیر

جو تم سے پہلے کافروں کو دیئے گئے۔ اور کیا تمہارے پاس نشان نہیں آئے۔ کیا تم خدا کی تحقیر کرنے سے حقیر اور

حضرۃ الکبریاء۔ اما قُضیت دیونکم کالغُرماء۔ فوحق المنعم الذی اَحلّنی

ذلیل نہیں ہو چکے۔ کیا تمہارے یہ تمام قرض قرضداروں کی طرح ادا نہیں کئے گئے۔ پس اُس منعم حقیقی کی قسم ہے جس نے

ھٰذا المحلّ۔ واریٰ لتصدیقی العقد والحلّ۔ ووھب لی الولد واھلک لی

مجھے اس محل میں داخل وارد کیا۔ اور میری تصدیق کیلئے باندھا اور کھولا اور مجھے اولاد دی۔ اور میرے لئے دشمنوں کو

العدا اللئام۔ واریٰ فی اٰیاتہ الایجاد والاعدام۔ واریٰ فی ندوۃ المذاھب

ہلاک کیا۔ اور اپنے نشانوں میں ایجاد اور اعدام کو دکھایا۔ اور مذہب کے جلسہ میں پیدا کرنے کا

اعجاز الانشاء۔ ثم اریٰ فی العجل المقتول اعجاز الافناء۔ واظھر اٰیۃ القول

نشان دکھلایا۔ اور گوسالہ مقتول میں مارنے کا نشان دکھلایا۔ اور قولی نشان اور فعلی

وآيةٌ الفحل للناظرين۔ وارى الكسوف والخسوف فى رمضان۔ وافحمكم ص۲۵

نشان دیکھنے والوں کیلئے دکھلایا۔ اور خدا تعالیٰ نے کسوف اور خسوف تم کو رمضان میں دکھلایا۔ اور میری بلاغت

ببلاغتى وعلمنى القراٰن۔ فسكتم بل مُتّم مع غلوّكم فى العناد۔ واخزيتم

کے ساتھ تم کو ملزم کیا اور مجھکو قرآن سکھلایا۔ پس تم چپ ہوگئے بلکہ باوجود عناد کے مر گئے۔ اور تم رسوا کئے گئے۔

ورميت عظمتكم بالكساد۔ فاصبحتم كالمغبونين۔ انّ هٰذا الحق فلا تكونوا من الممترين۔

اور تمہاری بزرگی کی سرد بازاری ہوئی۔ پس زیاں کاروں کیطرح تمنے صبح کی۔ یہ سچ ہی پس تم شک کرنیوالوں میں سے مت ہو۔

ايّها الناس انى جئتكم من الرب القدير۔ فهل فيكم من يخشى قهر

اے لوگو! میں رب قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس

هٰذا الغيور الكبير۔ اوتمرّون بنا غافلين۔ وانكم تناهيتم فى المكائد۔

غیور کبیر سے خوف کرے۔ یا غفلت کے ساتھ ہم سے گذر جاؤگے۔ اور تم نے اپنے مکروں کو انتہا تک پہنچادیا۔

وتماديتم فى الحيل كالصائد۔ فهل رئيتم الا الخذلان والحرمان۔ وهل

اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازی میں بڑی دیر لگائی۔ پس کیا تم نے بجز خذلان اور محرومی کے کچھ اور بھی دیکھا! اور کیا تم نے

وجدتم ما اردتم غير ان تضيعوا الايمان۔ فاتقوا الله يا ذرارى المسلمين۔ اما تنظرون

وہ امر پایا جس کو ڈھونڈا بغیر اسکے کہ ایمان کو ضائع کرو۔ پس اے مسلمانوں کی اولاد خدا سے ڈرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے

كيف اتم الله لى قوله۔ واجزل لى طوله۔ فما لكم لا تلفتون وجوهكم الى

کہ خدا نے کیسے میری بات کو پورا کیا اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی۔ پس تمہیں کیا ہوگیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف

آيات الخبير العلام۔ وتنصلون لى اسهم الملام۔ امارئيتم بطل زعمكم۔

منہ نہیں کرتے۔ اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو۔ کیا تم نے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا۔

وخطأ وهمكم۔ فلا تقوموا بعده للذّم۔ ولا تنحتوا افرية بعد الجم۔ وكفوا

اور اپنے وہم کی خطا تم پر ظاہر نہیں ہوئی۔ پس اسکے بعد مذمت کیلئے کھڑے مت ہو اور بعد آزمائش کے جھوٹ کو مت تراشو

السنكم ان كنتم متقين۔ توبوا الى الله كرجل سقط فى يده۔ وخشى ماله

اور زبانوں کو بند کرو۔ اگر تم متقی ہو۔ اُس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے۔ اور اپنے انجام اور

وسوء مقعده۔ وانّ الله يحب التوّابين۔

بدعاقبت سے ڈرتا ہی۔ اور خدا توبہ کرنیوالوں سے پیار کرتا ہو۔

وَاِنّیْ عُلِّمتُ مذ بورکتْ قدمی۔ واُیّدَ لسانی وقلمی۔ اِنّ الّذین اتّخذوا ۲۶

اور مجھے اس روز سے جو میرا قدم مبارک کیا گیا۔ اور میری قلم اور زبان کو مدد دی گئی۔ اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ

العناد شرعۃ۔ وکلم الخبیث نُجعۃ۔ انّھم سیخذلون۔ ویغلبون

جن لوگوں نے عناد کو اپنا طریقہ پکڑا ہے اور ناپاک کلموں کو غذا ٹھہرایا ہے عنقریب وہ ناکام رہیں گے اور مغلوب کئے

ویُخسأُون۔ ولا یلقون بغیتھم ولا یُنصرون۔ وتحرقھم جذوتھم فھم من

جائینگے اور رد کئے جائینگے اور اپنی مراد کو نہیں پائینگے اور مدد نہیں دیئے جائینگے اور انکا شعلہ انہیں کو جلائیگا۔ اور

جذوتھم یُعدمون۔ واما الّذین سعدوا منھم فسیُھدون بعد ضلالھم

معدوم کئے جائیں گے۔ مگر وہ جو سعید ہیں وہ گمراہی کے بعد ہدایت یاب کئے جائینگے۔

ویتدارکھم رُحم ربّھم قبل نکالھم۔ فیستیقظون مُسترجعین۔ ویترکون

اور وبال سے پہلے خدا کا رحم انکو سنبھال لیگا۔ پس اِنّا لِلّٰہ کہکر جاگ اُٹھیں گے۔ اور کینے اور

حقداً ولدداً۔ ویخرّون علی الاذقان سجّداً۔ ربّنا اغفرلنا انّا کنّا خاطئین۔

جھگڑے چھوڑ دینگے۔ اور سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گریں گے۔ کہ خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔

فیغفر اللّٰہ لھم وھو ارحم الراحمین۔ فیومئذٍ ینعکس الامر کلّہ ویتجلّی اللّٰہ

پس خدا انکو بخش دیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ پس اُس وقت تمام باتیں اُلٹ جائیں گی اور خدا نظر کرنیوالوں

للنّاظرین۔ وتری الناس یأتوننا افواجا۔ وتری الرحمۃ امواجا۔ وتمّت کلمۃ

کے لئے ظاہر ہو جائیگا اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ فوج در فوج ہمارے پاس آتے ہیں اور تو رحمت کو دیکھے گا کہ موجزن

ربّنا صدقا وعدلا وتری کیف ینیر سراجا۔ فحینئذٍ تشرق ایام اللّٰہ و

ہو رہی ہے اور صدق اور عدل سے ہمارے رب کا کلمہ پورا ہو جائیگا اور تو اُسے دیکھے گا کہ کس طرح چراغ کو روشن کرتا ہے۔ پس

تفنی فتن المفسدین۔ ویقضی الامر باتمام الحجّۃ والافحام۔ وتھلک الملل

اسوقت خدا کے دن چمکینگے اور مفسدوں کے فتنے فنا کئے جائینگے اور اتمام حجت سے امر پورا کیا جائیگا اور بجز اسلام

کلّھا غیر الاسلام۔ وتری القترۃ رھقت وجوہ الکافرین۔ فما لکم الی

ہر یک ملّت ہلاک ہو جائیگی۔ اور تو جھوٹوں کے مُنہ پر غُبار پائےگا۔ پس تمہیں کیا ہو گیا اور

ما تکذّبون۔ اتجعلون رزقکم انکم تکفرون۔ اغرتکم کثرۃ علماءکم۔

کب تک تم تکذیب کروگے۔ کیا اس الٰہی سلسلہ سے تمہارا یہی حصہ ہے کہ تم تکفیر کرو۔ کیا تمہارے علماء کی کثرت اور تمہاری

وتظاهر آراءكم۔ وقد رئيتم مبلغ علمكم وعلم فضلاءكم۔ وشاهدتم ص ۴۷

راؤں کے اتفاق نے تمہیں مغرور کیا ہے اور تم نے اپنے علم اور اپنے فاضلوں کے علم کا اندازہ بھی دیکھ لیا اور تم نے اپنے

نقص فهمكم ودهاءكم۔ وانستم كيف وليتم مدبرين۔

نقص عقل اور فہم کا مشاہدہ بھی کر لیا۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ کس طرح تم نے شکست کھائی۔

وايها النجفي لم توذيني وقد رئيت آياتي۔ وشاهدت حججي وبيناتي۔

اور اے نجفی تو مجھے کیوں دکھ دیتا ہے اور تو میرے نشانوں کو دیکھ چکا ہے اور میری براہین کو سُن چکا ہے۔

ثم ابيت وهذيت۔ فقاتلك الله كيف هذيت وقد رئيت آثار

پھر تو نے نافرمانی کی اور بکواس کی۔ پس خدا تجھے ہلاک کرے یہ کیسی بکواس تو نے کی حالانکہ صادقوں کے نشان تُو نے

الصادقين۔ ايها الثعلب أانك تخوفني وتغري على هذه الدولة۔ و

دیکھ لئے۔ اے لومڑی کیا تُو مجھے ڈراتا ہے اور اس گورنمنٹ کو مجھ پر برانگیختہ کرتا ہے۔ اور

ما رأت منا الدولة الا الاخلاص والنصرة۔ والله يحفظ عباده من مكائد

اس گورنمنٹ نے ہم سے بجز اخلاص اور نصرت کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور خدا تعالیٰ خبیثوں کے فریبوں سے اپنے

الخبيثين۔ ثم انك اخترت في كل امر طريق الدجل والضيم۔ ورعدت

بندوں کو بچا رکھتا ہے۔ پھر تو نے ہر یک امر میں دجل اور ظلم کا طریق اختیار کیا ہے۔ اور اس بادل کی طرح

كالجهام لا كالغيم۔ ونطقت كالمعارف العرفاء مع البعد والرئيم۔ فما هذا

تو نے گرج دکھلائی جس میں پانی نہ ہو۔ اور تُو نے رُوشناسوں کی طرح کلام کی حالانکہ تو دُور اور مہجور رہے۔ پس یہ

أصحبت ابليس ذات العويم۔ او هذا من سير المتشيعين۔ وخاطبتني

کیا طریق ہو گیا تو چند روز ابلیس کی شاگردی میں رہا ہو۔ یا یہ شیعوں کی عادت ہی ہوتی ہے۔ اور تُو نے اپنے خطوں

في رسالاتك۔ وقلت اني جبت البلاد لمباراتك۔ وما هذا الا زور مبين۔

میں مجھ کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ "ہم نے تیرے مباحثہ کیلئے دُور دراز سفر طے کیا ہے" یہ سراسر جھوٹ ہے۔

بل الحق انك سافرت لهوىً من الاهواء۔ وسمعت الريف۔ فطمعت

بلکہ حق بات یہ ہے کہ بعض نفسانی خواہشوں کیلئے تُو نے سفر کیا ہے۔ اور اس ملک کی تُو نے حالت اچھی سُنی۔ پس

الرغيف كالفقراء۔ ووردت هذه الديار من برهة طويلة۔ لا من مدة

روٹیوں کی طمع تجھے دامنگیر ہوئی۔ اور تو ایک مُدّت دراز سے اس ملک میں ہے۔ نہ کہ تھوڑے سے

۴۸ قليلة۔ فانظر الى كذبك يا رئيس المفترين۔ واظن ان بلادك امحلت

عرصہ سے۔ پس اے رئیس المفترین اپنے جھوٹ کی طرف دیکھ اور مَیں گمان کرتا ہوں کہ تیرے ملک میں قحط

او المتربة عليك اشتدت۔ ففررت الى بلاد المخصبين۔

پڑگیا یا تجھ پر فقر و فاقہ غالب آگیا۔ پس تو اس سبب سے ان لوگوں کے ملک کی طرف دوڑا جو رزق

لتدور حول البيوت۔ وتكسب القوت كبني غبراء مشقشقين۔

کی کشادگی رکھتے ہیں۔ تاکہ گداؤں کی طرح چلا کر بھیک مانگ کر گذارہ کرے۔

فما اجاءك الا فقرك الى مغنانا الخصيب۔ فالقيت بها جرانك وآثرت

پس ہمارے سرسبز ملک کی طرف تیرا فقر و فاقہ تجھ کو کھینچ لایا۔ پس تو نے یہاں اپنی گردن کو ڈال دیا اور

المحبوب على الحبيب۔ ثم سترت الامر يا مضطرم الاحشاء۔ ومضطرًا

وطن کے دوستوں پر اناج کو اختیار کرلیا۔ پھر تو نے اے بھوک کے جلائے ہوئے اور طعام شب کے محتاج حقیقت کو

الى العشاء۔ وتجافيت عن طرق الصادقين۔ هذا غرضك ومنيتك

پوشیدہ کردیا۔ اور سچوں کی راہ سے برگشتہ ہوگیا۔ یہ تیری غرض اور آرزو اس سفر سے

من هذا السفر۔ ولكنك سترجع خائبا ولا ترى فائزًا وجه الحضر

ہے۔ مگر تو خائب و خاسر رجوع کریگا اور کامیابی میں اپنا وطن نہیں دیکھے گا۔

فاسترجع على ضلة المسعى۔ وامحال المرعى۔ وسوء الرجعى۔ واخساء

پس اپنی سعی ضائع ہونے پر اِنّا لِلّٰہ کہہ اور نیز چراگاہ کے قحط پر اور بد بازگشت پر افسوس کر اور دُور ہو

فانك من المفسدين۔ واني التقطت لفظك كلما نفثت۔ ورددت عليك

کیونکہ تُو مفسد ہے۔ اور مَیں نے جو کچھ تو بولا تھا تیرے ہی لفظ لئے ہیں۔ اور جو کچھ تو نے بدگوئی کی

جميع ما رفثت۔ فكلما سقط عليك فهو منك يا اخا الغول۔ وليس منا

مَیں نے تجھے واپس دیدی۔ پس جو کچھ تیرے پر گرا وہ تیری ہی طرف سے ہے اے برادر غول۔ اور ہماری طرف سے

الا جواب الغوي الجهول۔ وما كنا سابقين۔ ولو كنت تخاف عرضك

تو صرف جواب ہے۔ اور ہم نے سبقت نہیں کی۔ اور اگر تجھے اپنی عزت اور آبرو کا اندیشہ

وعزتك۔ لهذبت قولك ولفظتك۔ ولكن كنت من السفهاء السافلين

ہوتا۔ تو تو مہذبانہ کلام کرتا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔

وَاَمّا نحن فلا یصیبنا ضر بکلماتکم۔ ویرجع الیکم سہم جہلاتکم۔ ص۴۹

مگر ہم پس ہمیں تمہاری باتوں سو کچھ تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ اور تمہارسے تیر تمہاری طرف ہی لوٹ جاتے ہیں۔

وَمَا تفترون کالفاسقین۔ وکذالک اذا اشتہرافیکۃ الافّاکین علیٰ

اور جو کچھ تم افترا کرتے ہو وہ تم پہ ہی آتا ہے اور اسی طرح جب جھوٹ باندھنے والوں نے ناحق لوگوں کو خونی

غیر سفّاکین۔ فامددتم الہنود کالمحتالین۔ وقلتم اِنّ ھٰذا الرجل

بنایا جو خونی نہیں تھے۔ پس تم نے حیلہ گروں کی طرح ناحق ہندوؤں کو مدد دی۔ اور تم نے کہا کہ جیسا کہ لیکھرام ایسا ہی

کرجلکم فخذوہ ان کان من المختالین۔ وماقام منکم احد لنستوفی

یہ شخص ہے پس اگر یہ قاتل ہے تو اسکو پکڑ لو۔ اور کوئی تم میں سے کھڑا نہ ہوا تا ہم اس سے

منہ الیمین۔ وما کان امر احد منکم من غیر ان یمین۔ لا تبطروا ولا

قسم لیتے۔ اور تمہارا اور کوئی کام نہ تھا بغیر اسکے جو جھوٹ بولو مت اتراؤ اور نہ اپنی

تفرحوا بکثرۃ جمعکم۔ فان اللہ قادر علیٰ قمعکم۔ فاجتنبوا البطر مرتاعین۔

کثرت کے ساتھ خوش ہو۔ کیونکہ خدا تمہاری بیخ کنی پر قادر ہے پس ڈرتے ہوئے اترانے سے پرہیز کرو

ولا تقولوا ان الزحام جمعوا علیک لاعنین۔ وقد کُذّب الرُسل من قبل

اور یہ مت کہو کہ لوگ تجھ پر بالاتفاق لعنت کرتے ہیں۔ اور پہلے اس سے رسولوں کی تکذیب کی گئی

واوذوا ولعنوا حتیٰ اذا جاء امر اللہ فسُوّد وجوہ المکذبین۔

اور دکھ دیئے گئے اور لعنت کئے گئے۔ یہانتک کہ جب خدا کا امر آیا تو مکذبوں کا منہ کالا کیا گیا۔

وقد جرت عادۃ اللہ فی اولیاءہ۔ ونخب اصفیاءہ۔ انہم یوذون

اور خداتعالیٰ کی عادت اسکے اولیاء اور برگزیدوں میں اس طرح پر جاری ہوئی ہے کہ وہ اپنے ابتدا

فی مبدء الامر۔ ویُسلط علیہم اوباش من الزُمَر۔ فیسبّونہم و

امر میں دکھ دیئے جاتے ہیں اور اوباش آدمی ان پر مسلّط کئے جاتے ہیں۔ پس وہ اوباش انکو گالیاں دیتے

یشتمونہم ویکفّرونہم مستہزئین۔ ولا یبالون الافتراء۔ ویقولون

ہیں اور بدزبانی کرتے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہوئے کافر ٹھہراتے ہیں۔ اور افتراؤں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور طرح طرح کی باتیں انکے

فیہم اشیاء۔ ویغری بعضہم بعضًا بانواع المکر والتدابیر۔ ولا یغادرون

حق میں کہتے ہیں۔ اور انکے بعض بعض کو طرح طرح کے مکروں اور تدبیروں سے اکساتے ہیں اور جھوٹ اور فریب سے

منه شيئًا من المكائد والدقارير۔ ويفترون مجترئين۔ ويريدون ان يطفؤا

کوئی چیز بھی اُٹھا نہیں رکھتے۔ اور جرأت کے ساتھ افترا کرتے ہیں۔ اور ارادہ رکھتے ہیں کہ اُنکے نوروں کو

انوارهم۔ ويخرّبوا دارهم۔ ويحرقوا اشجارهم۔ ويضيعوا اثمارهم۔ وكذالك

بجھادیں۔ اور اُنکے گھر کو خراب کردیں۔ اور اُنکے درختوں کو جلادیں۔ اور انکے پھلوں کو ضائع کردیں۔ اور اسی طرح

يفعلون متظاهرين۔ ويزعمون ان يدوسوهم تحت اقدامهم۔ ويمزّقوهم

ایک دوسرے کی پشت پناہ ہو کر کرتے رہتے ہیں۔ اور ارادہ کرتے ہیں کہ انکو اپنے پیروں کے نیچے کچل دیں۔ اور تلوار کے ساتھ

بحسامهم۔ ويجعلوهم احقر المحقرين۔ فاذا تمّ امر التوهين والتحقير

انکو ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔ اور سب ذلیلوں سے زیادہ ذلیل کردیں۔ پس جسوقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہنچ گیا۔

والايذاء۔ وظهر ما اراد الله من الابتلاء۔ فيتموّج حينئذ غيرة الله لاحبّائه

اور جو ابتلا خدا کے ارادہ میں تھا وہ ہوچکا۔ پس اُسوقت خدا تعالیٰ کی غیرت اُسکے دوستوں

من السّماء۔ ويطلع الله عليهم ويجدهم من المظلومين۔ ويرىٰ انهم ظُلموا

کیلئے جوش مارتی ہے۔ اور خدا انکی طرف دیکھتا ہے اور انکو مظلوم پاتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے۔

وسُبّوا وشُتموا وكُفّروا من غير حقٍّ واُوذوا من ايدى الظالمين۔ فيقوم

اور گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالموں کے ہاتھ سے دُکھ دیئے گئے۔ پس وہ کھڑا ہوتا ہے

ليُتمّ لهم سُنّته۔ ويريهم رحمته۔ ويؤيّد عباده الصالحين۔ فيُلقى فى قلوبهم

تاکہ اُن کیلئے اپنی سُنّت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلاوے۔ اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے۔ پس اُنکے دلوں میں ڈالتا ہے

ليقبلوا على الله كلّ الاقبال۔ ويتضرعوا فى حضرته فى الغدوّ والآصال۔ و

تاکہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور صبح شام اُس کی جناب میں تضرّع کریں۔ اور

كذالك جرت سنّته فى المقربين المظلومين۔ فتكون لهم الدولة والنصرة

اسی طرح اس کی سُنّت اُس کے مقربین کی نسبت جاری ہے۔ پس آخر کار دولت اور مدد اُنکے

فى آخر الامر۔ ويجعل الله اعداءهم طعمة الاسد والنمر۔ وكذالك

لئے ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اُنکے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کردیتا ہے۔ اور اسی طرح

جرت سُنّته للمخلصين۔ انهم لا يُضاعون۔ ويُبارَكون۔ ولا يُحقّرون۔ ويُكرمون۔

مخلصوں میں سُنّت اللہ جاری ہے۔ وہ ضائع نہیں کئے جاتے۔ اور برکت دیئے جاتے ہیں اور حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں۔

ويُحمدون۔ ولا يُسبّون۔ ويسعى الرجال اليهم ولا يتركون۔ يُدخلون فى النّار۔ ملك

اور تعریف کئے جاتے ہیں اور بدگوئی نہیں کئے جاتے۔ اور لوگ انکی طرف دوڑتے ہیں اور چھوڑے نہیں جاتے۔ آگ میں داخل کئے جاتے ہیں۔

ولٰكن لا للتبار۔ ويولجون فى اللجّة۔ ولٰكن لا للضيعة۔ بل الله يظهر انوارهم

مگر نہ ہلاک کرنیکے لئے اور دریا میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ ہلاک کرنے کے لئے بلکہ ابتلا کے وقت خدا تعالیٰ اُنکے نوروں

عند الابتلاء۔ ثم يهلك اعداءهم بانواع الاخزاء۔ فيتبّر فى ساعة۔ ما

کو ظاہر فرماتا ہے۔ پھر اُنکے دشمنوں کو قسما قسم کی رُسوائی سے ہلاک کرتا ہے۔ پس ایک ساعت میں اس تمام عمارت کو تباہ کر دیتا ہے

علوا فى مُدّة۔ ويبرّءهم ممّا قالوا۔ وينزههم عمّا افتعلوا۔ ويفعل لهم افعالًا

جو ایک مدت میں بنائی گئی تھی پس دشمنوں کے قولوں سے انکو بری کرتا ہے اور انکے بہتانوں سے انکو منزّہ کرتا ہے اور انکے لئے وہ کام کرتا ہے کہ

يتحيّر الخلق برؤيتها۔ وينزل امورًا يتزعزع القلوب بهيبتها۔ ويرى كل امر

انکے دیکھنے سے خلقت حیران رہ جاتی ہے اور وہ اُمور نازل کرتا ہے جنکی ہیبت سے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور ہر ایک امر ہیبت ناک

كالصول المهيب۔ ويقلب امر العدا كل التقليب۔ ويُرى الظّٰلمين انهم كانوا كاذبين۔

حملہ کے ساتھ ظاہر فرماتا ہے اور دشمنوں کے کاروبار کو بالکل اُلٹا دیتا ہے۔ اور ظالموں کو دکھلاتا ہے کہ وہ جھوٹے تھے۔

ويؤيدهم بتائيدات متواترة۔ وامدادات متوالية متكاثرة۔ ويجرّد سيفه على المجترئين۔

اور متواتر تائیدوں کے ساتھ اور پے در پے امدادوں کے ساتھ مدد کرتا ہے اور بیباکوں پر اپنی تلوار کھینچتا ہے۔

فاعلموا انّه هو ارسلنى عند فساد الديار۔ وانّه هو ربّ هٰذه الدار۔

پس جانو کہ اُس نے فسادِ زمانہ کے وقت مجھے بھیجا ہے۔ اور وہی اس گھر کا مالک ہے۔

وانّه سينصرنى ويبرءنى من تُهم الاشرار۔ فاحفظ قصّتى التى هى احسن

اور وہ عنقریب میری مدد کریگا اور شریروں کی تہمتوں سے مجھے بَری کرے گا۔ پس میرے اس قصّہ کو یاد رکھ کہ جو سب

القصص۔ وذق ما نذيقك ولو متجرّعًا بالغصص۔ أزعمت انّى اكيد

قصّوں سے بہتر ہے۔ اور چکھ جو کچھ ہم تجھے چکھاتے ہیں اگرچہ غصّہ کے گھونٹ کے ساتھ۔ کیا تُونے یہ گمان کیا ہے کہ میں

للدنيا الدنيّة۔ واصيد صيدًا للاهواء النفسانية۔ ايّها الجهول هٰذا

دُنیا کیلئے فریب کر رہا ہوں یا میں نفسانی خواہشوں کیلئے شکار کھیل رہا ہوں۔ اے جاہل تُونے یہ

قياس قِست على نفسك الامّارة۔ فانّك من قوم لا يعلمون حقيقة

قیاس اپنے نفس پر کیا ہے۔ کیونکہ تو اس قوم میں سے ہے جو پاکیزگی کی حقیقت

صے۲ا الطھارۃ۔ ویلعنون قومًا مطھّرین۔ ایھا الغوی انا لا نبغی المشیخۃ والعلاء
کو نہیں جانتے اور پاکوں پر لعنت بھیجتے اے گمراہ ہم بزرگی اور برتری کو نہیں چاہتے۔
ولا الامارۃ والاستعلاء۔ ولا نمیل الی الترفہ والاحتشام۔ ولا نطلب ماطاب
اور نہ ہم امیری اور بلندی کے خواہاں ہیں اور نہ ہم آسائش اور حشمت کیطرف جھکتے ہیں۔ اور نہ ہم اچھے کھانے
وراق من الطعام۔ ونجد فی نفسنا اذواق حبّ الرحمان۔ وسکرًا فاق
مانگتے ہیں۔ اور ہم اپنے دل میں محبّت رحمان کا ذوق پاتے ہیں۔ اور وہ نشہ جو شراب
صہباء الدنان۔ فلا نرید ارائک منقوشۃ۔ ولا طنافس مفروشۃ۔ ان
سے بڑھ کر ہے۔ سو ہم تخت منقش نہیں چاہتے اور نہ فرش جو بچھاتے ہیں طلب کرتے ہیں
نرید الا وجہ المحبوب۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ما اوصلنا الی المطلوب۔
ہم صرف رُوئے محبوب چاہتے ہیں۔ پس خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مطلوب تک پہنچایا۔
واَرانا ما تغیّب من اعین العالمین۔
اور ہم کو وہ دکھایا جو دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ تھا۔
والعجب کلّ العجب ان عبد الحق الغزنوی یسبنی منذ خمس
اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔
سنین۔ ولا یباحثنی کالصّالحین المتقین۔ ولا یتق اللّٰہ بعد رؤیۃ الاٰیات
اور صلحاء کی طرح مباحثہ نہیں کرتا۔ اور نشانوں کے دیکھنے کے بعد خدا سے نہیں
ولا ینتھی عن الافتراءات۔ وسلک مسلک الظالمین۔ وانی صبرت
ڈرتا اور افتراؤں سے باز نہیں آتا۔ اور ظالموں کے طریق پر چلتا ہے۔ اور مَیں نے اسکی
علی مقالاتہ۔ واعرضت عن جھلاتہ۔ حتّی غلا فی السبّ والشتم
باتوں پر صبر کیا۔ اور اسکی جاہلیت سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ اُسنے گالی اور توہین میں غلو کیا۔
والتوھین۔ وسمّانی باسماء الفاسقین۔ واشاع اشتھارات۔ واری
اور فاسقوں کے ناموں کے ساتھ مجھے پکارا۔ اور اشتہار شائع کئے۔ اور جاہلیت
جھلات۔ وکان من المعتدین۔ فرئینا ان نرد علیہ وقومہ ونکسر
دکھلائی۔ اور تجاوز کرنے والوں میں سے تھا۔ پس ہمنے مناسب دیکھا کہ اس کا اور اسکی قوم کا ردّ لکھیں اور

نفوسهم الامّارات - ونذيقهم جزاء السبعيّة وسوء الجذبات - وانّما ص۵۲

اُن کے نفوس امّارہ کو توڑیں اور انکو درندگی اور بد جذبوں کی سزا چکھائیں اور تمام

الاعمال بالنيّات - وانّ الله يعلم ما فى القلوب ويعلم ما فى الارض و السمٰوٰت -

کام نیّتوں کے ساتھ ہیں اور خداتعالیٰ جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے

وانا اسّسنا كلّ ما قلنا على تقوىٰ وديانة - وصدق وامانة - واجتنبنا

اور ہم نے ہرایک امر کی تقویٰ اور دیانت پر بُنیاد ڈالی ہے اور ہم نے فحش گوئی

الرفث وفضول الهذر - وكل شجرة تعرف من الثمر - ونستكفى برب الناس

سے پرہیز کیا ہے اور ہرایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے - اور ہم اس خنّاس کے فتنہ میں پڑنے سے

الافتتان - بهذا الوسواس الخناس - ونعلم بعلم اليقين - انه ليس بذاته

خداتعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور ہم یقینی علم سے جانتے ہیں کہ وہ بذاتِ خود اس سب

مبدأ هذا السب والتوهين - بل علّمه ابليس اٰخر من الغزنويين - ولا ريب انهم

اور توہین کا موجب نہیں بلکہ اُسکو غزنویوں میں سے ایک اور شیطان نے سکھایا ہے - اور کچھ شک نہیں کہ

هُم العلل الموجبة لفتنته - ومنبت شعبته - وجرثومة[1] شذبته - وحطب

یہی لوگ اسکے فتنہ کے موجب ہیں اور اس کی شاخ کے منبت اور اسکی شاخ کی جڑ ہیں اور اس کے

تلهّب جذوته - ومحرّك عومرته - يذكرون النعلين عند المقال كانهم

شعلہ کے اشتعال کے ہیزم ہیں اور اسکی آواز اور فریاد کے موجب بات کے وقت جوتوں کا ذکر کرتے ہیں گویا وہ

يتمنون ضرب النعال - ويتضاغى رأسهم ليدق بالاحذية الثقال - وما قام

جُوتوں کے خواہشمند ہیں اور ان کا سر فریاد کر رہا ہے تاکہ نعلوں کے ساتھ کوفتہ کیا جائے - اور

عبد الحق هذا المقام الشاين - الا بعد ما اردءه صفاتى كمشاين - فويل لهم

عبد الحق اس بدمقام پر کھڑا نہیں ہوا - مگر بعد اسکے کہ میری صفات اسکو ان لوگوں نے معائب کیطرح دکھائیں

الى يوم القيامة - ما سلكوا كابيهم طرق السلامة - وتركوا سبل الصلاح

پس قیامت تک انپر واویلا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کیطرح سلامتی کے طریق کی پیروی نہیں اور صلاحیت کو چھوڑ دیا -

معتدين - وانهم ما استسرّوا عنّى حينا من الاحيان - واعلم انهم هم المفسدون

اور وہ کبھی مجھ سے چھپے نہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہی مفسد اور ظلم کے

[1] يظهران اللفظ هنا "جرثومة" شمس

۵۴ واٴئمة العدوان - بید انی کنت اظن انہم یتعلقون باھداب صالح - و
امام ہیں۔ مگر میں خیال کرتا تھا کہ وہ لوگ ایک صالح کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور
یحسبون من وُلدہ مع کونہم کمثل طالح - فدرءت السیئات بالحسنات
اس کی اولاد میں سے شمار کئے جاتے ہیں باوجودیکہ وہ ایک طالح کی طرح ہیں۔ پس میں نے بدی کا نیکی کے ساتھ بدلہ دیا
ونافست فی المصافات وکُنتُ اصبر علیٰ ما آذونی بالجور والجفاء - وارجو
اور دوستی میں رغبت کی اور میں اُن کے جور و جفا پر صبر کرتا رہا اور اُمید رکھتا
انہم ینتہون من الغلواء - حتی اذا بلغ شرہم الی الانتہاء وما انتہوا
تھا کہ وُہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے یہاں تک کہ جب انکی شر کمالی تک پہنچ گئی اور بکواس سے
من النباح والعواء - فعرفت انہم المردودون المخذولون - والاشقیاء المحرومون
باز نہ آئے پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بدبخت اور محروم ہیں
فہناك اردت ان استفل غربہم - ونذیقہم حربہم - ولا نجاوز فی قولنا
پس اسوقت میں نے ارادہ کیا کہ انکی تیزی کو دُور کروں۔ اور اُن کی لڑائی کا مزہ اُنہیں چکھاؤں۔ اور ہم اپنی بات میں دیانت سے
حد الدیانة - بل نرد الیہم کلماتہم کرد الامانة - ایہا الغوی المسمّی بعبد
آگے قدم نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم انکے کلمات امانت کی طرح ان کی طرف ردّ کرتے ہیں۔ اے گمراہ عبدالجبار نام
الجبار - لم لا تخشی قہر القہار - اتتکبر بلحیة کثة - او مشیخة مجتثة -
تو خدا کے قہر سے کیوں نہیں ڈرتا کیا تو گھن دار داڑھی کے ساتھ تکبر کرتا ہے یا تیرا مشیخت پر ناز ہے
اتخفی نفسك کالنساء - وتغری علینا جروك للایذاء - ایستسنی
کیا تو اپنے تئیں عورتوں کی طرح چھپاتا ہے اور اپنے جرو کو ہمارے پر چھوڑتا ہے کیا اس مکر کے ساتھ
الناس بہذا الکید شانك - او یستغزرون عرفانك - کلا بل ہو سبب
لوگ تیری شان بلند خیال کریں گے۔ تا تیری معرفت بہت خیال کی جائیگی۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ تیری ذلت
لہوانك - وعلة موجبة لخسرانك - تحسب نفسك من اکابر الصلحاء
کا موجب ہے اور تیرے خسران کا سبب ہے اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے
وتسلك مسلك الاشقیاء والسفہاء - تعیش عیشة الفاسقین - ثم ترجوا
اور بدبختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ پھر آرزو رکھتا ہے

أَنْ تُعَدَّ من الصّالحين۔ و اذا زرعت حبّ السلم المبيد۔ فمن الغباوة ۵۵

کہ نیک بختوں سے شمار کیا جائے اور ہرگاہ کہ تُو نے زہر کے بیج کو بویا پس یہ بیوقوفی ہے

ان تطمع اجتناء الثمر المفيد۔ انظر نظرة فی اعمالك۔ ولا تهلك نفسك

کہ تو مفید پھل چُننے کی اُمید رکھے اپنے اعمال کو ذرا دیکھ اور بُرے کاموں سے اپنے تئیں

بسوء افعالك۔ ايّها الغوى الوقت وقت التوبة۔ لا اوان الجدال

ہلاک مت کر اے گمراہ یہ وقت توبہ کا وقت ہے نہ جنگ اور خصومت کا

والخصومة۔ وقد تجلّٰى ربّنا ليظهر دينه على الاديان۔ وقد اشرقت

وقت اور ہمارے ربّ نے تجلّی کی ہے تا اپنے دین کو دُوسرے دینوں پر غالب کرے اور خدا کا

شمس الله لازالة ظلام العدوان۔ فالأن ينظر الله الى كلّ مكذّب بعين

سُورج اندھیرے کے دُور کرنے کیلئے چمک اُٹھا ہے پس اسوقت خُدا تعالیٰ ہر ایک مکذّب کی طرف غضب کی

غضبى۔ فكيف تظن نفسك من اهل الصلاح والتقوٰى۔ صدء بالك

نظر سے دیکھ رہا ہے پس کیونکر تو اپنے تئیں اہل صلاح میں سے خیال کرتا ہے تیرا دل زنگ پکڑ گیا۔

واردٰك اعمالك ومالك۔ حتّى احالت نخوتك حليتك۔ وغيّرت عذرة

اور تیرے عملوں اور تیرے مال نے تجھے ہلاک کیا یہانتک کہ تیرے تکبّر نے تیری شکل کو بدل ڈالا اور تیری باطنی

باطنك صورتك۔ فمن امعن النظر فی وشمك۔ وسرّح الطرف فی

پلیدی نے تیری صُورت کو متغیّر کر دیا پس جس نے تیرے نقش و نگار کو امعانِ نظر سے دیکھا اور تیرے چہرہ کی تفتیش

ميسمك۔ عرف انّك كالسرحان۔ لا من نوع الانسان۔ ومن الاشرار

کے لئے آنکھ کو چھوڑا وہ جان لیگا کہ تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے

لا من الصلحاء الاخيار۔ فاتق الله ولا تكن من الظالمين۔

نہ نیکوں اور صالحوں میں سے پس خدا سے خوف کر اور ظالموں میں سے نہ ہو۔

انظر ما هذا المسلك الذى سلكت۔ واتق فانك هلكت۔

دیکھ یہ کیا طریق ہے جو تُو نے اختیار کیا اور ڈر کہ تُو ہلاک ہو گیا

اوتيت الدنيا فما شكرت۔ وذُكّرت فما تذكّرت۔ تب ايّها الغوىّ اللئيم

تجھے دُنیا دیگئی پس تو نے شکر نہیں کیا اور تجھے یاد دلایا گیا پس تُو نے یاد نہیں کیا۔ توبہ کر اے گمراہ

۵۶ وقد شخت واستشنّ الاديم۔ وقرب ان يتاوّد القويم۔ وحان الوقت
اور تو بوڑھا ہوگیا اور چمڑا پورانا ہوگیا اور وقت نزدیک آگیا کہ بیٹھ ٹیڑھی ہو جائے اور وقت بھاری
الوخيم۔ مالك لا تعنو ناصيتك لربّ العباد۔ ولا تترك طرق الخبث
نزدیک آگیا۔ کیا سبب ہے کہ تیری پیشانی خداتعالیٰ کے لئے نہیں جھکتی اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تُو
والفساد۔ الا تؤمن بيوم المعاد۔ او تنكر وجود الله القادر على الاعدام
نہیں چھوڑتا۔ کیا تُو قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا۔ یا تُو خداتعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا جو مارنے
والايجاد۔ فاصلح نفسك قبل ان تأكلك الدود۔ ويجيئك الاجل الموعود
اور پیدا کرنے پر قادر ہے پس قبل اسکے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اپنے نفس کی اصلاح کر۔
وبادر لما يحسن به المآل۔ قبل ان ياخذك الوبال۔ وجيئهل بالتوبة۔ قبل ان
اور ان چیزوں کے حصول کیلئے جلدی کر جس سے انجام اچھا ہو جائے قبل اسکے جو تجھ کو وبال پکڑ لے اور توبہ کیطرف جلدی کر
تنخر عظمك في التوبة۔ فان الله يحب التوابين ويحب المتطهّرين۔ وانما
قبل اسکے جو قبر میں تیری ہڈی بوسیدہ ہو جائے اور خداتعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی ڈھونڈنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور
الوصلة الى الرحمان۔ التقوى وتطهير الجنان۔ فاتق الله ولا تكن من المجترئين۔
خدا کی طرف وسیلہ دو ہی چیزیں ہیں۔ تقویٰ اور دل کا پاک کرنا۔ پس خدا سے ڈر اور دلیروں میں سے مت ہو۔
ثم نرجع الى عبد الحق۔ الذي تكبر ووثب كالبق۔ فاعلم
پھر ہم عبدالحق کی طرف رجوع کرتے ہیں جس نے تکبر کیا اور پشہ کی طرح کودا ہے پس اے
يا عدوّ الصالحين۔ ومكفر المؤمنين۔ انك آذيتني۔ فقاتلك الله
عدو صالحین اور مومنوں کے کافر کہنے والے تجھے معلوم ہو کہ تُو نے مجھے دُکھ دیا پس خدا تجھے ہلاک
كيف آذيتني۔ وعاديتني۔ فتبّالك لما عاديتني۔ اما كنتُ من
کرے تُو نے یہ کیسا دُکھ دیا اور تُو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے تُو نے یہ کیوں دشمنی کی کیا میں کلمہ گو
المهللين المسلمين۔ اما كنتُ من المصلين الصائمين۔ فكيف
اور مسلمان نہیں تھا؟ کیا میں نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں میں سے نہیں تھا پس تُو نے
كفّرتني قبل تفتيش الاحوال۔ وافحت دم الصدق باباطيل المقال۔
اصل حقیقت کی تفتیش سے پہلے کیونکر مجھے کافر ٹھہرا دیا۔ اور باطل باتوں کے ساتھ تُو نے سچائی کا خون کیا۔

وعزوت فتح المباهلة الیٰ نفسك الامّارة۔ مع انّ اللّٰه اذلّك و اراك۔ ص۵۷

اور تو نے فتح مباہلہ کو اپنی طرف منسوب کیا باوجود اس بات کے کہ خدا نے تجھے ذلیل کیا اور

سوء العاقبة۔ وكان مرام دعائك المتهالك۔ أن يجعلني اللّٰه كالهالك۔

بد انجام تجھے دکھلایا اور تیری بہت بہت دعا کا یہ منشاء تھا کہ خدا مجھے مرنے والے کی طرح کرے۔

فسوّد اللّٰه وجهك واسلمك الى لحد الذلة۔ وادخلك فی جدث اضيق

پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا اور ذلت کی قبر میں تجھ کو سونپا اور ایسی قبر میں تجھ کو داخل کیا جو سوئی کے

من سمّ الابرة۔ واكرمني اكرامًا كثيرًا بعد المباهلة۔ و اعزّني و

ناکہ سے تنگ تر تھی اور بعد مباہلہ مجھے بہت بزرگی بخشی اور قسما قسم کی

خصّني بانواع النعمة۔ حتى ما انقطع آثارها الیٰ هذا الوقت من الحضرة

نعمت سے مجھے خاص کیا یہاں تک کہ اس وقت تک اس کے آثار منقطع نہیں ہوئے۔

و انّ فيها لاٰيات للمتوسّمين۔ وانت رئيت كل رفعتي وعلائی۔ ثم

اور اس میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں اور تو نے میری تمام بلندی کو دیکھا پھر

انتصبت بترك الحياء بسبّي وازرائی۔ وكيف نأمن حصائد السن الفجار۔

حیا کو ترک کر کے میری بدگوئی میں تو مشغول ہو گیا اور ہم بدکاروں کی زبان سے کیونکر نجات پا سکیں

وما نجا الرسل كلهم من كلم اللئام الكفار۔ ولكن عليك ان تعی

اور کسی رسول نے لئیموں کے کلموں سے نجات نہیں پائی لیکن تیرے پر واجب ہے کہ میری

منّی انّ غوائل كلامك عليك۔ وانّ رأسك تليّن بنعليك۔ وما

یہ بات یاد رکھے کہ تیری کلام کی آفات تجھ پر ہیں اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا اور

ظلمتنا ولكن ظلمت نفسك يا اجهل الجاهلين۔

تو نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے نفس پر ظلم کیا

ايها الجهول تحارب ربّك ولا تخشاه۔ وتختار الفسق و لا

اے جاہل تو اپنے رب سے لڑائی کرتا ہے اور نہیں ڈرتا اور بدکاری کو اختیار کرتا ہے اور نہیں

تتحاماه۔ كلما تواضعت استكبرت۔ وكلما اكرمتُ حقّرت۔

پرہیز کرتا۔ جس قدر میں نے تواضع کی تو نے تکبر کیا اور جس قدر میں نے تیری بزرگی کی تو نے تحقیر کی۔

۳۵ وما كان هذا الا لضيق ربحك - وقساوة ذرعك - ثم كان قدر الله
اور یہ سب تیری تنگدلی اور سخت دلی کے سبب سے ہوا۔ پھر خدا کی تقدیر یہ تھی کہ تو
فيك افتضاحك - فما اخترت طريقًا كان فيه صلاحك - وما اقصرت
رسوا ہوا پس تو نے کوئی طریق صلاحیت کا اختیار نہ کیا اور تو نے کوئی دقیقہ
عن السبّ والايذاء - وآذيتنى فبلغت الامر الى الانتهاء - والان
گالی اور ایذار کا اٹھا نہیں رکھا اور تو نے مجھے دکھ دیا پس امر کو انتہا تک پہنچا دیا اور اب میں
اكتب جواب اعتراضاتك - ليعلم الناس تعصّبك وجهلاتك -
تیرے اعتراضات کا جواب لکھتا ہوں۔ تا کہ لوگ تیری جاہلیت پر اطلاع پاویں -
ولتستبين سبيل المجرمين -
اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔
فمنها ما هذيت فى قصة آتم - وتركت الحياء واخترت الافك
پس ایک وہ اعتراض ہے جو تو نے قصہ آتھم میں بکواس کی ۔اور حیا کو ترک کر کے جھوٹ باندھا ہے۔
الاعظم - وقد علمت ان آتم قد مات - وتمّ فيه نباء الله فلحق
اور تو جانتا ہے کہ آتھم مرگیا اور اس میں خدا کی خبر پوری ہوئی اور وہ
الاموات - وصدّق الله فيه قولى واخزى القتّات فلا تغض عينك
مُردوں میں جا ملا - اور خدا نے اسمیں میرے قول کو سچا کیا اور نکتہ چین کو رُسوا کیا پس اندھوں کی طرح آنکھیں
كالعمين - واما ما تكلمت فى موته بعد الميعاد - فهذا حمقك
بند مت کر اور جو کچھ تو نے یہ گفتگو کی ہے کہ وہ میعاد کے بعد فوت ہوا ہے پس یہ تیری حماقت ہے
يا قضاعة العناد - ايها الجهول كان موت آتم مشروطًا بعدم الرجوع
اے کلب العناد اے نادان آتھم کی موت عدم رجوع کے ساتھ مشروط تھی
وقد ثبت انه خاف فى الميعاد وزجّى اوقاته بالخوف والخشوع - فلما انقضى
اور ثابت ہوگیا کہ وہ میعاد میں ڈرتا رہا اور اپنے وقتوں کو خوف میں گذارا پس جبکہ اُس کی
ميعاده وعاد الى سيرة الانكار - اخذه نكال الله ومات فى سبعة اشهر
میعاد گذر گئی اور اُس نے خصلت انکار کی طرف رجوع کیا پس خدا کے عذاب نے اُسکو پکڑا اور آخری اشتہار سے

مَن آخر الاشتہار۔ ومکر النصارٰی۔ مکرًا کُبّارًا۔ واشتہروا خلاف ۵۹
سات مہینہ میں مرگیا اور نصاریٰ نے بڑا مکر کیا اور خلاف اس امر کے مشہور
ما دارا۔ واَمّا آتم فما تألّٰی وما بارا۔ وقد کان ذکر مکرہم فی البراھین۔
کیا جو آتھم نے چھپایا مگر آتھم نے نہ قسم کھائی اور نہ میدان آیا۔ اور نصاریٰ کے مکر کا ذکر براہین میں موجود ہے۔
وکان فیہا ذکر فتنتہم المتطائرۃ۔ وبیان فریتہم المنسوجۃ۔ قبل ظہور
اور اسمیں اس فتنہ اُڑنے والے۔ ذکر تھا اور اس باہم بافتہ جھوٹ کا قبل از واقعہ بیان تھا
ذالک الواقعۃ۔ فانظر الٰی دقائق علم اللّٰہ الخبیر۔ وحکم اللّٰہ اللطیف
پس خدا تعالیٰ کے دقائق علم پر نظر ڈال اور اس قدیر اور لطیف کی حکمتیں
القدیر۔ ولا تھذ کالمستعجلین۔ الا ترٰی الٰی شریطۃ کانت فی نبأ آتم
کو دیکھ اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر کیا تو اس شرط کی طرف نہیں دیکھتا جو آتھم کی پیشگوئی میں تھی
واللّٰہ احق ان یوفی شرطہ الذی قدم فاتق اللّٰہ واجتنب بھتانًا اعظم۔
اور خدا سب سے زیادہ یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی شرط کو جو پہلے ذکر کر دی پورا کرے پس خدا سے ڈر اور بہتان سے پرہیز کر
الا تنزہ نفسک عن نقض الشرائط یا عدوّ الاخیار۔ فکیف لا تنزہ
کیا تو اپنے نفس کو شرائط کے توڑنے سے پاک نہیں سمجھتا پس کس طرح اس
السبّوح القدوس عن تلک الاقذار۔ وتعلم انّ آتم ما تفوّہ بلفظۃ
سبّوح قدوس کو ان پلیدیوں سے ملوث کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ ایّام میعاد میں آتھم کوئی بات
فی ایّام المیعاد۔ وترک سیرتہ الاولٰی وما اظھر ذرۃ من العناد۔ بل
زبان پر نہیں لایا اور پہلی سیرت کو اُسنے چھوڑ دیا اور ایک ذرہ عناد ظاہر نہ کیا بلکہ
اظھر رجوعہ من الاقوال والافعال۔ والحرکات والسکنات والاحوال۔
اپنے رجوع کو اقوال اور افعال اور حرکات اور سکنات اور حالات سے ظاہر کیا۔
وما اثبت ما ادّعٰی من صول الحیّۃ۔ وغیرھا من البھتانات الواھیۃ۔
اور سانپ کے حملہ وغیرہ بہتانات کو وہ ثابت نہ کرسکا
وما تألّٰی۔ بل اعرض وولّٰی۔ وشھد قوم من الاشہاد۔ انہ انقل ایّام المیعاد۔
اور قسم نہ کھائی۔ بلکہ کنارہ کیا اور منہ پھیرا اور ایک قوم نے گواہوں میں سے گواہی دی کہ اُسنے میعاد کے دنوں کو

بالخوف والارتعاد۔ ثم اذا انکر بعد الاشهر المعینة۔ فاخذہ صول منہ

خوف اور لرزہ میں گذارا پھر جب معیّن دنوں کے بعد منکر ہوگیا پس اُسکو مرض کے حملہ

المرضة۔ واوصله الموت الی التربة۔ فلو کان هذا الانکار فی المیعاد۔

نے پکڑا۔ اور موت نے قبر تک اسکو پہنچایا پس اگر یہ انکار میعاد کے اندر ہوتا

لمات فیه بحکم رب العباد۔ وما کان الله ان یاخذہ مع خوف

تو آتھم میعاد کے اندر ہی مرتا اور خدا تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ باوجود اسکے کہ آتھم کی جان پر

استولی علی مهجته ولا یبالی ما ذکر فی شریطته۔ انه لا یخلف ما وعد

خوف غالب رہتا پھر بھی اُس کو پکڑ لیتا اور اپنی شرط کی کچھ پروا نہ رکھتا وہ اپنے وعدہ کے برخلاف نہیں

ولا یطوی ما مهد۔ وانه لا یظلم الناس حتی یظلموا انفسهم وانه

کرتا اور جو بچھایا اُسکو نہیں لپیٹتا وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا جبتک وہ خود ظلم نہ کریں اور وہ

ارحم الراحمین۔

ارحم الراحمین ہے۔

وان کنت لا تنتهی من التکذیب کاللئام۔ وتظن ان الفتح

اور اگر تو تکذیب سے باز نہیں آتا اور خیال کرتا ہے کہ فتح

کان للنصاری لا للاسلام۔ فعلیك ان تقسم بالله

نصاریٰ کے لئے ہوئی نہ اسلام کیلئے۔ پس تیرے پر لازم ہے کہ تو جناب باری تعالیٰ کی قسم کھا جائے

ذی العزة۔ وتشهد حالفا ان الحق مع النصاری فی هذه القضیة۔

اور قسم کھا کر کہے کہ اس مقدمہ میں حق نصاریٰ کے ساتھ ہے

وتدعو الله ان یضرب علیك ذلة وخزیا من السماء۔ ان کان الامر

اور خدا تعالیٰ سے دُعا کرے کہ وہ آسمان سے تیرے پر ذلّت کی مار نازل کرے۔ اگر حقیقت امر

خلاف ذالك الادعاء۔ فان لم یصبك بعد ذالك هوان وذلة

خلاف واقعہ ہو پس اگر بعد اس کے ایک برس تک تجھ کو ذلّت اور رسوائی نہ ہوئی۔

الی عام۔ فاقر بانی کاذب واحسبك کامام۔ وان لم تقسم

پس میں اقرار کرلونگا کہ میں جھوٹا ہوں اور تجھ کو امام کی طرح جانوں گا اور اگر تو قسم نہ کھائے

ولم تنته فلعنة الله عليك يا عدوّ الاسلام - انّك ملا

اور نہ باز آئے پس تجھ پر لعنت اے دشمن اسلام تو اپنے

تريد عزّة نفسك لا عزة خير الانام - واما ما ذكرت انّ النصارىٰ

نفس کی عزّت چاہتا ہے نہ عزّت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی - مگر یہ جو تونے ذکر کیا کہ نصاریٰ

ومثلك من اليهود - لعنوني في امر آتم وحسبوني كالمردود - فاعلم

اور تیرے جیسے یہودیوں نے آتھم کے مقدمہ میں میرے پر لعنت کی اور مردود سمجھا پس اے

ايّها الممسوخ انّ الحكم على الخواتيم - وكذالك جرت عادة الله

مسخ شدہ سمجھ کہ حکم خاتمہ پر ہوتا ہے اور اسی طرح قدیم سے عادۃ اللہ جاری ہو

من القديم - انّ اولياء الله واصفياءه يوذون في ابتداء الحالات -

بہ تحقیق اسکے اولیاء اور برگزیدہ اوائل میں ستائے جاتے ہیں

ويلعنون ويُكفّرون ويُذكرون بانواع التحقيرات - ثم يقوم لهم

اور لعنت کئے جاتے ہیں اور کافر ٹھہرائے جاتے ہیں اور طرح طرح کی تحقیر کی جاتی ہے پھر ان کا رب ان

ربّهم في آخر الامر - ويبرّءهم مما قالوا وينجّيهم من السن الزمر -

کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور ان کو مخالفین کے قول سے بَری کر دیتا ہے

وكذالك يفعل بالمحبوبين - اما قرءت انّ العاقبة للمتقين - فالفرح عند

اور اسی طرح وہ محبوبوں سے کرتا ہے کیا تونے نہیں پڑھا کہ انجام کار متّقیوں کیلئے ہے - پس ابتداء حالات

الامر من سير الفاسقين - واللعنة التي ترسل الى اهل الفلاح والسعادة -

خوشی کرنا بدکاروں کی سیرت میں سے ہے - اور وہ لعنت جو اہل فلاح اور سعادت کی طرف بھیجی جاتی ہے

تردّ الى اللاعنين فتظهر فيهم آثار اللعنة - فالابشار بمثل ذالك اللعن

وہ لعنت کرنیوالوں کیطرف واپس بھیجی جاتی ہے پس انمیں لعنت کی نشانیاں ظاہر ہو جاتی ہیں پس ایسی لعنتوں کے ساتھ

ندامة في الآخرة - وجعله امارة الفتح من امارات الحمق والسفاهة

خوش ہونا انجامکار ندامت ہے - اور اسکو فتح کی نشانیوں میں سے قرار دینا حمق اور سفاہت کی نشانیوں میں سے ہے

بل الفتح فتح يبديه الله لعباده في مآل الامر والعاقبة - وكذالك

بلکہ فتح وہ فتح ہے جسکو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے انجام اور خاتمہ امور پر ظاہر فرماتا ہے - اور اسی طرح

آلخزي خزي الخاتمة- ولا اعتبار لمبادی الامور- بل الحكم كله على ۶۲

رسوائی وہ ہے جو انجام کار رسوائی ہو اور مبادی امور کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ تمام حکم کشتی کے انجام

آخر المصارعة- وعليه مدار العزة والذلة- والفتح والهزيمة- وكل

پر ہے اور اسپر مدار عزّت اور ذلت اور فتح اور شکست کا ہے اور ہر ایک

لعن لم يُبْنَ على الواقعة الصحيحة- فهو بلاء على اللاعن وعذاب عليه

لعنت جس کی واقعہ صحیحہ پر بنا نہیں وہ لعنت کرنے والے پر بلا اور دُنیا اور آخرت میں اسپر

فی الدنيا والآخرة- والعاقلون يتدبرون الخاتمة والمآل- والسفيه

عذاب ہے اور عقلمند لوگ خاتمہ اور انجام کو سوچتے ہیں اور نادان ابتدائے

يفرح بمبادی الامر ويخدع الجهال- فانظر الآن وتطلب اين

حالات سے خوش ہوتا ہے اور نادانوں کو دھوکہ دیتا ہے پس دیکھ اور ڈھونڈ کر اس وقت

آتم عمّك الكبير- فلو لم يمت فاين ذهب ايها الشرير- وتعلم انّ

آتھم تیرا چچا کہاں ہے اور اگر نہیں مرا تو اے شریر کہاں گیا اور تو جانتا ہے کہ

الله ذكر شرطًا فی الهامه فرعاه- فاخّر موت آتم لخوف

خدا تعالیٰ نے ایک شرط اپنے الہام میں ذکر فرمائی پس اُسکی رعایت کی۔ پس اسلئے کہ آتھم ڈرا اُس کی موت میں

عراه- واكمل شرط نبأه ووفّاه- ثم اذا تمرّد اردٰاه- فتم ما قال ربّنا و

تاخیر ڈال دی اور اپنی شرط کو پورا کیا پھر جب آتھم سرکش ہوگیا تو اُسکو ہلاک کیا۔ پس ہمارے ربّ کا

فاح ريّاه- واذلّ الله من كذّب واخزاه- وحصحص الحق وبورك

فرمودہ پورا ہوگیا اور اسکی خوشبو پھیل گئی اور خدا نے مکذّب کو ذلیل کیا اور رُسوا کیا اور حق ظاہر ہوگیا اور اس کا گھر

مغناه- فهذه شقوتك ان كنت ما تراه-

مبارک کیا گیا۔ پس یہ تیری بدقسمتی ہے اگر تو اِس کو نہیں دیکھتا۔

يا قرد غزنی اين آتم سل عشيرته
اے غزنی کے بندر آتھم کہاں ہے اُسکے قبیلہ سے پُوچھ

هل مات او تلفيه حيًا بين احباب
کیا وہ مرگیا یا تو اسکو اسکے دوستوں میں زندہ پاتا ہے

هل تم ما قلنا من الرحمٰن فی الخصم
کیا اس دشمن میں ہمارے خدا کی بات پوری ہوگئی

هل حان او فی حينه شك لمرتاب
کیا وہ مرگیا یا اسکے مرنے میں شک کرنیوالے کو شک ہے

اِن کنت تُبصر ایّھا المحجوبُ مِن بخلٍ — فانظر الی الشرط الذی اَلغیت لعتابی صـ۱۳

اے محجوب بوجہ بخل اگر تجھے کچھ نظر آتا ہے۔ — پس پیشگوئی کی اس شرط کو دیکھ جسکو تونے نظر انداز کر دیا ہے

قد مات آتھم ایّھا اللعّان من فسق — اخسأ فانّ اللّٰہ صدّقنی واحبابی

اے لعنت کرنے والے آتھم مرگیا — دفع ہو کہ خدا نے ہماری باتیں پوری کیں

انظر الیٰ نبأ تجلّیٰ الاٰن کذکاء — اردیٰ المھیمن عجل اھل الوید بعذاب

اس پیشگوئی کی طرف دیکھ جو آفتاب کی طرح پوری ہوگئی — خدا نے ہنود کے گوسالہ کو عذاب کے ساتھ ہلاک کیا

للصدق فیہ لاٰرباب النّھیٰ ارج — یشفی الصدور ویُروی قلب طُلّاب

اس پیشگوئی میں صدق کی ایک خوشبو ہے — سینوں کو شفا بخشتی ہے اور دل کو سیراب کرتی ہے

عینٌ جرت لریاض دین اللّٰہ تونسھا — عین الرجال ولکن کُنت ککلاب

یہ چشمہ دین کے باغ کے لئے رواں ہوا ہے اس کو — مردوں کی آنکھ دیکھتی ہے مگر تو کتوں کی طرح تھا

ثم ان کنت تجعل لعنۃ الخلق دلیلا علیٰ سخط ربّ العالمین۔ ففکر فی

پھر اگر تو خلقت کی لعنت کو خدا کے غضب کی دلیل ٹھہراتا ہے — پس عبد اللہ

عبد اللّٰہ الذی تحسبہ من الصّالحین۔ کیف انصبّ علیہ مطر الذلّۃ۔

کے حال میں سوچ جسکو تو صلحاء میں سے گمان کرتا ہے — کس طرح اُس پر ذلت اور لعنت کی بارش پڑی

والھوان واللعنۃ۔ وکیف صار ذلیلا محقرا من ایدی العلماء وعامۃ

اور کیونکر علماء کے ہاتھ سے ذلیل اور حقیر ہوا

البریّۃ۔ وکیف اخرجوہ من بلاد کالکفرۃ الفجرۃ۔ حتّٰی اشتدّت علیہ

اور کیونکر اُس کو اس ملک میں سے کافروں کی طرح نکال دیا — یہاں تک کہ خوف اُس پر

الاھوال۔ وصفرت الراحۃ ونھب المال۔ واعول العیال۔ وعُذّب

غالب ہوا — اور ہاتھ خالی ہوگیا — اور مال لوٹا گیا — اور عیال فریاد کرنے لگا — اور ایسے عذاب سے

بالعذاب الموقع۔ ودُقّ بالفقر الموقع۔ وطالما احتذیٰ الوجیٰ۔ واغتذیٰ

معذب کیا گیا جو اُسکو بُرا معلوم ہوتا تھا اور اس محتاجی کے ساتھ پیسا گیا جو زخمی اور مجروح کرنیوالی تھی۔ اور ایک مدت تک پیر

الشجیٰ۔ واستبطن الجویٰ۔ وکذالک انفد عمرہ فی الکرب۔ وانتیاب

گھسلنے پھرنا اسکے لئے بمنزلہ جوتی کے تھا اور غم کھانا اسکی غذا تھی اور بھوک کو پوشیدہ رکھتا تھا اور اسیطرح اُس نے بیقراریوں میں عمر گذاری اور

النّوب۔ ثم ھاجر الی الھند مخذولاً ملومًا۔ وعاش مطعونًا مکلومًا۔ ۴۴

پے درپے مصیبتوں میں وقت گذاری کی۔ پھر ملک ہند کیطرف اسی حالت میں ہجرت کی کہ نشانہ ملامتوں کا تھا۔ اور مطعون اور مجروح ہونے کی

مازال بہ قطوب الخطوب۔ وحرد بالکروب۔ ولعن اللاعنین۔ وطعن

حالت میں زندگی گذاری ہمیشہ حوادث سے ترش رو ہونا اسکے نصیب تھا اور بیقراریاں اس سے لڑ رہی تھیں اور لعنت کرنیوالوں کی لعنت اور

الطاعنین۔ حتّٰی تواترت المحن۔ وتکاثرت الفتن۔ واقوی المجمع۔

طعن کرنیوالوں کا طعنہ۔ یہاں تک کہ محنتیں متواتر ہوئیں اور فتنے بہت ہوئے۔ اور مجمع خالی گیا۔

ونبا المرتع۔ وکان یُداس تحت ھٰذہ الشدائد حتّٰی فاجأہ الموت۔ واخذہ

اور چراگاہ دور جا پڑی اور ان مصیبتوں کے نیچے کچلا جارہا تھا کہ یک دفعہ اس کو موت آگئی۔ اور شکاری

کالصائد الفوتُ ادخلہ فی الزمر الفانین۔ فما ظنک اکان ھو من الصلحاء او من الفاسقین۔

کی طرح اس کو وفات نے پکڑ لیا اور فانیوں میں اس کو داخل کر دیا۔ پس تیرا کیا گمان ہے کہ وہ نیک تھا یا بدکار۔

فثبت انّ لعن الفاسقین واھل العدوان۔ لا یدلّ علٰی سخط الرحمان۔

پس ثابت ہوا کہ بدکاروں اور ظالموں کی لعنت خدا تعالیٰ کے غضب پر دلالت نہیں کرتی۔

وایذاء المفسدین واھل الشرور۔ لا ینقص مراتب اھل العمل۔

اور مفسدوں کا دکھ دینا صاحب اعمال صالحہ کے مراتب کو کم نہیں کرتا۔

المبرور۔ بل یکون لعنھم وسیلۃ رحم حضرۃ الکبریاء۔ ووصلۃ الاجتباء۔

بلکہ اُن کی لعنت خدا تعالیٰ کے رحم کا وسیلہ ہو جاتی ہے۔ اور برگزیدگی کا سبب

والاصطفاء۔ وکذالک بشرنی ربّی فی تلک الفتنۃ۔ وان شئت

بن جاتی ہے۔ اور اسی طرح آتھم کے فتنہ میں مجھے میرے خدا نے بشارت دی۔ اور اگر چاہے تو کتاب

فارجع الی البراھین الاحمدیۃ۔ وانظر کیف اخبر ربّی فیھا عن ھٰذہ

براہین احمدیہ کی طرف رجوع کر اور دیکھ کس طرح خدا نے اس میں اس قصہ کی خبر دی

القصۃ۔ وانباء من نبأ آتھم وفتن النصارٰی ویھود ھٰذہ الملۃ۔ واخبر

اور اس پیشگوئی سے خبر دی جو آتھم کے بارے میں تھا اور نصاریٰ کے فتنوں اور اس ملت کے یہود کے فتنہ سے

انّ النصارٰی یمکرون بک فی الازمنۃ الاٰتیۃ۔ ویھیجون فتنۃ عظیمۃ

خبر دی اور یہ خبر دی کہ نصاریٰ آیندہ زمانہ میں تجھ سے ایک مکر کریں گے۔ اور ایک فتنہ عظیمہ برپا کریں گے۔

يكونون معهم علماء هذه الامة - فهذه شهادة من الله قبل هذه ۶۵

اور اُن کے ساتھ مولوی ہو جائیں گے ۔ پس اس واقعہ سے پہلے یہ ایک خدا کی گواہی ہے

الواقعة - فهل انتم تؤمنون بشهادات حضرة العزة - وان كنت لا تترك

پس کیا تم خدا کی گواہیوں پر ایمان لاتے ہو ؟ اور اگر تو اب بھی لعنت

الأن ذكر اللعنة - ففكر في هذا النبأ و انظر من لعنه الله فيه ومن

کا ذکر نہیں چھوڑتا تو اس خبر میں فکر کر اور دیکھ کہ اس میں کس کو خدا نے ملعون ٹھہرایا اور

جعله مورد الرحمة - وانظر انه كيف اخبر ان النصارى يمكرون

کس کو موردِ رحمت ٹھہرایا اور دیکھ کہ اُس نے کس طرح خبر دی کہ نصاریٰ مکر کریں گے اور جھوٹ

ويأتون بالفرية - ثم يفتح الله ويجعل الكرة لاهل الحق باراءة الاية

باندھیں گے پھر خدا فتح دے گا اور اہل حق کی نوبت لائے گا اور نشان

الواضحة - وينصر عبده ويحق الحق ويبطل الباطل بالصولة العظيمة

واضح دکھلائے گا اور اپنے بندہ کی مدد کرے گا اور باطل کو حملہ عظیمہ سے نابود کر دے گا

ويخزي قوما كافرين - فهذه الانباء التي كتبت في البراهين من الله العلام - كانت

اور قوم کفار کو رسوا کرے گا ۔ پس یہ خبریں جو براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے لکھی گئیں ان دونوں

مكنونة فيها لهذه الايام - ليتم الله حجته على الخواص والعوام - ولتستبين

کے لئے چھپی ہوئی تھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی حجت کو خواص اور عوام پر پوری کرے ۔ اور تاکہ

سبيل المجرمين - ايها المسارعون الى الحرب والخصام - والساعون

مجرموں کی راہ کھل جائے ۔ اے وہ لوگو جو جنگ و جدال کی طرف دوڑتے ہو اور نور سے

من النور الى الظلام - ما لكم لا تتفكرون في الكلام - ولا تتقون قهر الله

اندھیرے کی طرف دوڑنے والے ہو تمہیں کیا ہو گیا کہ تم کلام میں فکر نہیں کرتے اور خدا کے قہر سے

ذي الجلال والاكرام - اتتركون في دنياكم ولا ترون وجه الحمام -

نہیں ڈرتے ؟ کیا تم اپنی دُنیا میں چھوڑے جاؤ گے اور موت کا منہ نہیں دیکھو گے

ءأثرتم عيشة الحيوة الدنيا - او نسيتم يوم الاثام والعقبى - توبوا توبوا -

کیا تم نے اس دُنیا کی زندگی کو قبول کر لیا ۔ یا پاداش کے دن اور عاقبت کو تم نے بھلا دیا ۔ توبہ کرو

وَاِلَی اللّٰہ ارجعوا۔ فانّہ لا یحب قومًا فاسقین۔ ۶۶

اور خدا کی طرف رجوع لاؤ کیونکہ وہ فاسقوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وممّا ادّعیت یا من اضاع الدین۔ انک قلت انی اناضل فی

اور اے دین کے ضائع کرنے والے تیرے دعووں میں سے ایک یہ ہو کہ تُو نے کہا ہے کہ مَیں عربی میں

العربیّۃ کالمرتجلین۔ واستملی کالادباء الماہرین۔ واکون من الغالبین

بدیہہ گو لوگوں کی طرح مقابلہ کرونگا اور ماہر ادیبوں کی طرح لکھوں گا۔ اور غالب رہوں گا

وَیحک یا مسکین۔ لِمَ تخزی اسم دنیاک وقد ضاع الدین۔ الست

وائے تجھ پر اے مسکین۔ تُو اپنے دُنیا کے نام کو کیوں رُسوا کرنے لگا اور دین تو ضائع ہو چکا۔ کیا تُو وہی نہیں

الذی اعرفک من قدیم الزمان۔ غبیّ الفطرۃ سفیہ الجنان۔ کثیر

جس کو مَیں قدیم زمانہ سے جانتا ہوں۔ فطرت کا غبی دل کا سفیہ بہت

الہذیان۔ قلیل العرفان۔ الموسوم بمعرّۃ لکن اللسان۔ اتصارع

بک بک کرنیوالا کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا کیا تُو اس قوت

بہٰذہ القوۃ الفاتک البازل وتحارب الکمیّ الجاذل۔ کلّا بل ترید

سے دلیر شدید القوت کے ساتھ کُشتی کرے گا۔ اور سوار کانٹے والے کیساتھ جنگ کریگا۔ ہرگز نہیں بلکہ تُو تو

ان تری الناس وصمتک۔ وتشہد علٰی جہلک اُبنتک وان کنت

اپنا عیب لوگوں کو دکھلانا چاہتا ہے۔ اور اپنی ژولیدہ زبانی کو اپنی جہالت پر گواہ بنانا چاہتا ہو اور اگر تُو نے

عزمت علٰی مناضلتی۔ واردت اَنْ تذوق حربی وحربتی۔ فاَدْعوک

میرے جنگ کا قصد کر لیا ہے۔ اور ارادہ کر لیا ہے کہ میری جنگ اور میرے حربہ کا مزہ چکھے۔ پس مَیں تجھے

کما یدعی الصّید للاصطیاد۔ او یُدنی النار للاخماد۔ بید انی

اِس طرح بُلاتا ہوں جیسا کہ شکار پکڑنے کیلئے بُلایا جاتا ہو۔ یا آگ بجھانے کیلئے نزدیک کی جاتی ہو۔ مگر یہ بات ہے کہ

اشترطت من الابتداء۔ ان لا یعارضنی احد الا بنیّۃ الاہتداء

مَیں پہلے سے یہ شرط رکھتا ہوں کہ کوئی شخص بجز نیّت ہدایت پانے کے مجھ سے مقابلہ نہ کرے۔

فاسمع منّی انّی اناضلک علٰی ہٰذہ الشریطۃ۔ لیہلک

پس مجھ سے سُن کہ مَیں اسی شرط کے ساتھ تجھ سے مقابلہ کروں گا۔ تاکہ جو بیّنہ

مّن هلك بالبيّنة - فان اتفق انْ اُغلب فى النضال - وتغلب فى ملا

کے ساتھ ہلاک ہؤا وہ ہلاک ہو جائے - پس اگر یہ اتفاق ہوگیا کہ میں مغلوب ہوگیا - اور بلاغت میں تو

محاسن المقال - فاتوب على يدك بالاخلاص التام - واحسبك

غالب آیا پس میں تیرے ہاتھ پر اخلاص سے توبہ کروں گا - اور تجھے نیک بخت

من الاتقياء الكرام - وإن اتفق انّ الله اظهر غلبتى فى الجدال -

بزرگوں میں سے سمجھوں گا - اور اگر یہ اتفاق ہؤا کہ میں غالب آگیا -

فما اريد منك شيئًا الّا ان تتوب فى الحال - وتبايعنى بالتذلّل و

پس میں تجھ سے بجز توبہ کے اور کچھ نہیں چاہتا - اور نیز کہ اُسی وقت بکمال تذلّل تو

الانفعال - وتُصدّق دعواى بصدق البال - وتدخل فى سلك

مجھ سے بیعت بھی کرے اور صدق دل سے میرے دعوے کی تصدیق کرے - اور جلدی سے میری

جماعتى بالاستعجال - وتؤثرنى على النفس والعرض والمال - فان

جماعت میں داخل ہو جائے - اور اپنی جان اور آبرو اور مال پر مجھے اختیار کرے - پس اگر تو

كنت رضيت بهٰذه الشريطة - فتعال تعال بصحة النيّة - واشهد

اِس شرط پر راضی ہوگیا - پس صحت نیّت کے ساتھ آجا آجا اور ایک مجمع

مجمع الحق - ليتبيّن الرشد من الغيّ - وتعلم انّى ما أُريد فى

میں حاضر ہو تاکہ رُشد اور گمراہی میں فرق ہو جائے - اور تُو جانتا ہے کہ میں اِس دعوت میں یہ نہیں

هٰذه الدعوة - انْ تحسبنى الناس اديبًا فى العربيّة - ولا

چاہتا کہ مجھے لوگ عربی میں ادیب سمجھیں اور میں

ابالى ان يرمونى بجهالة - او يقولوا أمّيّ لا يطلع على صيغةٍ - إنْ

اِس بات کی پرواہ نہیں رکھتا کہ لوگ مجھے جاہل کہیں - یا یہ کہیں کہ ایک ناخواندہ ہے اسکو ایک صیغہ بھی معلوم

اريد الّا اقامة الاٰية - واثبات الدعوى بهٰذه البيّنة - ليتم

نہیں - میں تو صرف نشان کو قائم کرنا چاہتا ہوں - اور اس دلیل کے ساتھ دعوے کو ثابت کرنا میرا مقصد ہے - تا

حجّة الله على الناس - ولينجو الخلق من الوسواس - وليمتنعوا

لوگوں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے اور تا شیطان سے لوگ نجات پاویں - اور تا گمراہی سے

۱۵ مّن الغوایۃ - و تنکشف علیهم ابواب الهدایۃ - و یأتونی

باز آجائیں اور ان پر ہدایت کی راہیں کھل جائیں اور توبہ اور تصدیق

توّابین مُصدّقین -

کی حالت میں میرے پاس آئیں -

فان کنت تعاهدنی علیٰ هذا - ولست کالذی نقض

پس اگر تو اس بات پر میرے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور تو ایسا آدمی نہیں کہ عہد کو توڑ دے اور

العهد وآذا - فقم بهٰذا الشرط للنضال - وآتنی حالفًا بوجه الله

دُکھ دیوے - پس اس شرط کے ساتھ لڑائی کیلئے کھڑا ہو اور خدا کی قسم کھا کر میرے پاس

ذی الجلال - واشهد علیه عشرة عدل من الرجال - ثم اشتهرهُ

آجا اور اس پر دس عادل گواہوں کی گواہی کرلے - پھر وہ مضمون

بعد طبعه بصدق البال - فترانی بعده حاضرًا عندك

چھپوا کر مشتہر کردے - پس بعد اسکے تو مجھے بلاتوقف اپنے پاس حاضر پائے گا

فی الحال - كبازی متقضی علیٰ طیور الجبال - فتمزّق کل

ایسا جیسے باز جو پہاڑ کے پرندہ پر پڑتا ہے پس اسوقت تو بحکم

ممزّق باذن ربّ العالمین -

جناب الٰہی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا -

هٰذا عهد بینی و بینك - لیظهر منه مینی او مینك -

یہ وہ عہد ہے جو مجھ میں اور تجھ میں ہے تاکہ میرا یا تیرا جھوٹ ظاہر ہو جائے -

ولیهلك من کان من الکاذبین - وانّ الکذب یخزی اهله - و

اور تاکہ جھوٹا ہلاک ہو جائے - اور جھوٹ اُس کے اہل کو رسوا کرتا ہے - اور

یُحرق رحله - ولکنکم لا تبالون الله و یوم الاخزاء - و تقولون ما

اسکے اسباب کو جلا دیتا ہے لیکن تم لوگ خدا اور اسکے رسوا کرنے کے دن کی پرواہ نہیں کرتے - اور حیلو کو

تشاؤن بترك الحیاء - الا انّ لعنة الله علی المزورین - الذین

ترک کرکے جو چاہتے ہو کہتے ہو خبردار ہو کہ جھوٹ کو آراستہ کرنے والوں پر خدا کی لعنت ہے - وہ لوگ جو

یخفون الحق و یزینون الباطل و یریدون ان یطفؤا نور اللّٰه مفسدین۔ ۷۹

حق کو چھپاتے ہیں اور باطل کو زینت دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو مفسدانہ باتوں سے بجھا دیں۔

وقالوا اھجروا ھٰؤلاء ولا تلاقوھم مسلمین۔ ولا تصلّوا علٰی امواتھم

اور کہا کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو اور السلام علیکم کے ساتھ انکو مت ملو اور انکے مُردوں پر نماز مت پڑھو۔

ولا تتبعوا جنازاتھم۔ واقتلوھم ان قدرتم علٰی قتلھم فی حین۔

اور انکے جنازوں کے ساتھ مت جاؤ اور اگر قدرت پاؤ تو ان کو قتل کر ڈالو۔

واسرقوا اموالھم۔ وانھبوا رحالھم۔ وکفّروھم وسبوھم واشتموھم

اور ان کے مالوں کو چراؤ اور ان کے اسباب لوٹ لو اور انکو گالیاں دو اور تحقیر کرتے ہوئے

ولا تذکروھم الّا محقّرین۔ تبًّا لھم کیف نحتوا مسائل من عند

ان کا ذکر کرو ان کے لئے ہلاکت ہو کیونکر اپنے پاس سے مسئلے گھڑ لئے

انفسھم وما خافوا احکم الحاکمین۔ اولٰئک علیھم لعنة اللّٰه و

اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان پر خدا کی لعنت ہے اور

الملٰئکة واخیار الناس اجمعین۔ واولٰئک ھم شرّ البریّة

فرشتوں کی لعنت اور تمام نیک مردوں کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین

تحت السّماء ولو سمّوا انفسھم عالمین۔

خلائق ہیں اگرچہ اپنے تئیں مولوی کر کے پکاریں۔

ثم اعلم انی کتبت مکتوبی ھٰذا فی اللسان العربیّة۔

پھر تجھے معلوم ہو کہ میں نے یہ مکتوب اس لئے لکھا ہے کہ

لاختبرک قبل ان اجیئک للمناضلة فانّی اظنک غبیًّا ومن

تا کہ میں قبل اس کے کہ تیرے پاس آؤں تجھ کو آزما لوں کیونکہ میں تجھے جاہلوں میں سے خیال کرتا ہوں

الجاھلین۔ وما ارید ان یکون ذھابی الیک صلفة۔ واکون

اور میں نہیں چاہتا کہ میرا تیرے پاس آنا بے سود ہو اور میں نہیں چاہتا کہ میں

کالذی یقصد عذرة۔ او یأخذ فی یدہ روثة۔ وما ارید اَنْ اُعطی

ایسے شخص کی طرح ہو جاؤں جو پلیدی کا قصد کرتا ہے یا اپنے ہاتھ میں گوبر لیتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ایک جاہل

جاهلاً بحتا عزة المقابلة - وارفع له ذكره فى العامة - فان كنت
کو مقابلہ کی عزت دوں اور عام لوگوں میں اُس کا ذکر بلند کر دوں پس اگر تو اُس
من ادباء هذا اللسان - فلا يشق عليك ان تريني فى العربية
زبان کے ادیبوں میں سے ہے پس یہ بات تجھ پر گراں نہیں ہوگی کہ تو عربی میں بعض
بعض درر البيان - بل ان كنت بارعًا من غير التصلف والمين
گوہر بیان دکھلائے بلکہ اگر تو بغیر لاف وگزاف کے درحقیقت فصیح و بلیغ ہے
فستكتب جواب ذالك المكتوب فى ساعة او ساعتين -
پس عنقریب تو اس خط کا جواب ایک گھڑی یا دو گھڑی میں لکھ دے گا۔
ولا ترد مسئلتي كالجاهل المحتال - بل تملي بقدر ما امليت وترسل
اور میرے سوال کو جاہل حیلہ گر کی طرح ردّ نہیں کریگا بلکہ جسقدر میں نے لکھا ہے اسی قدر تو لکھے گا اور
فى الحال - وعليك ان تراعي مماثلتي فى النظم والنثر والمقدار - وتأتي بما
فی الفور روانہ کر دیگا۔ اور تیرے پر لازم ہوگا کہ نظم اور نثر اور مقدار میں مماثلت کی رعایت رکھے اور میری طرح
اتيت به من درر كدرر البحار - واذا فعلت كله فارسل الى مكتوبك
اپنے کلام کو جواہرات بلاغت سے پُر کرے۔ اور جب تو نے یہ سب کچھ کر لیا پس اپنا مکتوب عربی
العربي بالسرعة - ثم انزل ساحتك كالصاعقة المحرقة - ويفتح
جلدی میری طرف بھیجدے - پھر مَیں تیرے صحن خانہ میں جلانے والی بجلی کیطرح نازل ہو جاؤنگا۔ اور
الله بيننا بالحق وهو خير الفاتحين - وان كنت ما ارسلت جوابك
خداتعالیٰ ہم میں سچا فیصلہ کر دے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے اور اگر تو نے سات دن تک جواب نہ بھیجا
الى سبعة ايام - او ارسلت فى الهندية كعوام - او عربية غير
یا ہندی زبان میں عوام کی طرح بھیجا یا عربی غیر فصیح میں جو اُس
فصيحة كجهام - او ارسلت قليلا من كلام - فيثبت انك من
بادل کی طرح ہے جس میں پانی نہیں یا تو نے کچھ تھوڑا سا کلام بھیجا پس ثابت ہو جائے گا کہ تُو
السفهاء الجاهلين - لا من الادباء المتكلمين - ومن الجماوات - لا
جہلاء میں سے ہے نہ ادیبوں میں سے اور چارپایوں میں سے ہے نہ

مَن رجال یوثر نطقهم علی ثمار العجمات ـ فاترکک کما یترك سقط ملك

ان مردوں میں سے ہو کہ اُن کا نطق کھجوروں سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ پس مَیں تجھے چھوڑ دُونگا جیساکہ ردّی

من المتاع ـ واعرض عنك کاعراض الناس عن السباع ـ واشیع

متاع چھوڑ دی جاتی ہو اور تجھ سے کنارہ کرونگا جیساکہ درندوں سے کنارہ کیا جاتا ہے۔ اور عقلمندوں

فی هٰذا الباب شیئًا لاولی الالباب والمستبصرین ـ

کے لئے اس بارے میں کچھ چھپوا دوں گا۔

واما تدعونی متفردًا فی المباهلة ـ فهٰذا دجلك وکیدك

اور تو جو مباہلہ کے لئے اکیلا مجھے بُلاتا ہے سو یہ اسے دیو بادیہ

یا غول البادیة ـ الا تعلم ایها الدجّال ـ والغوی البطّال ـ انّ الشرط

تیرا مکر ہے کیا تُو اے دجّال اور گمراہ بطّال نہیں جانتا۔ کہ میری طرف سے

منی فی المباهلة مجیٔ عشرة رجال ـ لملاعنة وابتهال ـ فی حضرة

مباہلہ کے لئے دس آدمی کی شرط ہے جو ملاعنہ اور ابتہال کے لئے آئیں

معین الصادقین ـ فما قبلت شریطتی ـ وکان فیه نفعك لا منفعتی

پس تُو نے میری شرط کو قبول نہیں کیا اور اس میں تیرا نفع تھا نہ میرا

ثم اردت ان اتم الحجة علیك وعلٰی رهطك المتعصّبین ـ فرضیتُ

پھر مَیں نے ارادہ کیا کہ تجھ پر اور تیرے گروہ پر حُجّت پُوری کروں پس مَیں تین

بثلثة من رجال عالمین ـ وخففتُ علیك وقنعت یاعدو الاخیار ـ

آدمیوں کے ساتھ راضی ہو گیا اور تیرے پر مَیں نے تخفیف کر دی اور مَیں نے کہا کہ اے نیکوں کے

بان تباهلنی مع عبد الواحد وعبد الجبّار ـ وانهما اکابر جماعتك

دشمن عبد الواحد اور عبد الجبّار کو لیکر میرے ساتھ مباہلہ کر اور وُہ دونوں تیری جماعت کے بزرگ

وحرّاث زراعتك ـ وابناء شیخ امین ـ ففررت فرار الظلام من النور ـ

اور تیری کھیتی کے زمیندار اور امین شیخ کے بیٹے ہیں پس تُو ایسا بھاگا جیساکہ اندھیرا روشنی سے

وولیت دُبُر الکذب والزور ـ ودخلت الجحر کالمتخوفین ـ وما وَرَد

بھاگتا ہے اور جھوٹ کی پیٹھ کو تُو نے پھیر لیا۔ اور ڈرنیوالوں کی طرح سُوراخ میں جا چھپا۔ اور تیرے

علیٰ صاحبیك۔ انهما فرّا وقفاء اعینیك۔ وما جاء انی کالمباهلین۔ مثك

دونوں صاحبوں کو کیا پیش آیا وہ دونوں بھاگ گئے اور تجھے اندھا کر گئے۔ اور مباہلہ کرنیوالوں کیطرح میرے مقابل پر نہ آئے۔

وایّ خوف منعهما من المباهلة۔ ان کانا یکفّرانی علیٰ وجه البصیرة۔

اور کس خوف نے اُن کو مباہلہ سے منع کیا اگر وہ علیٰ وجہ البصیرۃ مجھ کو کافر جانتے تھے۔

فاین ذهبا ان کانا من الصادقین۔ ومن اقوالك فی اشتهارك۔ انك

پس وہ کہاں چلے گئے اگر وہ سچے تھے۔ اور منجملہ تیرے اقوال کے جو تیرے اشتہار میں ہیں

خاطبتنی وقلت بکمال اصرارك۔ انك تحترق فی النار وتغرق فی الماء

جو تُونے مجھے مخاطب کرکے بکمال اصرار کہا ہے کہ تو آگ میں جل جائیگا اور پانی میں غرق ہوجائیگا

ولا یمسنی ضر لو دخلتهما واحفظ من البلاء۔ اما الجواب۔ فاعلم ایّها الکذّاب

اور مجھے اگر ان دونوں میں داخل ہوں کچھ دُکھ نہیں پہنچے گا۔ مگر ہمارا جواب اے کذّاب یہ ہے کہ تو پہلے

انك رایت کل ذالك بعد المباهلة الاولیٰ۔ واغرقت واحرقت یا فضلة النوکیٰ۔

مباہلہ کے بعد یہ سب کچھ دیکھ چکا ہے۔ اور تو غرق کیا گیا اور جلایا گیا اے احمقوں کے فضلے۔

فانبئنا این خرجت من الماء۔ بل مُتّ فی ماء التندّم کالاشقیاء واین نجّیت من

پس ہمیں بتلا کہ کب تو پانی میں سے نکلا۔ بلکہ تُو تو ندامت کے پانی میں بدبختوں کی طرح ڈوب گیا اور کہاں تجھے آگ سے

النار۔ بل احترقت بنار الحسرة التی تطلع علی الاشرار۔ وما صارت النار علیك بردًا و

نجات حاصل ہوئی۔ بلکہ تُو اس حسرت کی آگ سے جل گیا جو شریروں پر بھڑکتی ہے۔ اور تیرے پر آگ ٹھنڈی نہ ہوئی۔

سلامًا۔ بل اکلتك نار اخزاء الله ولقیت الامًا۔ وکذالك یخزی الله المفترین۔

بلکہ خدا کی رُسوا کرنے کی آگ تجھ کو کھا گئی اور کئی دردوں کو تُو جا ملا۔ اور اسی طرح خدا مفتریوں کو رُسوا کرتا ہے۔

انّ الذین یتکبّرون بغیر الحق هم الفاسقون حقًا ولو حسبوا انفسهم

وہ لوگ جو ناحق تکبر کرتے ہیں وہی درحقیقت فاسق ہیں اگرچہ اپنے تئیں

من الصّالحین۔ والذین وجدوا فضل ربّهم یعرفون بانوارهم۔ ویمشون علی الارض

صالح سمجھیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کا فضل پانے والے ہیں وہ اپنے نوروں سے پہچانے جاتے ہیں اور تواضع کے ساتھ

هونًا لانکسارهم۔ ولا یمشون مستکبرین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد لله ربّ العالمین۔

زمین پر چلتے ہیں اور تکبر سے قدم نہیں رکھتے۔ اور آخری دُعا ہماری الحمد للہ ربّ العالمین ہے۔

اَنّی صدوق مصلح متردم — سَمّ معاد اتی وسلمی اسلم
میں صادق اور مصلح ہوں — اور میری دشمنی زہر اور میری صلح سلامتی ہے ص۳ے

انی انا البستان بستان الھُدٰی — تأتی الیّ العَین لا تتصرّمُ
مَیں باغ ہدایت ہوں — میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا

روحي لتقدیس العلیّ حمامۃ — او عندلیب غارد مترنم
میری رُوح خدا کی تقدیس کے لئے ایک کبوتر ہے — یا بُلبُل ہے جو خوش آوازی سے بول رہی ہے

مَا جئتکم فی غیر وقت عابثًا — قد جئتکم والوقت لیل مظلم
مَیں تمہارے پاس بے وقت نہیں آیا — میں اس وقت آیا کہ ایک اندھیری رات تھی

صارت بلاد الدین من جدب عتا — اقوٰی واقفر بعد روض تعلم
دین کی ولایت بباعث قحط کے جو غالب آگیا — خالی ہوگئی بعد اسکے جو وہ ایک باغ کی طرح تھی

ھل بقی قوم خادمون لدیننا — ام ھل رئیتَ الدین کیف یُحطّمُ
کیا وہ قوم باقی ہے جو ہمارے دین کی خدمت کریں — اور کیا تو نے نہیں دیکھا کہ دین کو کس طرح مسمار کیا جاتا ہے

فاللّٰہ اَرسلنی لاُحیِ دینہ — حق فھل من راشدٍ یستسلمُ
سو خدا نے مجھے بھیجا تاکہ مَیں اسکے دین کو زندہ کروں — یہ سچ ہے پس کیا کوئی ہے جو اطاعت کرے

جھد المخالف باطل فی اَمرنا — سیف من الرحمٰن لا یتثلّم
مخالف کی کوشش ہمارے امر میں باطل ہے — یہ خدا کی تلوار ہے جس میں رخنہ نہیں ہو سکتا

فی وجھنا نور المھیمن لائح — ان کان فیکم ناظر متوسم
ہمارے مُنہ میں خدا تعالیٰ کا نور واضح ہے — اگر کوئی تم میں دیکھنے والا ہو

اَلیوم یُنقض کل خیط مکائد — لیّن سحیل او شدید مُبۡرم
آج ہر ایک مکر کا تاگا توڑ دیا جائے گا — نرم اک تارہ ہو یا سخت دو تارہ ہو

من کان صوّالًا فیُقطع عرقہ — یُردیہ عالیۃ القنا او لھذم
پس جو شخص حملہ آور ہو پس اسکی رگ کاٹ دی جائیگی — اور نیزہ کا اُوپر کا سرا یا نیچے کا سرا اُسکو ہلاک کردیگا

اللّٰہ اٰثرنا و کفّل امرنا — فالقلب عند الفتن لا یتجمجمُ
خدا نے ہمیں چن لیا اور ہمارے کام کا متکفل ہوگیا — پس دل فتنوں کے وقت متردد نہیں ہوتا

ملك فلا يُخزى عزيز جنابه ۔ ان المقرب لا اباً لك يُكرَمُ
وہ بادشاہ ہے اسکی جناب کا عزیز کبھی رسوا نہیں ہوتا ۔ اور مقرب ضرور عزت پالیتا ہے

كفّر وما التكفير منك ببدعةٍ ۔ رسم تقادم عهده المتقدمُ
تو مجھے کافر کہتا رہ اور کافر کہنا کوئی بدعت نہیں ۔ یہ تو ایک پرانی رسم چلی آتی ہے

قد كفّرت من قبل صحب نبيّنا ۔ قالوا اللئام كفرة وهم همُ
اس سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کافر ٹھہرائے گئے ۔ اور روافض نے کہا کہ یہ لئیم کافر ہیں اور انکی شان وہی ہے جو ہے

انظر الى المتشيعين ولعنهم ۔ ما غادروا نفسا تعز وتُكرم
شیعوں اور اُن کی لعنت کی طرف دیکھ ۔ جو کسی ذی عزت کو اُنہوں نے نہیں چھوڑا

جاءتك ايآتي فانت تكذّب ۔ شاهدت رايآتي فانت تكتمُ
میرے نشان تیرے پاس آئے اور تو تکذیب کر رہا ہے ۔ اور میرے جھنڈوں کو تُو نے مشاہدہ کیا اور پھر پوشیدہ رکھتا ہے

يا من دنیٰ منّی بسیف زجاجة ۔ فاحذر فانی فارس مستلئم
اے وہ شخص جو آبگینہ کی تلوار کے ساتھ میرے پاس آیا ۔ مجھ سے ڈر کہ میں سوار زرہ پوش ہوں

يُدرِيك من شهد الوقائع انني ۔ بطل وفي صفّ الوغیٰ متقدم
وقائع شناس آدمی تجھے جتلا دے گا ۔ میں دلیر ہوں اور جنگ کی صف میں سب سے پہلے

كم من قلوب قد شققتُ جذورها ۔ كم من صدورٍ قد كلمتُ واكلمُ
بہت سے دلوں کی جڑیں میں نے پھاڑ دیں ۔ اور بہت سے سینوں کو میں نے زخمی کردیا اور کرتا ہوں

واذا نطقتُ فان نطقي مفحم ۔ سيف فيقطع من يكيد ويجذم
اور جب میں بولوں تو میرا نطق مُنہ بند کرنیوالا ہے ۔ تلوار ہے پس وہ مکر کرنیوالوں کو کاٹ دیتی ہے

حاربتُ كل مكذّب وبآخرٍ ۔ للحرب دائرة عليك فتعلمُ
ہر ایک مکذب سے میں لڑا اور سب سے آخر ۔ تیرے پر لڑائی کا چکر آئے گا اور پھر تُو جان لیگا

یا لائمی ان المكارم كلها ۔ فی الصّدق فاسلك سبل صدق تسلم
اے میرے ملامت کرنیوالے تمام بزرگیاں صدق میں ہیں ۔ پس صدق کا طریق اختیار کر تا سلامت رہے

ان كنت ازمعت النضال فاننا ۔ نأتی كما يأتی لصيد ضيغم
اگر تُو نے مقابلہ کا قصد کیا ہے ۔ پس ہم اس شیر کی طرح آئینگے جو شکار کیلئے آتا ہے

مـ۵

هَلاّ اریتَ العلم یا ابن تصلّفٍ
اے لاف کے بیٹے تو نے اپنا علم کیوں نہ دکھلایا

ان کنتَ عَلاّما بمَا لاَ اَعْلَمُ
اگر تو وہ چیزیں جانتا تھا جو مجھے معلوم نہیں

قد ضاع عمرك فی السّفاهة والعما
تیری عمر سفاہت میں اور نابینائی میں ضائع ہو گئی

طوبیٰ لمن بعد السّفاهة یحلمُ
مبارک وہ شخص جو سفاہت کے بعد عقلمند ہو جائے

قد جاء انّ الظنّ اثم بعضه
قرآن شریف میں آیا ہے کہ بعض ظن گناہ ہیں

فارفق ولا یضلل جنانك ماثم
پس نرمی کر اور تیرے دل کو گناہ گمراہ نہ کرے

الکبر یُخزی اهله العاتی ومن
تکبّر۔ تکبّر کرنے والے کو رُسوا کرتا ہے

لله یصغر فالمهیمن یُعظّمُ
اور جو خدا کیلئے چھوٹا ہوتا ہے خدا اُسکو بڑا کر دیتا ہے

یا ایّها النّاس اذکروا اٰجالکم
اے لوگو اپنا وقتِ موت یاد رکھو

ان المنایا لا ترد و تهجمُ
اور موت جب آتی ہے تو روکی نہیں جاتی اور یکدفعہ آتی ہے

یا ایّها النّاس اعبدوا خلّاقکم
اے لوگو اپنے پیدا کرنے والے کی پرستش کرو

توبوا وان الله ربٌّ ارحمُ
توبہ کرو اور خدا ارحم الراحمین ہے

انی اری الدنیا تمرّ بساعة
میں دُنیا کو دیکھتا ہوں کہ جلد گذر جاتی ہے

غیمٌ قلیل الماء لا یتلوّم
یہ ایک ایسا بادل ہے جس میں پانی تھوڑا ہے اور زیادہ توقف نہیں کرتا

فلهٰذه لا تسخطوا معبودکم
پس اس دُنیا کے لئے اپنے معبود کو ناراض مت کرو

توبوا وطوبیٰ للّذی یتندّم
توبہ کرو اور مبارک وہ جو متندم ہوتا ہے

توبوا ان العذر لغو بعد ما
توبہ کرو اور اُس وقت توبہ کرنا بے فائدہ ہے

کُشِفَتْ سرائرکم واُخِذَ المجرم
جبکہ تمہارے بھید کھولے گئے اور مجرم پکڑا گیا

انا صرفنا فی النصیحة رحمة
ہمنے از روئے رحمت وہ سب نصیحت دینے میں خرچ کر دیا ہے

ماحمل حسن بیاننا و تکلم
جو کچھ کہ ہمارا حق بیان برداشت کر سکا

والله انی قد بُعثتُ لخیرکم
بخدا میں تمہاری بھلائی کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں

والله انی مُلهم و مُکلّمُ
اور بخدا میں مُلہم اور مُکلّم ہوں

اِن کنت تبغی حربنا فنحارب
اگر تو ہماری لڑائی کو چاہتا ہے پس ہم لڑائی کرینگے

بارز فانی حاضر متخیم
میدان میں آ کہ ہم حاضر ہیں اور خیمہ لگا رہے ہیں

القَصِيدَة الثانية

لك الحمد یا ترسي وحرزي وجوسقي
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو
بحمدك يُرْوى كل من كان يستقي
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بذكرك يجري كل قلب قد اعتقىٰ
تیرے ذکر کیساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے
بحبك يحيىٰ كل مَيتٍ ممزّق
اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مُردہ زندہ ہو جاتا ہے

وباسمك يُحفظ كل نفس من الرّدا
اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے
وفضلك ينجي كل من كان يُزبق
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وما الخير الا فيك يا خالق الورىٰ
اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین
وما الكهف الّا انت يا متكا التقى
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وتعنوا لك الافلاك خوفا وهيبة
اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں
وتجري دموع الراسيات وتثبق
اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

وليس لقلبي يا حفيظي وملجائي
اور میرے دل کیلئے اے میرے نگہبان اور پناہ
سواك مريح عند وقت التأزق
کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو

يميل الورىٰ عند الكروب الى الورىٰ
دُکھ کے وقت خلقت خلقت کیطرف توجہ کرتی ہے
وانت لنا كهف كبيتٍ مُسَرْدق
اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

وانك قد انزلت آيٰت صدقنا
اور تُونے ہمارے صدق کے نشان اُتارے ہیں
فويل لغُمْرٍ لا يراها و ينهق
پس نادان ہلاک شدہ ہے جو ان نشانوں کو نہیں دیکھتا اور بیہودہ شور کرتا ہے

الم یر عجلاً مات فی الحی داميا
کیا اس گوسالہ کو اسنے نہیں دیکھا جو اپنے قبیلہ میں خون آلودہ ہو کر مر گیا
اهٰذا من الرحمٰن او فعل بندق
کیا یہ خدا کا فعل ہے یا میری بندوق کا کام ہے

ارى الله آيته بتدمير مفسد
خدا نے اپنا نشان ایک مفسد کو ہلاک کر کے دکھلا دیا
وتعرفها عين رئت بالتعمّق
اور اُس نشان کو وہ آنکھ پہچان سکتی ہے جو غور سے دیکھے

وما كان هٰذا اول الآي للعدا
اور یہ دشمنوں کے لئے کوئی پہلا نشان نہیں
بل الآي قد كثرت فامعن و حقق
بلکہ نشان بہت ہیں پس سوچ اور تحقیق کر

وَلِلّٰہِ اٰیٰت لتائید دعوتی
اور میری تائید دعوی میں خدا کے لئے نشان ہیں

فانس بعین الناظر المتحمق
پس اُس آنکھ سے دیکھ جو سوچنے والی اور غور کر کے دیکھا کرتی ہے

الا ربّ یوم قد بدت فیہ اٰیٰنا
خبردار ہو بہت سے ایسے دن ہیں جنمیں ہماری نشانیاں ظاہر ہوئیں

ولا سیّما یوم علا فیہ منطقی
بالخصوص وہ دن جسدن میری تقریر غالب آئی

اذا قام عبد اللّٰہ عبد کریمنا
اور جسوقت مولوی عبد الکریم صاحب کھڑے ہوئے

وکان بحسن اللحن یتلو ویبعق
اور حُسن آواز سے پڑھتے اور ترجیع کے ساتھ آواز کرتے تھے

فکل من الحضار عند بیانہ
پس تمام حاضرین اس کے بیان کے وقت

کمثل عطاشی اھرعوا او کاعشق
پیاسوں کی طرح یا عاشقوں کی طرح دوڑے

وقاموا بجذبات النشاط کانّھم
اور نشاط کے جذبوں کے ساتھ کھڑے ہوگئے گویا کہ اُنہوں نے

تعاطوا سُلافا من رحیق مزھزق
وہ شراب لی جو اُس شراب کی قسم میں سے تھی جو رقص آور ہو

ومالت خواطرھم الیہ لذاذۃً
اور اُنکے دل اسکی طرف لذت کے ساتھ ایسے میل کر گئے

کمثل جیاعٍ عند خبز مرقّق
جیسا کہ بھوکے نرم چپاتیوں کی طرف میل کرتے ہیں

فاخرج حیّات العدا من جحورھا
پس اُس نے دشمنوں کے سانپوں کو اُنکے سوراخوں سے باہر نکالا

وانزل عصمًا من جبال التّغرق
اور پہاڑی بکریوں کو بخل کے پہاڑوں سے نیچے اُتارا

وکانوا بھمسٍ یحمدون کانّہ
حفیف طیور او صداء التّمطق
اور نرم آواز سے تعریف کرتے تھے۔ گویا وہ پرندوں کی ہلکی آواز تھی جب جانور صف باندھ کر اُٹھتے ہیں یا زبان کے ساتھ بقیہ غذا کو چاٹنے کی آواز تھی

حداھم فلم یترک بھا قلب سامعٍ
اُنکو خوشی آوازی سے چلایا اور کسی دل کو نہ چھوڑا

ولا اُذنا الّا حدا مثل غیھق
اور نہ کسی کان کو مگر اُونٹ کی طرح اُس کو چلایا

کانّ قلوب النّاس عند کلامہ
گویا لوگوں کے دل اُس کے کلام کے وقت

علیٰ قلبہ لفّت کنبت مُعلّق
اُسکے دل پر لپیٹے گئے جیسا کہ ایک بوٹی درخت پر لپیٹی جاتی ہے

وکان کسمطی لؤلوءٍ وزبرجدٍ
اور موتی اور زبرجد کی دو لڑیوں کی طرح وہ مضمون تھا

وکان المعانی فیہ کالدرّ تبرق
اور معانی اس میں موتیوں کی طرح چمکتے تھے

الیہ صَبَت رَغبًا قلوب اولی النّھیٰ
عقلمندوں کے دل اسکی طرف رغبت سے جھک گئے

اذا ماراؤا دُررًا وسمط التّزیّق
جسوقت اُنہوں نے موتی دیکھے اور زینت کی لڑی دیکھی

مث

وَمِنْ عجب قد اخذ کل نصیبہٗ
اور تعجب تو یہ ہے کہ ہر ایک نے اپنا حصہ لے لیا
وفی السمط کانت دررہ لم تُفرّق
حالانکہ رشتہ کے موتی رشتہ میں موجود رہے اور اس سے الگ نہ ہوئے

اذا رُفِعت استارھا فکانّھا
اور جب ان کے پردے اُٹھائے گئے
عذاریٰ ارین الوجہ من تحت بُخْنق
پس وہ باکرہ عورتیں تھیں جنہوں نے برقع میں سے مُنہ نکالا

فظل العذاریٰ ینتھبن بجلوۃ
پس اُن باکرہ عورتوں نے یہ شروع کیا
بحاءَ قلوب المبصرین بمازق
کہ وُہ عارفوں کے دِلوں کے مال کو لڑائی میں لوٹتی تھیں

فشبر من الایوان لم یبق خالیاً
پس میدان میں سے ایک بالشت جگہ خالی نہ رہی
لما ملاء الایوانَ عشاق منطقی
کیونکہ اس ایوان کو میرے سخن کے عاشقوں نے بھر دیا

وکان الاناس لمیلھم نحو کلمتی
باقطارہ القصویٰ کطیر مرنّق
اور لوگ بباعث اسکے کہ انکو میرے کلام کیطرف میل تھا۔ اس ایوان کے کنارہ پر ایسے تھے کہ جیسے ایک پرندہ ایکطرف پرواز کرکے جانا چاہے

وقوفا بھم صحبی لخدمۃ دینھم
اور اُن کے پاس میرے دوست کھڑے تھے
یرون عجائب ربّھم من تعمّقِ
جو خدا تعالیٰ کے عجائب کام دیکھ رہے تھے

وکم من عیون الخلق فاضت دموعھا
اور بہتوں کے آنسو جاری ہو گئے
اذا ما رئوا اٰیٰت ربٍّ مُوفّقِ
جبکہ اُنہوں نے خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے

وکانوا اذا سمعوا کلاما کلؤلؤ
اور لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جس وقت وہ اس کلام کو جو مثال کو سنتے تھے
وکلما تفرّحھم کمسك مدقق
اور اُن کلمات کو سُنتے تھے جو مشک باریک کردہ کیطرح تھے

یقولون کرّرھا وارو قلوبنا
کہتے تھے دوبارہ پڑھ اور ہمارے دِلوں کو سیراب کر
وھُزّ علینا من عُذیقِك وانتق
اور اپنی کھجوروں کو ہمارے پر ہلا اور جھاڑ

ھُنالك لاحت اٰیۃ الحق کالضّحیٰ
اس جگہ دن کی طرح نشان خدا کا ظاہر ہو گیا
فھل عند امرء واضح من مُبرّق
پس کوئی ہے کہ ایک واضح امر کو آنکھ کھولکر دیکھے

وانی سُقیتُ الماء ماء المعارف
اور مَیں معارف کا پانی پلایا گیا ہوں
واعطیت حکما عافھا قلب احمق
اور وہ حکمتیں بھی مجھے عطا کیگئی ہیں جو صرف احمق ان سے کراہت کرتا ہے

یمانیۃ بیضاء درر کانّھا
وہ یمنی حکمتیں موتیوں کی مانند ہیں گویا وہ
جواھر سیف قد فداھا لموبق
تلوار کے جوہر ہیں جو کُشتہ حُسن کا خون بہا ہیں

فکان بکلماتی یجرّ قلوبھم ۔ الیه ولم یسحر ولم یتملق ص ۹۰

پس وہ میرے کلموں کے ساتھ اُنکے دلوں کو کھینچتا تھا ۔ اور نہ کوئی سحر تھا اور نہ کوئی دلجوئی تھی

واضحی یسحّ الماء ماء فصاحۃ ۔ علیٰ کل قلب مستعد مجعفق

اور اُس نے شروع کیا کہ ہرایک مستعد ۔ دل پر جو طیار ہو فصاحت کا پانی گراتا تھا

وکلٌ اداعوا من اساریر وجھھم ۔ سرورًا وذوقاً ماینافی التازق

اور ہرایک نے اپنے چہرہ کے نقشوں سے ۔ وہ سرور ظاہر کیا جو تنگ دِلی کے منافی تھا

ومن سمع قولاً غیر ماقرء فاشتکی ۔ کماتشتکی ابل عقیب التبرق

اور جس نے میرے قول کے سوا کوئی اور قول سُنا۔ پس اُسنے گلہ کیا جیساکہ اونٹ بروق کی بوٹی کھاکر زحمت کی شکایت کرتا ہے

وکانوا کمحو بعالم سکتۃ ۔ فیاعجباً من میلھم کالمتعشق

اور وہ لوگ عالم سکتہ میں محو کی طرح تھے ۔ پس کیا عجیب انکی میل تھی جو عشق کے مانند ساتھ تھی

وکم حکم کانت بلفّ کلامنا ۔ وکم درر کانت تلوح وتبرق

اور بہت سی حکمتیں ہمارے کلام میں تھیں ۔ اور بہت سے موتی ستارہ کیطرح چمک رہے تھے

جرائد اقوام تصدت لذکرھا ۔ لما رغبوا فی وصف قولی کمنتقی

قوموں کے اخباروں نے اُس کا ذکر کیا ہے ۔ کیونکہ انہوں نے باکے چننے والوں کیطرح میرے قول کیطرف رغبت کی ہے

تری زمر الادباء فی اخبارھم ۔ اشاعوا کلامی للاناس کمشفق

تو انکو دیکھتا ہو کہ انہوں نے اپنے اخباروں میں ۔ میرے کلام کو لوگوں میں مشفق کی طرح شائع کیا

وکانت مضامینی کغید بلطفھا ۔ فاصبت بحسن ثم لحن کیلمق

اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے ۔ پس حسن کے ساتھ پھر اس آواز کیساتھ جو بطور قہقہہ کے تھی دل اسکی طرف جھک گئے

ولما راٰھا اھل رای تمایلت ۔ علیه عیون قلوبھم بالتومق

اور جب اُس مضمون کو اہل الرائے لوگوں نے دیکھا ۔ تو انکے دِلوں کی آنکھیں دوستی کیساتھ اس طرف جھک گئیں

ومرّ علی الاعداء بعض رشاشھا ۔ فنفیانھا قد غسل اوساخ خنبق

اور بعض رشحات اُس کے دشمنوں پر گرے ۔ پس اُسکے اُڑنے والے قطروں نے متکبر بخیل کے میلوں کو دھو دیا

الیٰ ھذہ الایام لم ینس ذکرھا ۔ وکل لطیف لامحالۃ یُرمق

ان دنوں تک اُن کا ذکر فراموش نہیں ہوا ۔ اور ہرایک لطیف ناچار ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اور نظریں اسکی طرف لگی رہتی ہیں

منہ جزى الله عنى مخلصى حين قرءها — فصارت مضامين العدا كالممزّق

میرے مخلص کو خدا جزائے خیر دے جبکہ اُس نے وہ مضمون پڑھا — پس دشمنوں کے مضمون پارہ پارہ ہو گئے

وكان الاناس غداة يوم قيامه — حراصًا اليه كمثل طفل لبلعق

اور جس دن وہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ — اسکی طرف ایسے حریص تھے جیسا کہ ایک بچہ عمدہ کھجور کیلئے

واخبرنى من قبل ربّى بوحيه — وقال سيعلوا ما كتبتَ ويبرق

اور خدا نے پہلے سے بذریعہ وحی مجھے خبر دی — اور کہا کہ جو کچھ تو نے لکھا ہے غالب رہیگا اور اسکی چمک ظاہر ہوگی

فشهدت جذور قلوبهم انها علت — وفاقت وراقت كل قلب كصملق

پس انکے دلوں نے گواہی دی کہ وہ مضمون غالب رہا — اور فائق ہوا اور ہر ایک سیدھے اور صاف دل کو اچھا معلوم ہوا

ترآئ بعين الناس حسن نكاتها — وكلماتها كانها بيض عقعق

لوگوں کی نظر میں اُس کے نکات — اور کلمات ایسے دکھائی دیئے کہ گویا وہ عقعق کے انڈے ہیں

فوقعت مضامينى على كل منكر — كعضب رقيق الشفرتين مُشقّق

پس میرے مضامین منکروں پر ایسے پڑے — جیسے کہ ایک تلوار پتلے کنارہ والی پھاڑنے والی

وكل من الاحرار القوا قلوبهم — الينا بصدقٍ غير من كان مُمحَق

اور تمام آزاد طبعوں نے اپنے دل ہماری طرف پھینک دیئے — صدق کیساتھ بجز ایسے شخص کے جو خیر و برکت سے بے نصیب تھا

فصدنا بكلم كل صيد معظّم — كاسد و نمر غير فارو خرنق

پس ہم نے بڑے بڑے شکاروں کو شکار کر لیا — مثل شیر اور چیتا کے اور چوہا اور خرگوش باہر رہ گیا

وتركوا القولى رايهم فكانهم — خذولٌ اتت ترعى خميلة منطق

اور میرے قول کیلئے انہوں نے اپنے قول چھوڑ دیئے — پس گویا کہ وہ منفرد ہرنیاں تھیں جو میرے سخن کے باغ میں چرنے لگیں

على السن قد دار ذكر كلامنا — وقد هنّوءونا كالحبيب المشوّق

اور زبانوں پر ہمارے کلام کا ذِکر وارد ہوا — اور دوست آرزومند کیطرح ہمیں مبارکباد دی

وسرّ عيون الناظرين صفاءه — كورد طري الجسم لم يتشقق

اور دیکھنے والوں کے دلوں کو اسکی صفائی نے خوش کیا — مثل گلاب کے پھول کے جو تازہ ہو اور پھٹا ہوا نہ ہو

ولما بدت روض الكلام تضعضعت — قلوب العدا وتواردوا بالتانّق

اور جب کلام کے باغ ظاہر ہوئے تو دشمنوں کے دِل ہل گئے — اور تعجب کرتے ہوئے ان باغوں میں داخل ہوئے

وقد جد شیخ المبطلین لمنعهم
اور شیخ بٹالوی نے انکے منع کرنیکے لئے کوشش کی

فهل عند شوقٍ غالب من معوّقِ ص۸۱
مگر شائق کو کون روک سکتا ہے

تسلت عمایات الهنود بسمعها
ہندوؤں کے کورانہ خیال اس مضمون سے دور ہو گئے

وما قلّ بخل الشیخ فانظر وعمّقِ
اور شیخ بطالوی کا بخل دور نہ ہوا پس سوچ اور غور کر

ففاضت دموعی من تذکر بخله
پس مجھے اس کے بخل کا خیال کرکے رونا آیا

اهذا هو الرجل الذی کان یتقی
کیا یہ وہی شخص ہے جو پرہیزگاری دکھلاتا تھا

اذا قام للاسماع شیخ بطالةٍ
اور جب سنانے کے لئے شیخ بٹالوی اٹھا

ففرّت جموعٌ کارهین کجورقِ
تو اکثر لوگ کراہت کرکے شتر مرغ کی طرح بھاگے

ولمّا تلا الشیخ المزوّر ما تلا
اور جب شیخ دروغ آرا نے پڑھا جو پڑھا

فکان الاناس یرونه کیف ینطق
پس لوگ اس کو دیکھتے تھے کہ کیونکر پڑھتا ہے

وکان یعتّ الکلم من غیر حاجة
اور وہ کلموں کو بغیر حاجت کے بار بار پڑھتا تھا

ویاتی بالفاظ کصخر مدملقِ
اور بڑے بھاری پتھر کی طرح الفاظ لاتا تھا

ومن سمع قولی قبلهٗ ظنّ انّهٗ
اور جو شخص میرا قول اس سے پہلے سن چکا تھا

لدی ثمرات الحذق نافض عسبق
وہ خیال کرتا تھا کہ کھجور کے پھلوں کے پاس کھڑا ہوتے ہوئے ایک گرے درخت کا پھل توڑ رہا ہے

وقال اری الاسلام کالجوّ خالیًا
اور کہا کہ میں اسلام کو پول کی طرح خالی دیکھتا ہوں

وما ان اری الاٰیٰت من صالح تقی
اور کوئی صاحب کرامت اس میں پایا نہیں جاتا

فصال علی الاسلام فی جمع العدا
پس دشمنوں کے مجمع میں اسلام پر حملہ کیا

وقد کان یعلم انّه یتخلق
اور وہ خوب جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا تھا

وحمد کبراء الهنود ودینهم
اور ہندوؤں کے بزرگوں اور انکے دین کی تعریف کی

وداهن من وجه النفاق کمنفقِ
اور محتاجوں کی طرح نفاق سے مداہنہ کیا

اراد لیخزی دیننا من عداوتی
اسنے ارادہ کیا کہ میری عداوت سے دین کو رسوا کرے

فاخزاه ربّ قادر حافظ الحق
سو خدائے قادر حق کے محافظ نے اسکو ہی رسوا کر دیا

فلمّا راؤا سیر الغراب بنطقه
پس جب لوگوں نے کوّے کی سیرت اسکے نطق میں دیکھی

فقالوا لك الویلات انك تنعق
تو انہوں نے کہا تجھ پر واویلا تو کاں کاں کر رہا ہے

صلہ ۸۲ وقالوا له یا شیخ وقتك قد مضیٰ
اور لوگوں نے کہا کہ اے شیخ تیرا وقت گذر گیا

فاحسن الینا بالسکوت واطرق
پس اپنی خاموشی سے ہم پر احسان کر

ولما اصرّ علی القیام وما نایٰ
پس جب اپنے قیام پر اصرار کیا اور دُور نہ ہوا

فقیل علیٰ عقبیك انك تدمق
پس کہا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تُو بےاجازت کھڑا ہوتا ہے

فما طاوع الاحرار حمقا وما انتھیٰ
پس حماقت کی وجہ سے اُسنے اچھوں کی بات کو نہ مانا اور باز نہ آیا

فقالوا اذا صه صه ولا تك مقلق
پس لوگوں نے کہا کہ چُپ رہ اور بےآرام نہ کر

فلما ابیٰ فنفاه صدر المنتدیٰ
پس جبکہ سرکشی کی تو میر مجلس نے اُسکو نکال دیا

بزجر یلیق بذي مکائد فسق
اور اُسے جھڑکی کے ساتھ نکالا جو فاسقوں کا علاج ہے

اهان المهیمن من اراد اهانتی
خدا نے اُس شخص کو ذلیل کیا جو میری ذلت چاہتا تھا

فرمق ومیض الحق ان کنت ترمق
پس حق کی چمک کو دیکھ اگر دیکھ سکتا ہے

یدُ الله تحمی نفس من هو صادق
خدا کا ہاتھ صادق کی حمایت کرتا ہے

وان المزوّر یضمحل ویزهق
اور جھوٹا مضمحل ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے

وتبقی رجال الله عند نهابر
اور خدا کے مرد مصیبتوں کے وقت باقی رہتے ہیں

علی النار تفنی الکاذبون کزیبق
اور جھوٹے آگ پر پارہ کی طرح فنا ہو جاتے ہیں

اذا ما بدت نار من الله فتنة
جس وقت خدا کی آگ آشکارا ہوتی ہے

فکل کذوب لا محالة یحرق
پس ہر ایک جھوٹا جلایا جاتا ہے

ومن یحرق الصدیق حِبّ مهیمن
اور صدیق کو جو خدا کا دوست ہے کوئی جلا نہیں سکتا

فطوبیٰ لمن یصلیٰ بنار التومق
پس مبارک وہ جو دوستی کی آگ سے جلتا ہے

ومن کذّب الصدیق خبثا وفریة
جو شخص خباثت اور جھوٹ کی راہ سے صدیق کی توہین کرے

فیسفیه اعصارٌ ویخزي ویبصق
پس ایک گرد باری ہوا اُسکو اُڑا کر لیجاتی اور اُسکو رُسوا کرتی ہے اور اُسکے مُنہ پر تھوکتی ہے

ومهما یکن حق من الله واضح
اور جس جگہ حق واضح ہو

وان ردّها زمرٌ من الناس یبرق
اگرچہ لوگ اُسکو رد کریں تب بھی وہ چمک اُٹھتا ہے

ومن کان مفتریا یضاع بسرعة
اور مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے

ویهلك کذاب بسمّ التخلق
اور کاذب جھوٹ کے زہر سے مر جاتا ہے

تریٰ قوله من کل خیرٍ خالیًا ۔۔۔ کنبتٍ خبیث الریح مُرٍّ سنعبق ۵۳

تو اس کی بات کو ہر ایک نیکی سے خالی پائے گا ۔۔۔ جیسا کہ ایک پلید بوٹی بد بو والی کڑوی جس کا نام سنعبق ہے

فیُقطع نبت لا مریح وجوده ۔۔۔ وکل نخیل لا محالة یسمق

پس ایسی بوٹی کاٹ دی جاتی ہے جس کا وجود کچھ فائدہ نہیں دیتا ۔۔۔ اور ہر ایک کھجور کا درخت ضرور اپنی لمبائی تک پہنچ جاتا ہے

وانی من المولیٰ عذیق مرجّب ۔۔۔ فیعرق قاطع شجرتی کل مَعْرَق

اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ کھجور ہوں جو بباعث کثرت میوہ کے اسکے نیچے ستون ۔۔۔ پس جو شخص میرے درخت کو قطع کرنا چاہیگا اس کے بدن سے گوشت علیحدہ کیا جائے گا

حسبتم قتال الصّادقین کھیّنٍ ۔۔۔ وانّ سهام الصّادقین سیخرق

تم نے صادقوں کی لڑائی کو آسان سمجھ لیا ہے ۔۔۔ اور صادقوں کے تیر آخر نشانہ پر لگا کرتے ہیں

تقدمتَ عبد الحق فی السبّ والھجا ۔۔۔ فأقریك ما اهدیت لی کالمنوق

اے عبد الحق تو نے گالیوں میں پیشقدمی کی ۔۔۔ پس میں تیری ویسی ہی دعوت کرونگا جیسا کہ تو نے اپنی آرزو سے تحفہ دیا

وسمیتنی کلبًا وقد فهتَ شاتما ۔۔۔ وجاوزتَ حدّ الامر یا ایها الشقی

اور میرا نام تو نے کتا رکھا اور گالیوں سے تو نے منہ کھولا ۔۔۔ اور اے شقی تو حد سے زیادہ گذر گیا

وما الکلب الّا صُورةٌ انت رُوحها ۔۔۔ فمثلك ینبح کالکلاب ویزعق

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے ۔۔۔ پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے

رمیتُك اذ عرّضتَ نفسك رَمْیةً ۔۔۔ ومن اکثر التفسیق یوما یفسّق

میں نے تجھے اسوقت گالی دی جبکہ تو نے اپنے نفس کو گالی کا نشانہ بنایا ۔۔۔ اور جو بدکار کہنے میں حد سے زیادہ گذر جائے آخر وہ بدکار ٹھیرایا جاتا ہے

فأسقیك ممّا قلت کاسًا رویّةً ۔۔۔ وذٰلك دین لازم کیف یمحق

میں تیرے ہی قول سے تجھے لبالب پیالے پلاؤں گا ۔۔۔ اور یہ لازم الادا قرض ہے پس اس سے کم نہیں کیا جائیگا

فذق ایها الغالی طعام التبادل ۔۔۔ صفیفٌ شواءٌ بالجبیز المرقق

پس اے غلو کرنے والے بھاجی کا کھانا کھا ۔۔۔ بھنا ہوا گوشت ہے چپاتی کے ساتھ

لطمتُك تنبیها فالغیتَ لطمَنا ۔۔۔ فلیت لنا النعلین من جلد عوهق

ہمنے تنبیہ کیلئے تجھے طمانچہ مارا اگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا ۔۔۔ پس کاش ہمارے پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا

وتسمع منی کل سبٍّ تریده ۔۔۔ وان ترفقن فی القول والصول نرفق

اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سُنے گا ۔۔۔ اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کرینگے

أطلت لسانك كالبغايا وقاحةً
تو نے بدکار عورتوں کی طرح اپنی زبان دراز کی
ظلمتك جهلاً يا اخا الغول فاتق
اور اے دیو تو نے اپنے پر ظلم کیا

واعلم ان جموعكم ايها الغوى
اور اے گمراہ میں خوب جانتا ہوں کہ تمہارے گروہ
علىّ حراصٌ لو تسرون موبق
میرے قتل کیلئے سخت حریص ہیں اگر میرے قتل کا موقع پاؤ

فاقسمت جهدًا بالذي هو ربنا
پس میں نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے
ساصلى قلوب المفسدين و أحرق
کہ عنقریب میں مفسدوں کے دل جلاؤں گا

اكفّ لسانى كل كفّ فان ترم
میں جہاں تک ممکن ہے زبان کو بند رکھتا ہوں
بخبث فانى دامغ هامة الشقى
پس اگر تو خبث کا ارادہ کرے تو میں شقی کا سر توڑنے والا ہوں

و أشراك ما قلنا وقد فهت بالهجا
اور میری بات تجھے غصہ میں لائی اور تو پہلے بدگوئی کرچکا
بكلم اسالتنى اليك فاغلق
ایسے کلموں کیساتھ جنہوں نے مجھے غصہ دلایا پس میں غصہ کرتا ہوں

ولا خير فى رفق اذا لم تكن به
اور اس نرمی میں بہتری نہیں
مواضع رفق تطلب الرفق كالحق
جو نرمی کے محل پر نہ ہو ایسا محل جو نرمی کو چاہتا ہو اور حق کیطرح اسکو مانگتا ہو

ولو قبل سبّ المكفرين سببتهم
اور اگر کافر ٹھہرانیوالوں کے گالی دینے سے پہلے میں گالی دیتا
لكنت ظلومًا مسرفًا غير متقى
تو میں ظالم اور حد سے گذرنیوالا اور ناپرہیزگار ہوتا

ولكن هجوا قبلى فاوجب لى الهجا
مگر انھوں نے مجھ سے پہلے ہجو کی پس انکی ہجو نے
هجاهم فما عدوان عبدٍ مسبقِ
مجھے ہجو پر برانگیختہ کیا پس لوگ راستی شخص پر کیا الزام جس پر سبقت کی گئی

وقد كفّرونى و فسّقونى و انهم
انھوں نے مجھے کافر ٹھہرایا اور فاسق ٹھہرایا اور انھوں نے
كذئبٍ سطوا او مثل سيفٍ مشقّق
بھیڑیئے کی طرح حملہ کیا یا پھاڑنے والی تلوار کی طرح

وما كان قصدى ان اكلم مثلهم
اور میری نیت نہ تھی کہ ان کی طرح گفتگو کروں
ولكنهم قد كلفونى فاقلق
مگر انہوں نے تکلیف دی پس میں بے آرام کیا گیا

لهم صول كلبٍ والتحوى كحيةٍ
انکا کتے کیطرح حملہ ہے اور سانپ کیطرح پیچ و تاب ہے
وعادات سرحانٍ وقلبٌ كخرنق
اور بھیڑیئے کیطرح عادتیں ہیں اور خرگوش کا دل ہے

وَأرسلنی ربی لکفاءِ سیو لهم
اور میرے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا میں اسلام کیطرف سے انکے سیلاب کو ہٹادوں
وغیض میاه قد علت من تدفق ۸۵
اور تا میں ان پانیوں کو خشک کروں جو گرتے گرتے زیادہ ہو گئی ہیں

وانی من المولیٰ وعلّمتُ سبلهٗ
اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں
واُعطیتُ حِکما من خبیر موفقٍ
اور حکیم توفیق دہندہ نے مجھے حکمتیں عطا ہوئی ہیں

فنجّیتُ من بدع الزمان وفتنه
پس میں نے زمانہ کی بدعتوں اور فتنوں
أناسا اطاعونی وزادوا تحلقٍ
سے ان لوگوں کو نجات دی ہے جنہوں نے میری اطاعت کی اور میرا تعلق زیادہ کیا

الم تر کیف یشق فلکی حُبابها
کیا تو دیکھتا نہیں کہ میری کشتی فتنہ کے بھاری پانی کو کیونکر پھاڑ رہی ہے
وتجری علیٰ راس العدا کالمُصفقٍ
اور دشمنوں کے سروں پر ایسی چلتی ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال تک پہنچا دیتی ہے

واُعطیت من علم الهدیٰ تافقتْ
اور میں علم ہدایت دیا گیا اور اس کے جلوہ کا آفتاب
بنا شمس جلوته فصِرت کمشرق
مجھے پہنچا اور میری افق میں سے نکلا پس میں مشرق کیطرح ہو گیا

ولی اٰیة کبریٰ فمن غضّ بصره
اور میرے لئے نشان عظیم ہے پس جو شخص عناد سے اپنی آنکھ بند کرے
عنادًا فمن یعطیه عین التأنق
اسکو محاسن پر غور کرنے کی کون آنکھ بخشے

الم تر فتن الدهر کیف تکنّفت
کیا تو دیکھتا نہیں کہ زمانہ کے فتنے کیسے محیط ہو گئے
وهبّت ریاح لا کهیجان سوهق
اور ایسی ہوائیں چلیں جو تیز ہوا کا گرد باد کیا ہوتا ہے

فجئتُ من الرب الذی یرحم الوریٰ
پس میں اس رب کیطرف سے آیا جو خلقت پر رحم کرتا ہے
ویرسل غیثا عند قحط مُعنزق
اور بادل کو تنگ کرنیوالے قحط کے وقت بھیجتا ہے

انا الضیغم البطل الذی تعرفونه
میں وہ شیر بہادر ہوں جس کو تم پہچانتے ہو
ثمال الصّدوق مبید اهل التملق
پناہ راستباز کی اور دروغ گو کو ہلاک کرنے والا

علی موطن یخشی الکذوب هلاکه
اس میدان میں جو جھوٹا اپنی موت سے ڈرتا ہے
نقوم بصمصام حدید واذلق
ہم تیز تلوار کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں

فمن جاءنا فی موطن الحرب الوغی
پس جو شخص لڑائی کے میدان میں ہمارے پاس آیا
یداس ویسحق کالدواء المدقق
پس وہ پیسا جائے گا جیسا کہ دوا پیسی جاتی ہے

ووالله القیت المراسی للعدا
اور بخدا میں نے دشمنوں کے لئے لنگر ڈالا ہے
وقمتُ لسلم اولحرب ممزّق
اور میں صلح کیلئے کھڑا ہوں اور یا اس لڑائی کیلئے جو ٹکڑے ٹکڑے کرے

فان جنحوا للسلم فالسلم دیننا
پس اگر صلح کے لئے جھکیں تو صلح ہمارا دین ہے
وان ندع فی الھیجاء لم نتابق
اور اگر ہم لڑائی میں بلائے جائیں تو ہم پوشیدہ نہیں

اراھم کآرام وعینٍ بصورھم
میں انکو بظاہر صورت ہرنیوں اور گاو دشتی کیطرح دیکھتا ہوں
وان القلوب کمثل حجر مدملق
اور دل اُن کے پتھر کی طرح سخت ہیں

وان تبغنی فی ندوة السلم تلفنی
اور اگر تو مجھے صلح کی مجلس میں بلائے گا تو مجھے وہاں پائے گا
وان تدعنی فی موطن الحرب تلتق
اور اگر تو مجھے جنگ کے میدان میں بلائے گا تو میں تجھ سے ملوں گا

ونخضع للاعداء قبل خضوعھم
اور ہم دشمنوں کیلئے جھکتے ہیں قبل اسکے جو وہ جھکیں ۔
ونرحل بعد الخصم من کل مازق
اور ہم میدان سو جبتک دشمن کوچ نہ کرے کوچ نہیں کرتے

فان اسلموا خیر لھم ولئن عصوا
پس اگر اسلام لائے تو انکے لئے بہتر ہو اور اگر نافرمان ہوئے
فنکلمھم من بعدہ کالمشقق
پس ہم بعد اسکے انکو ایسا مجروح کرینگے جیساکہ کوئی پھاڑا جاتا ہے

وقد جئتکم من نحو عشرین حجة
اور میں تمہارے پاس تخمیناً بیس برس سے آیا ہوں ۔
ففکر أھذا مدة المتخلق
پس سوچ کہ کیا یہ دروغ گو کی مدت ہے ۔

عجبت عماءً ان اکون ابن مریم
تونے نابینائی سے تعجب کیا کہ میں ابن مریم ہو جاؤں
وان شاء ربی کنت اعلیٰ واسبق
اور اگر خدا چاہے تو میں اس مرتبہ سے بھی برتر ہو جاؤں

وتذکر لعن الخلق فی امر اتھم
اور آتھم کے مقدمہ میں تو لوگوں کی لعنت کا ذکر کرتا ہے
وقد لعن الابرار قبلی فحقق
حالانکہ ہمیشہ پہلے اسکے نیکوں پر لعنت بھیجی گئی تو تحقیق کر لے

وان الوریٰ عمی یسبون عجلةً
اور لوگ اندھے ہیں جلدی سو گالیاں دینی شروع کر دیتے ہیں
فلیس بشیءٍ لعنھم یا ابن احمق
پس اُن کا لعنت کرنا اے ابن احمق کچھ چیز نہیں ہے

بل الله یرجع لعن کل مزوّر
بلکہ خدا تعالیٰ ہر یک جھوٹے کی لعنت ایسے پر ڈالتا ہے
الیہ فیمسی بالملاعین ملحق
پس وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ ملعون ہوتا ہے

فدع عنک ذکر اللعن یا صید لعنةٍ
اے لعنت کے شکار لعنت کا ذکر چھوڑ دے
الم تر ما لاقیت بعد التلقلق
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بکواس کے بعد تیرا کیا حال ہوا

اتزعم یا من لعننی بالجفاء ان
اے وہ شخص جو ظلم کے ساتھ مجھ پر لعنت کی
تخلص منی بل تدق وتسحق
کہ تو مجھ سے رہائی پا جائے گا بلکہ پیسا جائے گا

كحبّ اذا ما وقع في مطحن الرحىٰ ‏ ‏ فيعركه دور الرحىٰ و يُدقّقِ ص٨٧

مثل اس دانہ کے جو چکی کے پیسنے کی جگہ میں پڑ جائے ‏ ‏ پس چکی اُس کو پیس ڈالے گی اور باریک کر دے گی

لعنتم و ان الله يلعن وجهكم ‏ ‏ ولا لعن الّا لعن ربّ ممزّق

تم نے لعنت کی اور خدا تمہارے مُنہ پر لعنت کرتا ہے ‏ ‏ اور لعنت خدا کی لعنت ہے

وكنتُ اغضّ الطرف صبرا على الاذىٰ ‏ ‏ فلما انتهىٰ الايذاء ذقتم تخفّقي

اور میں ایذا پر چشم پوشی کرتا رہا ‏ ‏ اور جب ایذا انتہاء کو پہنچی تو تم نے میرے ذرہ کو چکھ لیا

وان كان صُلحاء الزمان كمثلكم ‏ ‏ فلا شك انى فاسق بل كافسقِ

اور زمانہ کے صُلحاء اگر تمہارے جیسے ہوں ‏ ‏ تو کچھ شک نہیں کہ میں فاسق بلکہ افسق ہوں

وما ان ارىٰ في نفسك العلم والتقىٰ ‏ ‏ تصول كخنزير وكالحمر تشهق

اور مَیں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا ‏ ‏ اور تُو خنزیر کیطرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کیطرح آواز کرتا ہے

رقصت كرقص بغيّة في مجالسٍ ‏ ‏ وفسّقتني مع كون نفسك افسقِ

اور تُو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا ‏ ‏ اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تُو سب سے زیادہ فاسق ہے

وما نكره المضمار ان كنت اهله ‏ ‏ ونأتيك يوم نضالكم بالتشوّقِ

اور ہم میدان سے کراہت نہیں کرتے اگر تُو اسکا اہل ہو ‏ ‏ اور ہم تمہاری لڑائی میں شوق کے ساتھ آئیں گے

ومهما يكن حقّ من الله واضحٌ ‏ ‏ وان ردّها زمر من النّاس يبرق

اور جس جگہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حق واضح ہو ‏ ‏ اور اگرچہ لوگ اُسکو رد کر دیں وہ حق چمک اُٹھتا ہے

فذرني وربّي انّني لك ناصحٌ ‏ ‏ وان اك كذابا فاُردىٰ و اُوبق

پس مجھے میرے رب کے ساتھ چھوڑ دے ‏ ‏ اگر مَیں کاذب ہوں تو ہلاک کیا جاؤں گا۔

دعوت عليّ فرده الله ساخطا ‏ ‏ عليك فصرت كمثل ثوب مخرّق

تو نے میرے پر بددُعا کی سو خدا نے تیری بددُعا کو تجھ پر رد کر دیا ‏ ‏ پس تو پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح ہو گیا

تعالوا ابناضل ايّها الزمر كلكم ‏ ‏ ليهلك من ارداه سم التخلق

اے تمام گروہ کے لوگو آ جاؤ ‏ ‏ تاکہ وہ شخص ہلاک ہو جو جھوٹ کے زہر سے ہلاک ہوا

اراكم كذئب او ككلب بصولكم ‏ ‏ وضاها تكلمكم حمارا ينهق

مَیں تمہیں بھیڑیئے کیطرح دیکھتا ہوں یا کُتے کیطرح حملہ میں ‏ ‏ اور تمہارا کلام گدھے کے آواز سے مشابہ ہے

٨٨ لقد ذاق منا قومنا غیر مرة	حساماً جراحته الی الفرق ترتقی
ہماری قوم نے بے شمار مرتبہ	ہماری تلوار کا وہ مزہ چکھا ہے کہ جس کا زخم چوٹی تک پہنچتا ہے
وان کنت فی شك فسل شیخ فجرة	غویاً غبیاً فی البطالة موبق
پس اگر تجھے شک ہے تو شیخ بطالوی کو پوچھ لے	جو غبی اور غوی اور بطالت میں ہلاک کیا گیا ہے
لکل امرءٍ عزم لامرٍ وعزمه	اهانة دین الله فاذهب وحققِ
ہر ایک شخص کسی امر کے واسطہ ایک قصد رکھتا ہے	اور قصد اس شخص کا اہانت دین کی ہے جا اور تحقیق کر لے
الا ایها الشیخ الشقیّ تعمّقِ	وفکر کانسان الیٰ ما تنهق
اے شیخ شقی سوچ	اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر
اکفّرت قوماً مسلمین خباثة	ظلمتك جهلاً فاتق الله وارفق
کیا تو نے مسلمان کو ازروئے خباثت کے کافر ٹھیرایا	تو نے جہالت سے اپنے پر ظلم کیا پس ڈر اور نرمی کر
وتُقطع ایدی السارقین لدرہم	فقل ما جزاء مکفّرٍ ومفسق
اور ایک درہم کیلئے چوروں کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں	پس کہہ کہ کافر ٹھیرانے والے کی سزا کیا ہے
صبرنا علیٰ طغواك فازددت شقوة	وخادعت انعاماً بقولٍ مُلفق
ہم نے تیری زیادتی پر صبر کیا	اور چارپایوں کو تو نے محض باتوں سے دھوکہ دیا
وان شئت بارزنی وان شئت فاستتر	فانی سامحو کلما کنت تنمق
اگر چاہے تو مقابلہ کر اور اگر چاہے تو چھپ جا	پس میں ہر ایک جو تو نے لکھا تھا عنقریب محو کر دونگا
وجدتك من قوم لئام تأبطوا	شروراً وسبوا الصّلحین کحذلق
میں نے تجھ کو اس قوم میں سے پایا ہے جنہوں نے شرارتوں کو	بغل میں اور صلحاء کو گالیاں دیں جیسے دروغگو لاف زن دیتے ہیں
سببتَ واغریت اللئام خباثة	علیّ۔ فآذونی ککلب یحرق
تو نے گالیاں دیں اور بہت جاہلوں کو گالی کیلئے ترغیب دی	پس انہوں نے مجھے کتّے دانت پیسنے والے کی طرح تکلیف دی
فاُقسم لولا خشیة الله والحیا	لازمعتُ انْ اُفنیك سبّاً وادهق
پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا	تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا
وقد ضاقت الدنیا علیك کما تریٰ	ودینك هذا فاتق الله وارفق
اور دنیا تجھ پر تنگ ہوگئی جیسا کہ تو دیکھتا ہے	اور دین تیرا یہ ہے پس خدا سے ڈر اور نرمی کر

وَاَن كنتَ قد سرّتك عادة غلظةٍ — فمزّق ثيابي من ثيابك اَمزق ص۸۹

اور اگر تجھے درشت گوئی کی عادت اچھی معلوم ہوتی ہے — پس تُو میرے کپڑے پھاڑ اور میں تیرے پھاڑونگا

الم تر شمل الدين كيف تفرّقت — فليت كمثلك جاهل لم يُخلقِ

کیا تُو نے دیکھا نہیں کہ دین میں کس طرح تفرقہ پڑ گیا ہے — پس کاش تیرے جیسا جاہل پیدا ہی نہ ہوتا

وكذّبت نبأ الله في خائرٍ فتا — وقُلتَ بخبثٍ اَنّه لم يَصْدَقِ

اور لیکھرام کی پیشگوئی کے بارے میں تُو نے تکذیب کی — اور خباثت کی رُو سے کہا کہ وہ سچّی نہیں ہوئی

وتنحتَ بُهتانًا عليّ كفاسِقٍ — وتُعزي الٰى نفسي جرائم موبقٍ

اور میرے پر تُو ایک فاسق کی طرح بہتان باندھ رہا ہے — اور لیکھرام کے ہلاک کرنیوالے کا جُرم میری طرف منسوب کرتا ہے

اترمي بريئًا يا خبيث بذنبه — الا تتقي الدّيانَ يا ايّها الشّقي

کیا تُو اے خبیث قتل کرنیوالے کا گناہ مجھ پر لگاتا ہے — اے شقی کیا تُو خدا سے نہیں ڈرتا

فطورًا تشير اليّ خبثا وتارةً — تشير الي حزبي بكذب تخلق

پس کبھی تو میری طرف اشارہ کرتا ہے — اور کبھی میری جماعت کیطرف اُس جھوٹ سے جو بنا رہا ہے

وَوالله ان جماعتي في جموعكم — كشجرة عذق عند نبت السنعبق

اور بخدا میری جماعت تمہاری جماعتوں میں — کھجور کے درخت کیطرح ہی جو ایک خراب بوٹی کے پاس ہو جس کا نام سنعبق ہو

ومثل الذي يتبعني بعد سلمه — كمثل ذري سِرٍ مُربّ باَوْدقِ

اور جو اسلام کے بعد میرا تابعدار ہو اسکی یہ مثال ہے — جیسے کہ وادی کی زمین عمدہ کی چوٹی جسپر کالا بادل برس گیا ہو

فلمّا عراه المحلُ رُبّي ثانيًا — فصار كمولىّ الا سرّة مورقا

پس جب خشک سال اُسپر طاری ہُوا تو پھر اُسپر پانی برسا — پس وہ اُس عمدہ زمین کیطرح ہو گئی جسپر دوبارہ بارش ہوتی ہو اور اپنی سبزیتی باہر

اتنكر آي الله خُبثا وشقوةً — وآيةَ مَيْتٍ بالدّم المندفق

کیا تُو خدا کے نشانوں کا انکار کرتا ہے — اور اُس مُردہ کے نشان کو جسکے ساتھ خون ٹپکتا ہے

اذلّت لي الاعناقُ من غير ايةٍ — اجاءتني العُلماء من غير مُقلقِ

کیا نشان کے بغیر ہی گردنیں میری طرف جھک گئیں — کیا علما بغیر کسی محرک اور بے آرام کرنیوالے کے یونہی آ گئے

الى الله نشكو من ظنون مكذّب — وان المكذّب سوف يخزيٰ ويسحق

ہم خدا کیطرف مکذّبوں کی بدگمانیوں سے شکایت لیجاتے ہیں — اور مکذّب رُسوا کیا جائے گا اور پیسا جائے گا

صہ۹ أتنكر آية خالق الأرض والسماء
کیا تو خدا کے نشانوں سے انکار کرے گا
أأنت تحارب قدره أيها الشقي
کیا تو اے شقی اُس کی تقدیر سے جنگ کرے گا

أتذعرنا كالذئب يا كلب جيفةٍ
اے مُردار کے کُتے کیا تو ہمیں بھیڑیے کی طرح ڈراتا ہے
وإنا توكّلنا على حافظٍ يقي
اور ہمیں اُس نگہبان پر توکل ہے جو نگہ رکھنے والا ہے

رضينا بربٍّ يظهر الخير والهدىٰ
ہم خدا سے جو خیر اور ہدایت کو ظاہر کرتا ہے راضی ہو گئے
رضينا بعُسْرٍ إن قضىٰ أو تفنق
اور ہم تنگدستی پر راضی ہو گئے اگر وہ چاہے اور یا تنعم پر

أأنت تُؤيّد فاسقا غير صالحٍ
کیا تو فاسق ہونے کی حالت میں مدد کیا جائے گا
أحلتَ بجهلك أيها الغُول فاتق
یہ تو کلمہ محال مُنہ پر لایا پس توبہ کر

وإني إذا ما قمتُ لله مخلصًا
اور مَیں جب اخلاص سے خدا کے لئے کھڑا ہوا
فأيّدني ربّي معيني مُوفِّقي
پس خدا توفیق دہندہ نے میری مدد کی۔

وكان لي الرحمٰن في كل مَوْطنٍ
اور خدا میرے لئے ہر میدان میں تھا
فمزّقتكم بالله كل المُمَزّقِ
پس مَیں نے خدا کے ساتھ تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

وأُعطيتُ قلمًا مثل منجرد الوغىٰ
اور مَیں قلم لڑائی کے گھوڑے کی طرح دیا گیا ہوں۔
فيسعر نيرانا وكالبرق يخفق
پس آگ کو سُلگاتی ہے اور برق کی طرح چلتی ہے

مُكرٍّ مفرٍّ مُقبل مُدْبرٍ معًا
حملہ کرنیوالے بھاگنے والے آگے ہونیوالے پیچھے ہونیوالے
كداب إجارد عند مَوْقد مَازقٍ
جیسا کہ لڑائی کے میدانوں میں عمدہ گھوڑوں کی عادت ہے

وإن يراعي صارم يحرق العدا
اور میرا قلم ایک تلوار ہے جو دشمنوں کو جلاتا ہے
كنار وما النيران منه بأحرق
اور آگ اُس سے کچھ زیادہ جلانے والی نہیں

وإن كلامي مثل سيفٍ مقطعٍ
اور میرا کلام تیغ بُرّان کی طرح ہے
يجذ رؤس المفسدين ويفرق
مُفسدوں کا سر کاٹتی اور جُدا کرتی ہے

وإنّي إذا حاولتُ كلما فصيحة
اور جب مَیں نے خدا سے کلمات فصاحت طلب کئے
فناولني ربّي أفانين منطقي
پس مَیں اپنے رب سے گونا گوں فصاحت کلام دیا گیا

وأُعطيتُ في سُبل الكلام قريحةً
اور کلام کی راہوں میں ایسی طبیعت دیا گیا ہوں
كعوجاء مرقال تزجّ وتدبق
جو اُس اونٹنی لاغر کی طرح ہے جو جلد اور ہر ایک اونٹنی پر مقدم رہتی ہو

ونزّهها الرحمٰن عن كلّ آبلةٍ
اور خدا نے کلموں کو ہر ایک نقصان سے منزہ کیا

ص۹۱ وصُيّر غيري كالحقير الحبلّق
اور میرا غیر حقیر کو تہ قد کی طرح کیا گیا

علونا ذُرى فنن الكلام وقولنا
ہم کلام کی پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور

زلال نمير لا كماءٍ مرنّق
اور ہمارا قول آب خوش اور صافی ہے اور میلا کچیلا نہیں

فلو جاء نا بالزمر سحبان وائل
پس اگر اپنے گروہ کے ساتھ سحبان وائل بھی ہمارے پاس آئے

لفرّ من الميدان خوفا كخرنق
ہر آئینہ ڈر کر خرگوش کی طرح میدان سے بھاگ جائے

وفاضت على شفتي من الله رحمةٌ
اور خدا کی طرف سے میرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی ہے

فقولي ونطقي آيةٌ للمُحقق
پس میرا قول اور نطق محقق کے لئے ایک نشان ہے

وكلم كسمطِ لؤلؤٍ قد نظمتُها
اور کلمے موتیوں کی طرح ہیں جنکو میں نے منظوم کیا ہے

وجمل كافنان الحذيق الاسمق
اور جملے لطیف جو کھجور کی شاخوں کی طرح ہیں وہ کھجور جو بہت لمبی چلی گئی ہو

اذا ما عرضنا قولنا كالمناضل
جب ہم نے لڑنے والے کی طرح اپنا سخن پیش کیا

كميّتٍ سقطتم اوكثوب مخرّق
پس تم مُردہ کی طرح یا پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح گر گئے

فما كان يوم الجمع الّا لذلّكم
پس جلسہ ہدایت کا دن ایسی غرض سے تھا کہ تمہاری ذلت ظاہر ہو

ليُبدي ربّي شان رجل موفّق
اور خدا تعالیٰ توفیق یافتہ انسان کی شان ظاہر کرے

اباد كم الرحمٰن خزيا وذلّة
خدا نے تم لوگوں کو ذلت کی مار سے مار دیا

وايّدني فضلا ففكّر وعمّق
اور اپنے فضل سے میری تائید کی پس سوچ اور خوب سوچ

الا ربّ خصم كان اَلوى كمثلكم
خبردار ہو بہت سے دشمن تمہاری طرح سخت لڑنے والے تھے

مُصِرًّا على تكفيره غير متّقي
تکفیر پر اصرار کرنے والا باز نہ آنے والا

فلما اتاه الرشد من واهب الهدى
پس جبکہ اُسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پہنچی

اتاني وبايعني بقلب مُصَدّقِ
میرے پاس آیا اور دل کی تصدیق سے بیعت کی

رأيتُ اولى الابصار لا ينكرونني
میں نے دانشمندوں کو دیکھا ہے کہ میرا انکار نہیں کرتے

وينكر شاني جاهل متحرّق
اور جو جاہل اور بخیل ہو وہ میری شان سے انکار کرتا ہے

لهم اعين لا يُبصرون بها فمن
اُنکے واسطے آنکھیں ہیں جن سے وہ نہیں دیکھتے پس اُن کو

يريهم اذا افقدوا عيون التانق
کون دکھلاوے جب وہ اچھی باتوں کے دیکھنے کی آنکھ نہیں رکھتے

٩٢ الا ايها الغالي الام تفسق — فدونك نصحي واتق الله وارفق

اے غلو کرنے والے تو کب تک گالیاں دے گا — پس میری نصیحت قبول کر اور خدا سے ڈر اور نرمی کر

وما جئتكم من غير اٰي وحجة — وقد اشرقت اٰيٰت ربي وتشرق

اور میں بغیر نشانوں کے تمہارے پاس نہیں آیا — اور میرے رب کے نشان چمکے ہیں اور بعد اسکے چمکیں گے

فما وقع منها خذ كمن يطلب الهدى — وما لم يقع فاترك هواك ورنق

پس جو کچھ اسمیں سے واقع ہو گیا اُسکو طالب ہدایت کیطرح لے لے — اور جو واقع نہیں ہوا اُس کے لینے کا منتظر رہ

رئيت كثيرا من لئام وانني — كمثلك ما آنست رجلا زبعبق

مَیں نے بہت لئیم دیکھے مگر مَیں نے — تیرے جیسا بدخو کوئی نہ دیکھا

تستر لبك تحت كبر ونخوة — كلب عفاني بطن جوز مرصق

تیری عقل تکبر اور نخوت کے نیچے چھپ گئی — اُس مغز اخروٹ کیطرح جو تنگ اور سخت چھلکے والے اخروٹ میں چھپ گیا ہو

اراك كفدان تخاذل رجله — فلا بد من رجل يسوق ويزعق

مَیں تجھے اُس بیل کیطرح دیکھتا ہوں جو چلنے میں سستی کرتا ہے — پس ایسے آدمی کا ہونا ضروری ہو کہ ہانکے اور بلند آواز سے زجر کرے

وما انت الا كالعصافير ذلة — وتحسب نفسك من عماء كسوذق

اور تو کچھ نہیں مگر ایک چڑیا ہے — اور نابینائی سے اپنے تئیں ایک شاہین سمجھتا ہے

فترجم يا ابليس ثم بحربة — تمزق تمزيقا كثوب مشبرق

پس اے ابلیس تو سنگسار کیا جائیگا اور پھر ایک حربے کیساتھ — پتلے کپڑے کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا

ورثت لئاما قد خلوا قبل وقتكم — تشابهت الاطوار يا ايها الشقي

تو اُن لئیموں کا وارث ہو گیا جو تمہارے پہلے گذر گئے — اے شقی تمہارے طور اُن سے مشابہ ہو گئے

وساءتك ما قلنا فعينك قد عمت — كمثل خفافيش اذا الشمس تشرق

اور تجھے ہماری بات بُری معلوم ہوئی اور تو اندھا ہو گیا — اُن شپروں کیطرح جو سورج کے چمکنے کے وقت اندھی ہو جاتی ہیں

ومن لم يكن في دينه ذا بصيرة — يكن امره تكذيب امر محقق

اور جو شخص اپنے دین میں بصیرت نہ رکھتا ہو — محققوں کی تکذیب اس کی عادت ہو گئی

قفوتم امورا لم يكن علمها لكم — فاني عليكم يا عدا الحق اشفق

تم ان امور کے پیرو ہو گئے جن کا تمہیں علم نہ تھا — اور مَیں اے دشمنانِ حق تمہاری حالت پر ہراساں ہوں

وَتُنکر ما ابدی المهیمنُ عزّتی — ولا تنتهی بل کالمجانین تشمقِ ص۹۲

اور خدا نے جو ہماری عزت ظاہر کی اس سے تو انکار کرتا ہے — اور باز نہیں آتا بلکہ دیوانوں کی طرح خوش ہوتا ہے

وبون بعید بین شلْق وقرشنا — فنبلعکم کالقرش یا اهلَ عَملقِ

اور چھوٹی مچھلی اور ہماری بڑی مچھلی میں بڑا فرق ہے — پس ہم تمہیں بڑی مچھلی کی طرح نگل لیں گے اے ظالمو

ونحن بحمد الله نلنا مدارجا — وصرتم کمَیْتٍ او کخشبٍ مُدَهلَقِ

اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مدارج تک پہنچ گئے — اور تم مردہ کی طرح ہوگئے یا ٹوٹی ہوئی لکڑی کی طرح

احاطت بنا الانوار من کل جانبٍ — ومن افقنا شمس المحاسن تشرق

ہر ایک طرف سے ہمیں نور محیط ہوگئے ہیں — اور ہمارے رفق سے آفتاب محاسن طلوع کرتا ہے

وینمو من الرحمٰن حق مطهَر — وما کان من غول فیفنی ویمحق

اور خدا کی بات نشو و نما پاتی ہے — اور جو شیطان کی طرف سے ہو وہ فنا ہو جاتا ہے اور نقصان پذیر ہو جاتا ہے

وو الله انی مؤمن ومحبّه — اءنت علینا باب ذی المجد تغلق

اور بخدا میں مومن اور محب خدا ہوں — کیا تو ہم پر خدا تعالیٰ کا دروازہ بند کرتا ہے

وتذکرنی کالمفسد بن محقّرًا — تقول فقیر مفلسٌ بل کمدحق

اور مجھے تحقیر سے تو یاد کرتا ہے اور — کہتا ہے کہ ایک محتاج مفلس بلکہ ایسے آدمی کی طرح ہے جو بالکل بےنصیب ہے

اتفخر یا مسکین من قلّة النّهیٰ — بمالٍ وّاولادٍ وّجاهٍ وّنُشتقِ

اے مسکین کیا کم عقلی کی وجہ سے — مال اور اولاد اور مرتبہ اور نوکر چاکروں سے فخر کرتا ہے

وَما الفخر الا بالتقاة وبالهدیٰ — ولا مال فی الدنیا کقلب یتقی

اور فخر محض پرہیزگاری کے ساتھ ہے — اور دنیا میں کوئی مال پرہیزگار دل کی طرح نہیں

تسبُّ وقد شاهدت صدقی وایتی — وان الفتیٰ بعد البصیرة یحتق

تو مجھے گالی دیتا ہے اور میرا صدق اور میری شان دیکھ چکا ہے — اور مرد آدمی بصیرت کے بعد بدگوئی سے ٹھیر جاتا ہے

علیٰ راس مائةٍ بُعث رَجل مجدد — حدیث صحیح لا کقولٍ ملفق

صدی کے سر پر ایک مجدد آیا — یہ حدیث صحیح ہے کوئی بناوٹی کا قول نہیں

اتعزو الیَّ الافتراء خباثة — وقد عصمنی ربّ الوریٰ من تخلق

کیا میری طرف خباثت سے افترا کی تہمت کرتا ہے — اور خدا نے مجھے جھوٹ بولنے سے بچایا ہوا ہے

۹۴ نشأتُ احبّ الصّدق طفلاً و یافعاً — وکہلاً و لو مُزّقت کلّ الممزّقِ

میں بچپن سے جوانی اور کہولت کے زمانہ تک — سچائی سے دوستی رکھتا ہوں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں

شربنا زلالاً لا یُکدّر صفوہ — وذقنا شراباً محییاً من تذوّق

ہمنے وہ پانی پیا ہے جسکی صفائی مکدّر نہیں ہوتی — اور ہمنے وہ شربت پیا ہے جو وقتاً فوقتاً پینے سے زندہ کردیتا ہے

عجبتُ لعقلك یا اسیر ضلالة — ترکت نمیر الماء من حبّ غلفق

تیری عقل پہ اے گرفتار ضلالت تعجب ہے — تُونے اچھا پانی کائی کی خواہش سے ترک کر دیا

اتبصر فی عین مخالفك القذی — وعینك من جذل عنا تتشقق

کیا تو اپنے مخالف کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھتا ہے — اور تیری آنکھ ایک موٹی جڑ کے اندر جانے سے پھٹ رہی ہے

تموت بوادٍ ذی حقافٍ عقنقل — وتنکر روضاً من عذیق ملبّق

تو ایک ریتلے اور تہ بتہ ریت کے جنگل میں مرتا ہے — اور کھجوروں کے باغ سے پرہیز کرتا ہے

تجلّی الهدیٰ والشمس نضّت نقابها — وانت کخفاش الدّجیٰ تتابق

ظاہر ہوگئی ہدایت اور سورج نے برقع اُتار ڈالا۔ — اور تو خفاش کی طرح چھپتا ہے

وسمّیتنی اشقی الرّجال تعصّباً — فتعلم ان متنا غداً اینا الشّقی

اور میرا نام تونے اشقی الرجال رکھا ہے۔ — پس مرنے کے بعد تجھے معلوم ہوگا کہ ہم دونوں میں سے کون شقی ہے

ولا یستوی المرأن هذا محقّق — وآخر یتبع کلّ قول ملفّقِ

اور ایسے دو آدمی برابر نہیں ہوسکتے کہ ایک ان میں سے محقق ہے — اور دوسرا ہر ایک رطب و یابس کی پیروی کرتا ہے

اریٰ راسك المنحوس قفراً من النهیٰ — وقلباً کموماةٍ و نفساً کسلمق

میں تیرے منحوس سر کو عقل سے خالی دیکھتا ہوں۔ — اور تیرے دل کو بے آب و دانہ جنگل کی طرح اور تیرے نفس کو بنجر زمین کی طرح

متی ضلّ عقل المرء ضلّت حواسه — فلا یُبصر الوحل المزلّ و یزمق

جب انسان کی عقل گمراہ ہوجاتی ہے تو ساتھ ہی حواس بھی گمراہ ہو — پس وہ پھسلانے والے کیچڑ کو نہیں دیکھتا اور پھسل جاتا ہے

کذالك متّم من عنادٍ و نقمةٍ — فانّی لکم تائید ربٍّ موفّق

اسی طرح تم عناد اور کینہ سے مر گئے۔ — پس خدا کی تائید تمہیں کہاں ہے۔

افی الکفر امثالٌ جفاءً و غلظةً — لکم ایها الرامون رمی التخلق

کیا کفر میں ظلم اور درشتی میں تمہارا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے — اے وے لوگو جو محض دروغگوئی سے گالیاں دیتے ہو

أهذا هو التقوى الذي في جموعكم ... أتلك الأمور ومثلها شان متقي ٩٥

کیا یہی تمہاری جماعتوں کا تقویٰ ہے ... کیا یہ امور اور انکی مانند متقی کی شان کے لائق ہیں

وقلتُ لكم توبوا وكفّوا لسانكم ... فما كان فيكم من يتوب ويتقي

اور میں نے تمہیں کہا کہ توبہ کرو اور زبان کو بند رکھو ... پس تم میں کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ توبہ اور تقویٰ اختیار کرتا

ولله آيات لتائيد امرنا ... وانا كتبنا بعضها للمحقق

اور خدا نے ہمارے امر کی تائید میں کئی نشان ظاہر کئے ہیں ... اور بعض کو ہم نے محققوں کے لئے لکھ دیا

على قلب اهل الله نزلت سكينة ... وقلبك يا مفتون يعوي وينهق

اہل اللہ کے دل پر سکینت نازل ہو گئی ... اور تیرا دل اے فتنہ میں پڑے ہوئے گدھے کی طرح آواز کر رہا ہے

أيا لاعني ان السعادة في التقى ... فخف قهر ربّ حافظ الحق واتق

اے میرے لعنت کرنیوالے سعادت نیک بختی میں ہے ... پس خود نگہدار ندۂ حق سے ڈر اور تقویٰ اختیار کر

إذا كُتِبَ ان الموت لا بد تدرك ... فموت الفتى خير له من تخلق

جب لکھا گیا کہ موت ضرور ہے ... پس مرد کا مرنا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے

ولا يفلح الانسان إلا بصدقه ... وكل كذوبٍ لا محالة يُوبق

اور انسان محض صدق سے نجات پاتا ہے ... اور ہر ایک دروغگو آخر ہلاک ہونا ہے

وما انفغرت شدقاك بالسبّ والهجا ... وتكذيب اهل الحق الا لتملق

اور تونے گالیوں کے ساتھ اس لئے منہ کھولا ہے ... اور اس لئے تکذیب کرتا ہے کہ تا محو کیا جائے

وإن سِقام الجسم مُلتمسُ الشفا ... وليس دواء في الدكاكين للشقي

اور جسم کی بیماری قابل شفا ہے ... مگر شقاوت کی کسی دوکان میں دوا نہیں

ووالله لولا حربتي لم تكن ترى ... نهيكا تحط ضلالة حين تسمق

اور بخدا اگر میرا حربہ نہ ہوتا ... تو تو کوئی ایسا بہادر نہ پاتا کہ گمراہی کو بند ہونے سے روکتا

واني كتبتُ قصيدتي هذه لكم ... فمن حيكم من كان حيّا لينمق

اور میں نے یہ قصیدہ تمہارے مقابلہ کیلئے لکھا ہے ... پس تمہارے گروہ میں سے جو زندہ ہے وہ بھی لکھے

كبكم اراكم اوكاحْمَرة الفلا ... غدا اطلق السنكم كزوج تطلق

میں گونگوں کیطرح تمہیں دیکھتا ہوں یا جنگل کے گدھوں کیطرح ... اور تمہاری زبان کی روانگی ایسی کھوئی گئی جیسا کہ عورت کو طلاق دی جاتی ہے

۹۶۵ اتحسبُ انّ القول قول الاجانب | وقد صُبّ من عینی کملءِ مدغفق

کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہ قول غیروں کا قول ہے | حالانکہ یہ میرے چشمہ سے پانی ٹپکنے والے کیطرح گرایا گیا ہے

فما هی الا کلمة قیل مثلها | فقالوا اعان علیه قوم کمشفق

پس یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ پہلے ایسا کہا گیا ہے | اور لوگوں نے کہاکہ اس کی دوسروں نے مدد کی ہے

ففکر اتعلم مُنشئا لی کتمته | فیملوا القصائد لی بحجر التابق

پس فکر کر کیا ایسا منشی تجھے معلوم ہو جو میں نے چھپا رکھا ہو | پس وہ میرے لئے پوشیدہ بیٹھ کر قصیدہ ولکھتا ہو

اتنحتُ کذبًا لیس عندك شاهدٌ | علیه وتنبح کالکلاب وتزعق

کیا تو ایسا جھوٹ تراشتا ہو کہ اُسپر تیرے پاس کوئی گواہ نہیں | اور کُتّوں کی طرح بھونکتا اور فریاد کرتا ہے

رضیت بحکاکات ابلیس شقوة | وآثرت سبل الغیّ یا ایّها الشقی

شیطانی وساوس کے ساتھ تو راضی ہو گیا | اور گمراہی کی راہیں اے شقی تو نے اختیار کیں

اتنکر آیتی وقد شاهدتّها | اتعرض عن حق مبین مزوّق

کیا تو دیدہ و دانستہ میرے نشانوں سے اعراض کرتا ہے | کیا تو کھلے کھلے اور آراستہ حق سے انکار کرتا ہے

وقد مات اتم عمك المتنصّر | وقد حقّ ان تمحیٰ لحاکم وتحلق

اور اتھم تیرا چچا نصرانی مر گیا | اور واجب ہُوا کہ تمہاری داڑھیاں نابود کیجائیں اور منڈائی جائیں

رئیتم جوازیکم من الله ربّنا | ومُتّم کموت المفسد المتخلق

تو تم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی سزائیں دیکھ لیں۔ | اور تم اس طرح مر گئے جس طرح مفسد دروغگو مرتا ہے

وقد قطع ربّی انف الجمع کلّهم | واخزی العدا واباد کلا بمازق

اور میرے خدا نے تمام مخالفوں کی ناک کاٹ دی | اور دشمنوں کو رسوا کیا اور سب کو میدان میں ہلاک کر دیا

تکنّف قلبك صد ظلمات الشقا | فما ان اریٰ فیك الهدایة تشرق

تیرے دل پر انکار شقاوت محیط ہو گیا | پس میں نہیں دیکھتا کہ ہدایت تجھ میں چمکے

وقد ضاع ما عُلّمتَ ان کنت عالمًا | کزُبُر اذا حُملت علیٰ ظهر زهلق

اگر تو عالم تھا تو تیرا سب علم برباد ہو گیا | اُن کتابوں کی طرح جبکہ گدھے پر لادی جائیں

اراك ومن ضاهاك ربرب جهلة | تلا بعضکم بعضًا کاحمق انزق

میں تجھے اور تیرے امثال کو جاہلوں کا ریوڑ دیکھتا ہوں | بعض بعض کے پیچھے لگے جیسے نادان شتاب کار

رُئیتم عواقبکم بترك سفینتی
تم نے میرے سفینہ کے ترک سے اپنا انجام دیکھ لیا
وضاعت خلایاکم ومُتم کمغرق ص۹۰
اور تمہاری بڑی بڑی کشتیاں تباہ ہو گئیں اور تم غرق شدہ انسان کیطرح ہو

وعندی عیون جاریات من الھُدیٰ
اور میرے پاس ہدایت کے چشمے جاری ہیں
هنیئًا لرجلٍ قد دناھا لیستق
اُس آدمی کو وہ چشمے گوارا ہوں کہ اُنسے نزدیک ہُوا تا پانی پیئے

واُعطیتُ علمًا یملاء العَین قرّۃً
اور مَیں خدا تعالیٰ کیطرف سے علم دیا گیا ہوں جو آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے
ونورًا علیٰ وجہ المخالف یبزق
اور نور دیا گیا ہوں جو مخالف کے مُنہ پر تھوکتا ہے

وانی اری العادین فی تیھۃ الشقا
اور مَیں ظالموں کو شقاوت کے جنگل میں دیکھتا ہوں
ومن جاءنی صدقًا فقد دخل جوسقی
اور جو صدق کے ساتھ میرے پاس آیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگیا

ولوکنتُ دجالًا کذوبًا لضرّنی
اور اگر مَیں دجّال اور دروغگو ہوتا تو مجھے اس شخص کی
عداوۃ من یدعو علیَّ لادبق
عداوت ضرر پہنچاتی جو مجھ پر میرے ہلاک ہونے کیلئے بددعا کرتا تھا

دعوا ثم سبّوا ثم کادوا فخُیّبوا
انہوں نے بددعائیں کیں پھر گالیاں دیں پھر مکر کیا پھر نامید ہوگئے
لما حفظتنی عین ربّ مرمّق
کیونکہ خدا تعالیٰ کی آنکھ نے مجھے بچا لیا وہ خدا جو ہمیشہ اپنی نظر میں رکھتا ہے

ینازع اقوام ویشتد حربھم
قومیں جھگڑتی ہیں اور اُنکی لڑائی سخت ہوتی ہے
فیُعلی المھیمن کل من کان اصدق
پھر خدا تعالیٰ اُس شخص کا غلبہ ظاہر کرتا ہے جو اسکے نزدیک صادق ہوتا ہے

فلیت عقول الزمر قبل افتضاحھا
پس کاش کہ مخالف جماعتوں کی عقلیں اُنکی رُسوائی سے پہلے
یصلن الی حق مبین محقق
کُھلے کُھلے حق کو پالیں

وما انا الّا مُنذرٌ عند فتنۃٍ
اور مَیں فتنہ کے وقت ایک منذر ہوکر آیا ہوں
وقد جئتُ من ربّی کراعٍ مُعفق
اور مَیں اپنے رب کیطرف سے ایسا چرواہا ہوں جو بکریوں پراگندہ کو اپنی طرف لاتا ہے

ولی قربۃ شدّ واعلیّ عصامھا
اور میری ایک مشک ہے جس کا بند میرے پر مضبوط کیا گیا ہے
لاُروی اقوامًا بماءٍ اغدق
تاکہ مَیں قوموں کو بہت سے پانی سے سیراب کروں

فمن یاتنی صدقًا کعطشان ساعیًا
پس جو شخص صدق کیساتھ پیاسے کیطرح دوڑتا ہوا میرے پاس آئیگا
یجد کاھلی ھٰذا ذلولًا لمُبتق
میرے اس مونڈھے کو پانی کے طلب کرنیوالے کیلئے جھکا ہُوا پائیگا

فقم شاھدًا للّٰہ ان کنت خاشعًا
پس اگر تو خدا کیلئے خشوع رکھتا ہو تو للہ گواہی کیلئے کھڑا ہو جا
واکرم ناسٍ عندہ فاتك تقی
اور خدا کے نزدیک بزرگ آدمی وہی ہے جو دلیر اور نیک بخت ہو

۹۵ وقد كنتُ لله الذي كان ملجائي
اور میں اس خدا کیلئے ہوگیا جو میری پناہ ہے
وذٰلك سر بين روحي ومزعقي
اور یہ بھید ہے مجھ میں اور میری فریادگاہ میں

رئيتُ وجوهًا ثم اٰثرت وجهه
میں نے کئی منہ دیکھے پس اس کا منہ اختیار کرلیا
فواهاله ولوجهه المتألق
پس کیا اچھا وہ ہے اور کیا اچھا ہے اسکا منہ چمکنے والا

احبّ بروحي فالق الحبّ والنوىٰ
میں اپنی جان کے ساتھ اسکو دوست رکھتا ہوں جو دانہ اسکے جرم سے علیحدہ
وانّي لاوّل من نوى كل ملزق
اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے ہر ایک پیوستہ کو پھینکدیا ہے

و لله اسرار بعاشق وجهه
اور خدا کو اسکے عاشق کے ساتھ بھید ہیں
فسل من يشاهد بعض هذا التعلق
پس اس شخص سے پوچھ جو اس تعلق کو دیکھنے والا ہے

لحِبّي خواصٌ في الوصالِ وفرقةٍ
میرے دوست کیلئے وصال اور جدائی میں خواص ہیں
ففي القرب يحييني وفي البعد يوبق
پس وہ قرب میں زندہ کرتا ہے اور دوری میں ہلاک کرتا ہے

واعطيتُ مِن حبّي قميص خلافةٍ
اور میں اپنے پیارے کیطرف سے قمیص خلافت دیا گیا ہوں
قميص رسول الله ابيض اَمْهقِ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص جو بہت سفید ہے

واعطيتُ علم الفتح علم محمّدٍ
اور میں فتح کا جھنڈا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے دیا گیا ہوں
واعطيتُ سيفا جدّ اصل التخلق
اور میں وہ تلوار دیا گیا ہوں جس نے جڑ دروغگوئی کی کاٹ دی

فتلك علاماتٌ على صدق دعوتي
پس میرے صدق دعوے پر یہ علامتیں ہیں۔
فان كنت تطلبها ففتّش وعمّقِ
پس اگر تو ان علامتوں کو طلب کرتا ہے پس تفتیش کر اور سوچ

وان صراطي مثل جسرٍ على اللظى
اور میری راہ دوزخ پر پل ہے
حفافاه نارٌ فاتني ايها المتّقي
اور دونوں کنارے اسکے آگ ہے پس اے پرہیزگار میرے پاس آجا

اذا ما تحامتني الاراذل كلهم
اور جب تمام رزیلوں نے مجھے چھوڑ دیا
فايقنتُ ان شريف قومي سيلتقي
پس میں نے یقین کیا کہ جو میری قوم کا شریف ہے وہ ضرور مجھ سے ملیگا

ارى الله يخزي الفسقين ويصطفىٰ
میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فاسقوں کو رسوا کریگا اور اپنے
عبادًا له قتلوا بسيف التعشق
بندوں کو جو عشق کی تلوار سے قتل کئے گئے چن لے گا

ويأتي زمانٌ ان ربّي بفضله
اور وہ زمانہ آتا ہے کہ میرا رب اپنے فضل سے
يجذّ رؤس المفسدين و يفرق
مفسدوں کے سر کاٹے گا اور جدا کرے گا

وقد صُقلت کلمی کمثل سجنجل
اور میرے کلمے آئینہ کی طرح صاف کئے گئے ہیں
فترنو الیہا مقلة المتانق ۹۹
پس تعجب کرنیوالے کی نظر اُسکو ٹکٹکی لگاکر دیکھتی ہے

اری غِید اسرارٍ نضضن لرمقنا
میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسرار کی ہمارے لئے ننگی ہوگئیں
ومن غیرنا یاعدن کالمتابق
اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دُور ہوگئیں

اذا ما خرجن من الخبیط بزینة
اور جبکہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں
فاصبی رشاقتہن قلب مُرمّقِ
پس اُن کا حُسنِ اندام دیکھنے والوں کا دِل لے گیا

اذا ما تجلّی حسنہن بنورہ
اور جب اُن کا حُسن اپنے نُور کے ساتھ چمکا
فرحلت کجالیة ظلومٌ یَغسقِ
پس اندھیرائیں چلاگیا جیساکہ وہ لوگ جو اپنے گھوں آوارہ پھرتے ہیں

وقَلّ من الاَخدان من کان حُسنہ
اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جسکا حُسن ہمارے
کحسن عذارانا وخدٍّ آبرقِ
ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہونگے

فجلت بہ ذات الکسور لنا السُوا
پس ہمارے لئے اُنکے ساتھ نشیب فراز کی راہ سیدھی کی گئی
وانستُ وَھدَ الجائرین کمملق
اور مَیں نے ظلم کرنیوالوں کے گڑھوں کو برابر زمین کیطرح دیکھا

ولیس کشرح الصدر للمرء نعمةٌ
اور انسان کیلئے شرح صدر جیسی اور کوئی نعمت نہیں
ومن اَرْدءِ الاوقات وقت التازق
اور سب وقتوں سے زیادہ ردّی وقت تنگدلی کا وقت ہے

ونفس کموماة السباع مبیدة
اور بہت ایسے نفس ہیں کہ جنگل کے درندوں کیطرح ہلاک کرنیوالے۔
بہا الذئب یعوی کالاسیر المخنق
انمیں بھیڑیا چیخیں مارتا ہو جیساکہ قیدی جسکا گلا گھونٹا گیا ہو

فما خفتُ صولتہم وحقّرت امرہم
پس مَیں اُنکے حملہ سے نہیں ڈرا اور اُنکے کاروبار کو حقیر جانا
بما صاننی ربی بعین التّومق
کیونکہ خدا نے اپنی محبت کی آنکھ سے مجھے بچا لیا

وکائن تریٰ من مفسد ھو صائل
اور بہت مفسد تو دیکھے گا کہ وہ مجھ پر حملہ کرنیوالے ہیں
علیّ فید فعہ الحفیظ ویخفق
پس خدا ایسے دشمن کو دفع کرتا اور اُسکو تازیانہ مارتا ہے۔

تجلّت من الرحمٰن انوار حُجّتی
خدا کی طرف سے میری حُجّت کے نور ظاہر ہوگئے ہیں
فما الخوف ان تعرِضْ وان تتعزّق
پس کچھ خوف کی جگہ نہیں اگر تو کنارہ کرے یا بخل کرے

سینصرنی ربی ویُعلی عمارتی
عنقریب خدا مجھے مدد دیگا اور میری عمارت کو بلند کریگا
فہدّوا ورضوا من اکفٍّ و آشوق
پس اگر ممکن ہے تو اُس عمارت کو ہتھیلیوں اور پنڈلیوں سے مسمار کردو

تبصّر خصیمی هل ترٰی من علامةٍ ۔۔۔ بها یعرف الکذّابُ عند المحقق

اے میرے دشمن خوب دیکھ کیا تو کوئی علامت پاتا ہے ۔۔۔ جس سے جھوٹا پہچانا جاتا ہے ۔

اذا ما نقول هلمّ لا تنبری لنا ۔۔۔ وفی بیتك المنحوس تهذی وترتقی

جب کہیں آ تو ہمارے مقابل پر آتا نہیں ۔۔۔ اور اپنے منحوس گھر میں لکھتا[1] اور اوپر چڑھتا ہے

دعوت فاکثرت الدّعاء لنکبتی ۔۔۔ فواللّٰه زدنا بعده فی التفوّق

تُو نے بد دُعا کی اور میری ادبار کیلئے بہت بددُعا کی ۔۔۔ پس بخدا ہم بعد اس کے تنعّم میں زیادہ ہوئے

عرضنا علیکم رحمةً امر ربّنا ۔۔۔ فلم تحفلوا کبرًا وقد کنتُ اُشفقِ

ہم نے مہربانی سے اپنے رب کا امر تمہارے پیش کیا ۔۔۔ پس تم نے کچھ پرواہ نہ کی اور مَیں ڈرتا تھا

وقلتُ لکم توبوا ولا تترکوا الحیا ۔۔۔ فزدتم عنادًا واعتدیتم کافسق

اور مَیں نے کہا کہ توبہ کرو اور حیا کو مت چھوڑو ۔ ۔۔۔ پس تم عنادکی رو سے بڑھ گئے اور حد سے زیادہ گذر گئے جیسا کہ فاسق بڑھ جاتے ہیں

وانی حبستُ النفس عند فضولکم ۔۔۔ صبورًا علی سبٍّ وّ شتمٍ محرّقٍ

اور مَیں نے تمہاری بکواس کے وقت اپنے تئیں روکا ۔۔۔ اور تمہاری گالیوں پر صبر کیا

وواللّٰه لا یخزی الصدوق بقولکم ۔۔۔ ایرهق قتر وجه من کان اصدقِ

اور بخدا صادق تمہاری بات کے ساتھ رسوا نہیں کیا جائیگا ۔ ۔۔۔ کیا صادق کے مُنہ پر غبار آ سکتی ہے ۔

فتوبوا الی الربّ الوریٰ واستغفروا ۔۔۔ ولا تشتروا بالحقّ عیشًا مرمقِ

پس خدا کیطرف توبہ کرو اور گناہ کی معافی چاہو ۔۔۔ اور تھوڑے عیش کے لئے حق کو مت چھوڑو

خاتمة الکتاب

إن کتابی هذا اٰخر الوصایا للعُلمآء ۔ الذین تصدّوا للتکذیب والاستهزاء یا حسرةً علیهم وعلی ما اروا من حالةٍ ۔ انهم فتحوا علی الناس ابواب ضلالةٍ فی زمن تطایرت فیه الفتن کشعلة جوالة ۔ والناس کانوا تائهین فی موماة بطالةٍ ۔ فالقاهم العلماء فی وهدٍ مغتالةٍ ۔ وجمعوا لهم قذائف جهالةٍ ثم اوقدوا قذائفهم بقبسٍ وذبالةٍ وصاروا لهم کضغثٍ علی ابّالةٍ واختاروا مدارج الیهودِ ۔ وسلکوا مسلك الغیّ والعنود ۔ وما کانوا منتهین

[1] سہو کاتب ہے اصل ”بکتا“ ہے ۔ شمس

فغلظت علیهم بعد ما اکدی الاستعطاف۔ ولم ینفع التملق و الایتلاف۔
ولم ار فیهم اہل قلب صافٍ۔ ولا فتیً مصافٍ۔ و انهم رغبوا من العلم
فی المشوف المعلم۔ ومن الدّر فی الدرهم۔ وترکوا طائف اسرارٍ فاقت
فی السناعة۔ کرجل یتخطّی رقاب نخب الجماعة۔ اوکائرةٍ تتحری طرق الشناعة
وکانوا یعرفون شانی ومقامی۔ ورؤا اٰیتی وسمعوا کلامی۔ وانی اکثرت لهم
وصیّتی حتی قیل انی مِکثارٌ۔ وما عفتُ ان یسبّنی اشرارٌ۔ فما نفعهم کلامی و
مقالی وما انتفعوا بتفصیلی واجمالی۔ وکان هذا اعظم المصائب علی الاسلام۔
لولا رحمة الله ذی الجلال و الاکرام فالحمد لله علی ما رحم و ارسل عبده
بالاٰیٰت وانزل من البیّنٰت المفحمات۔ وقطع دابر المفسدین۔ انه احسن الی
الخلق واتم حجتی۔ واظهر لهم اٰیتی۔ واعلا لهم رایتی۔ واماط جلباب الشبهات
وما بقی الاجهام التعصبات۔ وابدیٰ فی تائیدی انواع العُجاب۔ ونجّا
اولی الالباب من حجب الارتیاب۔ وحان ان اطوی البیان و اقصّ
جناح القصّة۔ واعرض عن قوم لا یبالون الحق بعد اتمام الحجة۔ فاعلموا اننی
الاٰن اصرف وجهی عن کل من اهان من الظٰلمین المتجاهلین وابعد نفسی من المنکرین
الخائنین واعاهد الله ان لا اخاطبهم من بعد واحسبهم کالمیّتین المدفونین
ولا اُکلّم المکفّرین المکذّبین۔ ولا اسبّ السّابین المعتدین۔ ولا اضیع
وقتی لقومٍ مسرفین۔ الا الذین تابوا واصلحوا وجاءونی مسترشدین
ودقّوا باب طلب الهدایة۔ واستفسروا التلج القلب لا کاهل الغوایة
واٰمنوا مع المؤمنین۔ وهذا اٰخر ما کتبنا فی هذا الباب۔ وندعوا الله ان
یفتح لعباده سبل الصّدق والصّواب۔ والحمد لله فی المبدء والمآب
وعلیه توکلنا والیه انبنا وایاه نستعین۔
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ[1] اٰمین

تمّت

الراقم میرزا غلام احمد القادیانی ۲۶ مئی ۱۸۹۷ء

[1] الاعراف : ۹۰